Vol. I
No. 28.

Tuesday,
7th April, 1953.

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

CONTENTS

	Pages
Discussion on observing silence for the death of Shri Asaf Ali	2137—
Starred Questions and Answers	2138—2161
Unstarred Questions and Answers	2161—2190
Business of the House	2190—2192
L.A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill 1953.	2192—2238

Price: Eight Annas.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN.
1953

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Tuesday, 7th April, 1953.

The House met at Three of the Clock.

[Mr. Deputy Speaker in the Chair]

Discussion on observing Silence for the death of Shri Asaf Ali

Mr. Deputy Speaker : Let us take up questions.

Smt. Masuma Begum (Shahali banda) : Mr. Speaker Sir, before we begin the regular business of the day, I would like to suggest that the House might observe two minutes' silence as a mark of respect to the late Shri Asaf Ali, whose funeral will take place in New Delhi to-day.

Shri. V. D. Deshpande : (Ippaguda) : I would support the request of Smt. Masuma Begum and suggest that two minutes' silence be observed by the House.

The Minister for Finance and Statistics (Dr. G. S. Melkote): Sir, on behalf of the Government, I entirely associate myself with the sentiments expressed by the Lady Member and feel that we should observe two minutes' silence as a mark of respect to the late Shri Asaf Ali.

Mr. Deputy Speaker : As there is no convention of observing silence for the death of Ambassadors etc., I rule out the suggestion.

Smt. Masuma Begum : I would like to draw your attention to the fact that the Orissa Assembly observed two minutes' silence and the Kashmir Assembly adjourned for the day in this connection. In the Parliament also I think they observed silence in two minutes

Mr. Deputy Speaker : It does not bind us. I have already ruled out. Let us take up questions.

(*d*) Whether any representation was made to the Government in this regard ?

(*e*) If so, when ?

شری مہدی نواز جنگ - جواب یہ ہے کہ جو پانی تالاب میں جمع ہوتا ہے وہ آبپاشی کی اغراض کو پورا کرنے کیلئے کافی ہے - اسلئے تالاب کو [illegible] کرنے کی ضرورت نہیں پائی جاتی - گورنمنٹ کے سامنے ایسی تجویز نہیں ہے کہ ان کے تحفظ کیلئے کوئی نئے ذرائع فراہم کئے جائیں - گورنمنٹ کے پاس کوئی درخواست وصول نہیں ہوئی -

شری جی - ہنمنت راؤ - کیا وہاں پر گزشتہ چند سال کے مقابلہ میں اس سال کاشت کم نہیں ہوئی ؟

شری مہدی نواز جنگ - ان تالابوں کے تحت کاشت میں اضافہ ہوا ہے - خصوصاً آبی کاشت کے انتظامات کے تحت بمقابلہ پہلے کے کاشت میں زیادہ اضافہ ہوا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ ۱۰ ہزار ایکر کا اضافہ ہوا ہے - واقعہ یہ ہے کہ قدیم زمانے کے تالاب کے پشتے بہت بلند ہوا کرتے تھے اور عام نظر میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ ان میں پانی بھرا ہوا ہے حالانکہ ان میں ضرورت سے زیادہ پانی رہتا تھا -

شری جی - ہنمنت راؤ - کیا وہاں کے لوگوں نے چھوٹا گوتانہ کو اس میں ملانے کی درخواست نہیں دی تھی ؟

شری مہدی نواز جنگ - ایسی کوئی تجویز گورنمنٹ کے سامنے نہیں ہے نہ اس کی ضرورت پائی جاتی ہے کہ اس نالے کو اس میں ملایا جائے کیونکہ اس میں پہلے سے ہی کافی پانی ہے -

شری جی - ہنمنت راؤ - کلکٹر کے پاس جو درخواست روانہ کی گئی تھی کیا وہ آپ کے پاس نہیں پہنچی ؟

شری مہدی نواز جنگ - اس کا مجھے علم نہیں کہ درخواست وصول ہوئی یا نہیں - لیکن ہمارے چیف انجینیر نے یہ سمجھا کہ اس کا امکان نہیں کہ اس میں پانی اضافہ کیا جائے -

Villages under Godavary Project

†*442 (575) *Shri. Gopidi Ganga Reddy*(Nirmal-General): Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

The number and names of villages in Nirmal taluqa that will submerge under Godavary project ?

† Answer to * 441 568) under unstarred Questions and Answers.

شری مہدی نو از جنگ - اس کا جواب یہ ہے کہ ایک سب مرج بھی نہیں ہوگا اس لئے کہ وہاں گنگا سیدھی بہتی ہے الٹی نہیں -

شری اننت ریڈی - کیا گوداوری پراجکٹ کے تحت نرمل تعلقہ کا ایک ولیج بھی نہیں آئیگا ؟

شری مہدی نو از جنگ - نہیں آئیگا -

شری جی - راجہ رام - کتنے دیہات اس پراجکٹ کے تحت غرق آب ہونگے ؟

شری مہدی نو از جنگ - گوداوری پراجکٹ کے تین فیزس (Phases) ہیں - ایک فیز نارتھ کنال (North Canal) کا ہے جو زیر تعمیر ہے اسکے علاوہ اور بھی دو فیزس ہونگے - انکے تحت ایک بڑا رقبہ آئیگا اس لئے یہ کہنا مشکل ہے کہ کتنے گاؤں غرق آب ہونگے - اس کے متعلق تو بعد تحقیقات ہی بیان کیا جائیگا - لیکن یہ سوال قبل از وقت ہے - کیونکہ یہ (۸۷) کروڑ کا پراجکٹ ہوگا - اس لئے اس کی تفصیلات اس وقت میرے پاس نہیں ہیں -

Restoration of Rampet Tank

*443 (652) *Shri G. Sreeramulu* (Manthani) *:* Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(*a*) Whether any representation was made regarding the restoration of 'Rampet' tank in Kaleshwar village in Manthani taluq ?

(*b*) Will it be restored to the extent as is recommended by the E. E. of Karimnagar district ?

شری مہدی نو از جنگ - ایسی تحریک وصول ہوئی تھی لیکن چونکہ صیغہ جنگلات اور کلکٹر اس امر کے خلاف ہیں کیونکہ وہاں گھنے جنگلات ہیں اس لئے اسکی درست کی تحریک نامنظور کیگئی -

شری جی - سری راملو - کیا اکزیکیٹو انجینیر نے اس کے بارے میں یہ سفارش نہیں کی تھی کہ اگر ایسا ہو تو بہت فائدہ مند ہوگا ؟

شری مہدی نو از جنگ - میرے پاس جو مواد ہے اوس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صیغہ جنگلات اور کلکٹر اسکے خلاف ہیں - کیونکہ وہاں پر گھنے جنگل ہیں -

شری جی - سری راملو - میرے پاس وزیر جنگلات کا ایک مراسلہ آیا تھا کہ اورریگیشن کے تحت وہ جنگلات کا رقبہ دینے کے لئے تیار ہیں پھر آنریبل منسٹر کا یہ کہنا متضاد ہوجاتا ہے -

شری مہدی نواز جنگ - اگر آنریبل منسٹر صیغہ جنگلات نے [illegible] تو وہ اس کو بہتر جانتے ہیں ۔

شری جی- سری راملو- کیا کلکٹر نے اس کے بارے میں کچھ سفارش نہیں کی ؟

شری مہدی نواز جنگ - میرے پاس جو اطلاع ہے وہ یہ ہے کہ کلکٹر اور صیغہ جنگلات دونوں اس امر کے خلاف ہیں ۔

Medical Chests

*444 (576) *Shri Gopidi Ganga Reddy :* Will the hon. Minister for Public Health and Medical be pleased to state :

(*a*) The number of medical chests distributed in the villages of Nirmal taluq ?

(*b*) The names of such villages ?

شری مہدی نواز جنگ - نرمل تعلقہ میں (۹) صندوق دواؤں کے رکھے گئے- اسسٹنٹ ملیریا آفیسر دورہ کرتے ہوئے زرعی رقبہ جات میں ان کو تقسیم کیا کرتے ہیں- جن گاؤں میں صندوق تقسیم کئے گئے وہ یہ ہیں -

۱ - سون	۲ - کنٹالا
۳ - لوھسرا	۴ - جامب
۵ - وڈیال	۶ - ٹمبرنی
۷ - بونا کل	۸ - دلاور پور

شری گوپی ڈی-گنگا ریڈی - یہ صندوق تقسیم کر کے کتنے دن ہوے ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ -میرے پاس اس کی تفصیل نہیں ہے -

Maternity Home in Nirmal

*445 (576-A) *Shri Gopidi Ganga Reddy*: Will the hon. Minister for Public Health and Medical be pleased to state :

Whether Government propose to open a Maternity Home in Nirmal taluq and if so, when ?

شری مہدی نواز جنگ - گورنمنٹ کے پاس ایسی تحریک نہیں ہے لیکن نرمل کے دوم تعلقدار نے سنہ ۴۸ع میں زچگی خانہ سے متعلق یہ تحریک کی تھی کہ پبلک فنڈ سے ایک میٹرنٹی وارڈ کھولا جائے - لیکن اس اثناء میں پبلک سے چندہ جمع کیا گیا یا کیا عمل کیا گیا معلوم نہیں ہوا -

شریمتی شاہ جہاں بیگم (نرگی) - کیا اور بھی ڈسٹرکٹس میں میٹرنٹی وارڈس کھولنے کے وچار ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - گورنمنٹ کی پالیسی یہ ہے کہ جہاں جہاں ممکن ہو میٹرنٹی وارڈس کھولے جائیں -

شریمتی شاہ جہاں بیگم - کیا گورنمنٹ کو یہ معلوم نہیں کہ میٹرنٹی وارڈس نہ ہونے کی وجہ سے معصوم عورتوں کو تکلیف ہورہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - بہت بڑے پیمانہ پر دائیوں اور مڈوائفری (Midwifery) کی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے - اس کے تحت توقع کیجاسکتی ہے کہ ہر سال بڑے پیمانہ پر یہ کام انجام پائیگا - جو حادثات اس سلسلہ میں پیش آتے ہیں گورنمنٹ اس سے واقف ہے -

شریمتی معصومہ بیگم - اس اہم ضرورت سے پرانے شہر کو کیوں محروم رکھا گیا ہے - شاہ علی بنڈہ میں ایک بھی میٹرنٹی وارڈ نہیں ہے -

شری مہدی نواز جنگ - یہ حقیقت ہے کہ اضلاع کی بہ نسبت شہر میں زیادہ سہولتیں بہم پہنچائی جاتی ہیں - اضلاع میں تو ایسی سہولت بھی نہیں رہتی حالانکہ یہاں شاہ علی بنڈہ کے لوگوں کے لئے افضل گنج کا دواخانہ - وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل اور دوسرے زچگی خانے ہیں اسکے علاوہ بھی اگر وہاں کی پبلک کی مانگ ہو تو اس پرغور کیا جائیگا -

شریمتی معصومہ بیگم - پہلے کے منسٹر صاحب کے پاس میں نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ سردست سرکاری ہاسپٹلس میں دس دس پلنگ اضافہ کرکے میٹرنٹی کا انتظام کیا جائے - کیا آپ بھی اس پر غور کرینگے ؟

شری مہدی نواز جنگ - معزز رکن کو معلوم ہوگا کہ ابھی حال ہی میں یہ تصفیہ ہوا کہ نیلوفر ہاسپٹل میں دو سو بڈس رکھے جائیں -

شری مانک چند پہاڑے (بھزلمری) - اورنگ آباد میں (۵۰) ہزار روپے میٹرنٹی وارڈ کے لئے گورنمنٹ کے پاس جمع ہوئے تھے کیا گورنمنٹ اس رقم سے وہاں میٹرنٹی وارڈ قایم کریگی ؟

شری گوپی ڈی - گنگا ریڈی - سوال نرمل کے متعلق تھا لیکن اصل سوال تو پیچھے رہ گیا اور دوسرے سوالات چل رہے ہیں (Laughter) اس لئے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا گورنمنٹ کا منشاء وہاں زچگی خانہ قائم کرنے کا ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ .. جیسا کہ میں نے کہا زچگی خانہ کی تعمیر کا سوال اس بات پر مبنی ہے کہ پبلک اوس کے لئے فنڈ جمع کرے - پبلک اگر فنڈ جمع کریگی تو گورنمنٹ بھی اپنے طور پر ضروری انتظامات کریگی - یہ چونکہ مقامی تحریک تھی اس لئے چندہ جمع کیا جائیگا تو گورنمنٹ بھی دلچسپی لیگی -

شریمتی شاہجہاں بیگم - معزز رکن اورکوئی سوال پوچھنا نہیں چاہتے اس لئے میں یہ دریافت کرنا چاہتی ہوں کہ کتنی عورتوں کو سالانہ دایاؤں کی ٹریننگ دیجاتی ہے تاکہ میٹرنٹی وارڈس کے سلسلہ میں کارآمد ہوسکیں -

شری مہدی نواز جنگ - اسکی تفصیلات میں بعد میں عرض کرونگا لیکن یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بہت بڑے پیمانہ پر یہ کام انجام پارہا ہے -

معزز رکن اورنگ آباد ، شری مانک چند پہاڑے جن کے سوال کا جواب اوس وقت نہ دیا جاسکا ان کے سوال کا جواب یہ ہے کہ ہر ضلع با مستقر پر جہاں کہیں زچگی خانہ ہوتا ہے وہاں دایاؤں کی ٹریننگ کا انتظام کیا جاتا ہے - چنانچہ حیدرآباد میڈیکل ایسوسی ایشن کی جانب سے (۲۰) دایاؤں کو وظیفے دیئے گئے - اس کے لئے مشکل یہ ہے کہ عورتیں کام کرنے کے لئے باہر نہیں آتیں ۔ میں معزز خواتین ارکان سے اپیل کرونگا کہ وہ اپنے طور پر کوشش کر کے نرسنگ - مڈوائفری وغیرہ کی ٹریننگ کے لئے عورتوں کو آمادہ کریں - اگر اون کو ٹریننگ کے لئے بھیجا جائیگا تو اونکی ٹریننگ کا انتظام کیا جائیگا -

شریمتی شاہ جہاں بیگم - مجھے بہت ہی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میں ہر سال عورتوں کو ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے روانہ کرتی ہوں لیکن یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جگہ نہیں ہے ٹریننگ کا ٹائم گزرچکا ہے وغیرہ ، چنانچہ اس سال میں نے (۳۰) عورتوں کو بھیجا تھا لیکن اون میں سے صرف دو عورتوں کو لیا گیا ہے -

Mr. Deputy Speaker : It is an argument.

Smt. Shajahan Begum : I am very sorry. It is not an argument. It has been said that women did not come forward but women did come forward but they were not taken.

Mr. Deputy Speaker : Order, Order. Next question.

Deaths due to Small-pox

*446 (592) *Shri Ch. Venkatrama Rao* (Karimnagar) : Will the hon. Minister for Public Health and Medical be pleased to state :

(*a*) The number of persons vaccinated during 1952 ?

(*b*) The number of deaths due to Small-pox in the above period ?

(*c*) The places or areas where the aforesaid epidemic spread during 1952 ?

(*d*) The measures taken by the Government to check it ?

شری مہدی نواز جنگ (اے)۔ سنہ ۱۹۵۲ ع میں ۱۶۸۰۹۹۷ چیچک کے ٹیکے لگائے گئے -

(بی) - ۲۶۸ اشخاص چیچک سے فوت ہوئے -

(سی) - بیدر - نلگنڈہ - کریمنگر - ناندیڑ - ورنگل - عادل آباد - محبوب نگر ضلعوں میں سنہ ۱۹۵۲ ع میں چیچک کی وبا پھیلی تھی -

(ڈی) - ان رقبہ جات میں چیچک کا ٹیکہ دینے اور ری ویا کسینیشن (Re-vaccination) کا حسب عادت بڑے پیمانہ پر انتظام کیا گیا - صحت عامہ کے محکمہ کے اسٹاف کو اس کام پر لگایا گیا کہ عوام میں ٹیکہ لینے اور دوبارہ ٹیکہ لینے کے متعلق پرچار کریں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - کیا یہ صحیح ہے کہ ہر سال ٹیکہ لگانے کی تعداد جیسے جیسے بڑھتی جارہی ہے ویسے ہی اموات کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں اب چیچک سے اموات کم ہورہی ہیں -

شری ایم - بچیا (سرپور) - کیا یہ صحیح ہے کہ اڈلٹریٹڈ (Adulterated) تاڑی پینے کی وجہ سے چیچک بڑھ رہی ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - مجھے اسکا علم نہیں ہے -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - کیا اس ضمن میں منسٹر صاحب غور کرسکتے ہیں کہ اڈلٹریٹڈ تاڑی کی وجہ سے چیچک کے بڑھنے کے امکانات ہیں ؟

شری مہدی نواز جنگ - ہوسکتا ہے -

B. C. G. Vaccination in 1952.

*447 (593) *Shri Ch. Venkatrama Rao*: Will the hon. Minister for Public Health and Medical be pleased to state:

(*a*) The number of B. C. G. Vaccinations given during 1952 ?

(*b*) The number of cases wherein active tuberculosis bacilli was found ?

(*c*) The treatment accorded in the above cases ?

شری مہدی نواز جنگ - ۱۹۵۲ ع میں بی - سی - جی ویکسینیشنس (B. C. G. Vaccinations) کی تعداد ۳۰,۹۵۳ ہے -

(بی) - ۵۷,۰۳۲ کیسس میں پازیٹیولی ری ایکشن (Positively reaction) تھا - اسلئے انکو ویکسینیشن دینے کی ضرورت نہیں ہوئی -

(سی) - ٹیوبرکلوسس (Tuberculosis) کا کوئی ایسا کیس نہیں ہوا کہ جو بہت ھی اکیوٹ (Acute) ھو - یہ کام زیادہ تر بی - سی - جی ٹیم نے اسکولوں اور کارخانوں میں انجام دیا -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - کریمنگر ڈسٹرکٹ میں ایسے کیس تھے کیا یہ صحیح ہے ؟

شری مہدی نواز جنگ - اسکے متعلق دریافت کرنا پڑیگا -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - ابھی منسٹر صاحب نے کہا کہ ایسا کوئی کیس نہیں ہوا اسلئے میں نے یہ سوال کیا -

(Answer was not given)

Inoculations in 1952

*448 (594) *Shri Ch. Venkatrama Rao* : Will the hon. Minister for Public Health and Medical be pleased to state :

(*a*) The number of anti-cholera inoculations given during 1952 ?

(*b*) The number of deaths due to cholera in the above period ?

(*c*) The places where this epidemic spread during 1952 and the measures taken by the Government to check it ?

شری مہدی نواز جنگ - (اے) - سنہ ۱۹۵۲ع میں (۹,۲۱,۱۹۰) اینٹی کالرا انا کولیشنس (Anti-cholera inoculations) دئے گئے -

(بی) - ۹۵۰ اموات واقع ہوئیں -

(سی) - سنہ ۱۹۵۲ع میں پربھنی - بیدر - اورنگ آباد - نلگنڈہ ناندیڑ بیڑ او رائچور میں کالرا کے کیسس ہوے تھے -

(ڈی) - ماس اینٹی کالرا انا کولیشنس (Mass anti-cholera inoculations) کا انتظام کیا گیا - جہاں کہیں پانی کے ذرائع متاثر پائے گئے ان کو ڈس انفکٹ (Disinfect) کیا گیا -

Exchange of O. S. Currency in Rural Areas

*449 (620) *Shri Srihari* (Kinwat) : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

(*a*) What facilities do the Government intend to provide to the rural areas for the exchange of O. S. currency ?

(*b*) What is the period allowed for the exchange of the above currency ?

Dr. G. S. Melkote :

(*a*) Adequate stocks of I. G. Currency have been provided at all Banking and non-banking sub-treasuries, for free issue of I. G. Currency in exchange for O. S. Currency.

(*b*) Two years ending with 31st March, 1955.

श्री. श्रीहरि :—जहां पर सिक्के की तबदीली का अितजाम किया गया वहां पर चिल्लर पाअी के कॉअिन्स (coins) भी मिलने का अितजाम किया गया है क्या ?

Dr. G. S. Melkote : Yes. Arrangements for adequate supply of pies at all treasuries have been made.

श्री. श्रीहरि :—जिस तरह ताल्लुकों में चिल्लर मिलने का अितजाम किया गया है वैसा अजला भी किया गया है क्या ?

Dr. G. S. Melkote : yes.

श्री. श्रीहरि :—सिक्के के तबादले का अितजाम अजला में भी किया गया है क्या ?

Dr. G.S. Melkote : If there are banks or treasuries, necessary facilities have been provided ; otherwise not.

شریمتی لکشمی بائی (بانسواڑہ) ۔ کیا آنریبل فینانس منسٹر جانتے ہیں کہ اس تبدیلی کے دوران میں سکہ کی بلاک مارکٹنگ (Black marketing) چل رہی ہے۔ کیا آپ کے پاس ایسی شکایت آئی ہے ؟

Dr. G. S. Melkote : This question does not arise.

شری عبدالرحمن (ملک پیٹھ) ۔ حالی سکہ کے ختم ہونے کی وجہ سے حیدرآباد اور اضلاع کے عوام میں جو بیچینی پھیلی ہوئی ہے کیا اس کو دور کرنے کی جانب حکومت غور کررہی ہے ؟

Dr. G. S. Melkote: In fact the information in my possession shows that it is in the reverse. Except for slight agitation in the city of Hyderabad, everywhere it is peaceful.

Lapsed Amounts During 1951–52

*450 (639) *Shri G. Sreeramulu* : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

The departmentwise amounts that lapsed during 1951-52 owing to their non-utilisation before the close of the financial year ?

Dr. G. S. Melkote : I only mention the details of the accounts which lapsed in 1951–52 in Revenue Account. For further details the hon. Member may compare the figures of Actuals given in the current year's Budget and the Budget Estimates for 1951–52.

Major Head.	Lapsed Amount.
8. State Excise Duties	O. S. Rs. 25.60 lakhs
10. Forest	,, 4.64 ,,
25. General Administration	,, 11.35 ,,
36. Scientific Deptts.	,, 3.97 ,,
37. Education	,, 5.63 ,,
38. Medical	,, 12.01 ,,
42. Co-operation	,, 3.19 ,,
50. Civil Works	,, 68.78 ,,
55. Superannuation Allce. & Pensions	,, 10.67 ,,
56. Stationery & Printing	,, 4.88 ,,
57. Miscellaneous	,, 34.62 ,,

Shri G. Sriramulu : What were the reasons for the lapse of these amounts ?

Dr. G. S. Melkote : This pertains to 1951–52. If notice is given I shall find out and let the House know. It is difficult for me to answer it at present.

Shri V. D. Deshpande : Will the hon. Minister for P.W.D. at least let us know as to why an amount of over Rs. 68 lakhs was allowed to lapse ?

Dr. G. S. Melkote : These figures pertain to 1951–52 when this Ministry was not in office.

شری ایم - بچیا - پی - ڈبلیو - ڈی - (P.W.D.) کے لئے منظورہ امونٹ میں ٹینک ریپرس (Tank Repairs) کیلئے کتنا امونٹ شریک تھا ؟

Dr. G. S. Melkote : As I said earlier, these figures pertain to 1951–52.

Shri M. Buchiah : I am only asking for information relating to 1951–52.

Dr. G. S. Melkote : This Ministry was not in office in 1951–52. If notice is given I shall obtain the information.

Shri V. D. Deshpande : The Ministry was there at least for one month in 1951–52, *i.e.* March.

Dr. G. S. Melkote : But as I said, I need notice for obtaining the information.

Collection of Sales Tax

*451 (644) *Shri Ratanlal Kotecha* (Patoda) : Will the hon. Minister for Finance be pleased to state :

(*a*) Whether it is a fact that the sales tax is collected by the patels and patwaris on the sales of live-stock by the peasants ?

(*b*) Whether any representation was made by the Congress M.L.A. of Bhir to the Sales Tax Commissioner to stop such illegal collection ? and

(*c*) If so, what action has been taken thereon ?

Dr. G.S. Melkote : (*a*) The Government have authorised the Police Patels to collect Sales Tax from dealers in live-stock. They, however, collect tax only from the dealers and not from the peasants.

(*b*) No such application was received either by the Commissioner or Dy. Commissioner of Sales Tax Department.

(*c*) In view of the answer to question (*b*) above, this question does not arise.

The hon. Member has asked whether the Sales-tax Commissioner or Dy. Commissioner of Sales--tax has received any representation in this matter. I may add here that the Customs Commissioner has received such a representation and my attention was drawn to this matter. I have issued circulars previously on the subject. I have, however, again issued another circular today in this respect, which I shall read out here, so that the House may know its contents.

" At the request of this Department instructions were issued by the Board of Revenue to all the Police Patels to collect sales-tax on sale of cattle from the sellers.

Complaints are being received at this office that sales-tax is being collected from small peasants who are neither dealers nor casual traders under the provisions of the Act.

The correct position as to from whom sales-tax is to be collected is clarified below in accordance with the provisions of the Act which information may kindly be communicated to all concerned.

Dealers in cattle are liable to pay sales-tax to Government on their turnover of sales provided their turnover is not less then Rs. 7,500 per annum. As per provisions of section 4 of the Act every dealer whose turnover for the year is not less than Rs. 7,500 and every casual trader whatever be his turnover for the year, shall, save as otherwise provided in this Act, pay a tax at the rate of four pies in the rupee on so much of his turnover for the year as is attributable to transactions in goods other than exempted goods.

'Casual trader' means a person who, in the period of assessment referred to in section 3 or in any year of assessment referred to in section 4 has not been regularly engaged in the business of buying, selling or supplying goods in the Hyderabad State, but has in such period or year been a party, whether as principal or agent, to occasional transactions of a business nature involving the buying, selling or supplying of goods in the said State.

Hence persons who are neither regular dealers nor casual traders described above need not pay tax on their sales of cattle. It is now clear that peasants with their stray sales of cattle need not pay sales tax."

I think the whole matter is now clear.

شری کے - راجندر ریڈی (رامنا پیٹھ) - سرکیولر جاری کر کے کتنے دن ہوے ؟

Dr. G. S, Melkote : A circular was issued some months back, but again another circular has been issued today. This question arose in the last session of the Assembly and a Circular through the Revenue Department was issued then. Another circular was issued today.

श्री. रतनलाल कोटेचा :—अगर जिस तरह गलत तरीके पर वसूल किया गया है तो क्या गव्हर्नमेंट अुसको वापस देगी ? तहसीलदार पटेल पटवारी ने जिसतरह गलत तरीके पर वसूल किया है जिसकी रसीदें भी मौजूद हैं।

Dr. G. S. Melkote: If it is proved that amounts have been collected improperly or illegally, certainly they will be refunded.

Shri V. D. Deshpande: This is a common affair everywhere. I do not know whether it is the Sales-tax Department or some other Department that collects, but at the time of selling the cattle certain charges are collected. I do not know whether it is Sales-tax Department or not.

Dr. G. S. Melkote : If the turnover of a sale is not more than Rs. 7,500 per annum nobody need pay. In order to collect Sales-tax from a person selling cattle he should be a dealer in cattle first and then the turn-over should be above Rs. 7,500 per annum. Otherwise, no Sales-tax will be collected. As the point is clear now the question of mis-understanding will not arise hereafter.

Fishes Caught by Fisheries Dept.

*452 (609) *Shri Vamanrao Deshmukh* (Mominabad-General) : Will the hon. Minister for Rural Reconstructions be pleased to State :

(*a*) The quantity of fish caught by the Fisheries Department during 1952-53 ?

(*b*) The amount realised by their sales ?

(मिनिस्टर फॉर रूरल रीकन्स्ट्रक्शन श्री. देवीसिंग चौहान):— फिशरीज डिपार्टमेंट का काम फिशेस (fishes) पकडने का नहीं होता है। वह सिर्फ ब्रीडिंग (Breeding) का काम करता है।

(ब) सवाल पैदा नहीं होता है।

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ بریڈنگ (Breeding) کا کتنا کام کیا گیا ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—अिसके अलग अलग फिगर्स हैं। आप नोटिस दें तो बता सकूंगा

شری کے ۔ اننت ریڈی (بالکنڈہ) ۔ اضلاع سے جو مچھلیاں یہاں لائی جاتی ہیں وہ بیچنے کیلئے لائی جاتی ہیں یا بریڈنگ کیلئے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—हैदराबाद में यहां पर अेक फिश सेलिंग डिपार्टमेंट (Fish selling Department) कायम किया गया है। अुसकी तरफ से फिशेस बेचीं जाती हैं।

شریمتی معصومہ بیگم ۔ گھر پر مچھلیاں پہنچانے کا طریقہ کیوں بند کردیا گیا ہے ؟ کیا اس سے بیروزگاری بڑھنے کے علاوہ ڈپارٹمنٹ کی آمدنی متاثر نہو گی ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—घर घर मछलियां पहुंचाने का तरीका अिसलिये बंद किया गया है कि अिसपर ३००/६०० रुपया महिने के अखराजात हुवा करते थे। हमारे पास फिशेस का स्टॉक भी अितना नही है कि अुन्हे घर घर पहुंचाया जाये। और यदि अिस तरह न पहुंचायीं जायें तो मछलिया खराब हो जाने का भी अिमकान होता है। अिसलिये घर घर पहुंचाने के तरीके की जरूरत नही समझो गअी।

شری عبدالرحمن - کیا آنریبل منسٹر اس سے واقف ہیں کہ جلر فریس جس ... بر مچھلی بیچتے ہیں اوس سے زیادہ قیمت محکمہ سےکہاں وصول کرتا ہے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—हकूमत अिससे वाकिफ है कि मछलियां कअी किसम की होती हैं, और अुमकी कीमत कम ज्यादा हुवा करती है। लेकिन महकमे की तरफ से जो फिशेस बेची जाती है वह खास किसम की होती है और अुनकी कीमत फिक्सड होती है।

شری رنگ راؤ دیشمکھ (گنگا کھیڑ) - اسوقت ڈپارٹمنٹ میں کتنی قسم کی مچھلیاں ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اس سوال کے جواب کی ضرورت نہیں ہے -

شری کے - اننت ریڈی - کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ کس قسم کی مچھلی زیادہ قیمتی ہوتی ہے؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—नोटीस दें तो बता सकूंगा।

شری رنگ راؤ دیشمکھ - کیا آنریبل منسٹر کو معلوم ہے کہ اس ڈپارٹمنٹ کے ڈائرکٹر روزانہ مچھلیاں کھاتے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اس سوال کے جواب کی ضرورت نہیں ہے -

شری کو پی ڈی - گنگا ریڈی - کیا اس ڈپارٹمنٹ میں کاڈلیور آئیل (Cod Liver Oil) نکالا جاتا ہے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :—कॉड किसम की मछली हमारे यहां नहीं होती है ; अिसलिये सवाल पैदा नहीं होता है।

Supply of Milk from Dairy Farm

*453 (610) *Shri Vamanrao Deshmukh :* Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(a) Where and to whom is the Milk of Himayat-sagar Dairy Farm supplied ?

(b) The expenditure incurred on the Farm during 1952-53 ?

(c) The amount realised from the supply of milk during 1952-53 ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—(अे) :—व्हिक्टोरिया जनाना हास्पिटल्, गो सेवा मंडल, टी. बी. क्लिनिक, दबीरपुरा, फार्म स्टाफ.

(बी) खर्च है १६९,६९० रु.

(सी) दूध बेचने से ६३,८२३-८-० रुपये बेचने से दूध हासिल हुअे है।

श्री. रंगराव देशमुख :—मुख्तलिफ दवाखानो मे जो दूध भेजा जाता है वह कितने कितने सेर भेजा जाता है ? क्या आप जिसके तफसील बता सकते है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—व्हिक्टोरिया जनाना हास्पिटल को अेक साल मे कुल १८,७०९ पोंड दूध सन १९५१–५२ मे दिया गया, और सन १९५२–५३ मे १२७०५० पाउंड, टी बी. क्लिनिक को ४,०३० ॥ पाउंड और गोसेवा मंडल को ३७,९३८ ॥ पाउंड, फार्म स्टाफ और दीगर पब्लिक को १९७३४ पौंड दूध दिया गया।

श्री. वामनराव देशमुख :—गो सेवा मंडल को दूध देने की क्या जरूरत है जब कि वहां गायें पाली जाती है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—वे क्यो खरीदते है यह तो मै नही बतला सकता लेकिन हम अुनको देते है अितना कह सकता हूं।

شری عبدالرحمن - [illegible] کیا جاتا ہے اس میں پانی کتنے فیصد ہوتا ہے ۔

श्री. देवीसिंग चौहान :—कुदरतन दूध मे पानी की मिकदार कितनी होती है यह तो मुझे मालूम नही है, लेकिन फार्म की तरफ से जो दूध सप्लाअी किया जाता है अुसमे हम पानी मिक्स नही करते ।

श्री. वामनराव देशमुख :—मिनिस्टरो के घर रोजाना कितने कितने सेर दूध आता है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—किसी मिनिस्टर के घर दूध नही जाता ।

श्री. के. रामचंद्र रेड्डी :— क्या किसी अेम. अेल. अे. के घर भेजा जाता है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— कुछ मेंबरान की दरख्वास्त जरूर थी कि कुछ अच्छा दूध और घी अुनके घर पहुंचा दिया जाय ।

श्री. वामनराव देशमुख :— क्या जिन्होंने सवाल पूछा है वे अुसमें नहीं थे ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— यह मुझे मालूम नही है ।

श्री. वामनराव देशमुख :—गो सेवा मंडल को जो दूध दिया जाता है अुस पर क्या वे ब्लॅक मार्केटिंग (Black-Marketing) कर रहे है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— हमारे पास अैसी कोअी शिकायत नहीं आअी ।

श्री. जी. हनुमंतराव :—अुस्मानिया हास्पीटल को दूध क्यों नहीं दिया जाता ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— हास्पीटल्स का तरीका यह है कि वे भैंसों का दूध खरीदते हैं क्योंकि अुसमें फॅट (Fat) का परसेंटेज (Percentage) ज्यादा होता है, और हमारे पास गाय का दूध ज्यादा होता है। जितना भैंस का दूध हमारे पास होता है वह हम दो तीन आस्पतालों को दे देते हैं । सब को देने के लिये हमारे पास भैंस का दूध ज्यादा नहीं होता ।

श्री. वामनराव देशमुख :—क्या यह सही है कि मिसेस वेलोडी भैंस का दूध पीती थीं, गाय का नहीं पीती थीं अिसलिये अुनके घर रोजाना भैंस का दूध भेजा जाता था ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— यह गलत है ।

Harijan Hostels in the State

*454 (587) *Shrimati Sangam Laxmi Bai* :—Will the hon. Minister for Education be pleased to state :

(*a*) The number of Districtwise hostels for Harijan in the State including the cities ?

(*b*) The strength of students in each hostel and the expenditure incurred on them ?

(*c*) The number of college students in the hostels ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— (अ) मुख्तलिफ अजला में शेडूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड की तरफ से जो हॉस्टेल्स (Hostels) चलाये जाते हैं अुनकी तादाद अिस तरह है । औरंगाबाद, आदिलाबाद, बिदर, बीड, गुलबर्गा, करीमनगर, नांदेड, महबूबनगर, अुस्मानाबाद, परभणी, रायचूर, अिन स्थानों में लडकों के लिये अेक अेक हॉस्टेल चलाया जाता है, और लडकियों के लिये गुलबर्गा में अेक हॉस्टेल चलाया जाता है ।

(बी) अिनके बोर्डर्स की संख्या और खर्च अिस तरह हैं :—

औरंगाबाद	२००	बोर्डर्स,	खर्च	४२६३	रु.	फी माह.	
आदिलाबाद	३४	,,	,,	८८०	,,	,,	
बिदर	५०	,,	,,	११९५	,,	,,	
बीड	१८०	,,	,,	३७८२	,,	,,	
गुलबर्गा	२००	,,	,,	४०१३	,,	,,	लडकों के लिये.
करीमनगर	३१	,,	,,		,,	,,	
नांदेड	७२	,,	,,	१६३७	,,	,,	
महबूबनगर	३४	,,	,,	८१६	,,	,,	
अुस्मानाबाद	१००	,,	,,	२३१२	,,	,,	
परभणी	८२	,,	,,	१७७४	,,	,,	
रायचूर	३९	,,	,,	९३२			

गुलबर्गा	१५	,,	,,	४४०	,,	,,	लडकियों के लिये.
संगारेड्डी	३२	,,	,,	७९०	,,	,,	
वरंगल	५८	,,	,,				
नलगुंडा	९७	,,	,,	२०१३	,,	,,	
हैदराबाद	८८	,,	,,	२३०६	,,	,,	लडकों के लिये
,,	२०	,,	,,	७०५	,,	,,	लडकियों के लिये.

निजामाबाद या सिकंदराबाद में हॉस्टेल्स नहीं हैं ।

मिस्टर डेप्यूटी स्पीकर :— (सी) का जवाब आपने नहीं दिया ।

श्री. देवीसिंग चौहान :— हमारे पास जो फिगर्स आये हैं अुनमें कालिज हॉस्टेल्स में कितने विद्यार्थी हैं जिसका अलग हिसाब नहीं बताया गया है ।

श्रीमती. अेस. लक्ष्मीबाअी :— हॉस्टेल्स में जो लडके रहते हैं अुनके अूपर निगरानी रखने के लिये क्या अच्छे सुपरिंटेंडन्टस् हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— हर हॉस्टेल में अेक सुपरिन्टेंडेंट मुकर्रर किया जाता है । यों तो वह पहले से वहां होता है, लेकिन अगर वहां न हो तो सरकारी ओहदेदार वहां रखा जाता है ।

श्रीमती अेस. लक्ष्मीबाअी :— दो तीन हॉस्टेल्स मैंने देखी हैं वहां सुपरिंटेंडेंट नहीं हैं । अिस वजह से वहां के लडके बहुत आजाद बन रहे हैं, क्या अिसके बारे में कोअी शिकायत आपके पास आयी है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— हुकूमत के पास कोअी शिकायत नहीं आयी है ।

श्रीमती अेस. लक्ष्मीबाअी :— क्या अिन हॉस्टेल्स के खर्च के लिये सारा पैसा शेडूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड ही दे रहा है या गवर्नमेंट भी कुछ सहायता दे रही है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— गवर्नमेंट कुछ सहायता नहीं कर रही है। जो भी खर्च होत है वह शेडूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड से होता है ।

شری داور حسین (نظام آباد) - نظام آباد میں کب تک ہاسٹل قائم کرینگے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान :— गवर्नमेंट का अिरादा तो हैं । या तो वहां पूरी तादाद लडकों की नहीं होगी या पब्लिक कुछ अिटरेस्ट (Interest) न लेती होगी । अगर काफी तादाद में लडके आ जायें तो हॉस्टल जरूर कायम करेंगे ।

श्री. के. अेल. नरसिंहराव : (अेलंदू, जनरल) :— अिन हॉस्टेल्स के लिये सरकारी मकानात हैं या वे किराये के मकान में हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— गवर्नमेंट बिल्डिंग अवेलेबल (Available) हों तो अुनको दिया गया है । किंतु जहां अैसा नहीं होता वहां किराये पर मकान लिया जाता है ।

श्री. के. अेल. नरसिंहराव :— क्या हुकूमत जानती है कि अैसे भी हॉस्टेल्स कुछ जगह है जो बगैर मकानात के चल रहे हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— हुकूमत को अिसका अिल्म नहीं है ।

श्री. के. अेल. नरसिंहराव :— क्या हुकूमत जानती है कि खम्मम में जो हॉस्टेल है वांह मकान नहीं है, लड़के बगारुदे में रहते हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— हुकूमत को अिसका अिल्म नहीं है ।

श्री. शरणगौडा अिनामदार (अदोला-जेवरगी) :— गुलबर्गे में गर्ल्स बोर्डिंग (Girl's Boarding) है अुनमें क्रिश्चन लडकियां हरिजन सेवक संघ से सर्टिफिकेट्स लेकर कि वे हरिजन है दाखिल हो गअी हैं । क्या अैसी कोअी शिकायत आपके पास आअी है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— हमारे पास शिकायत नहीं आयी है ।

श्री. रतनलाल कोटेचा :— क्या हुकूमत को अिल्म है कि हरिजन हॉस्टेल्स में हरिजन लडकों को जल्दी अॅडमिशन (Admission) मिलती है लेकिन मांग चमार जो कि हरिजन कास्ट में शामिल हैं अुनके लडकों को बडी मश्किल से अॅडमिशन मिलती है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—जिन जातियों का नाम शेडूल्ड कास्ट की फेहरिस्त में आता है अुन सब के लडकों को अिन हॉस्टेल्स शरीक किया जाता है। मुमकिन है किसी हॉस्टेल में किसी अेक कास्ट के लडकों की तादाद ज्यादा हो ओर दूसरे कास्ट के लडकों की कम हो।

श्री. वामन राव देशमुख :—क्या यह सही है कि अिन हॉस्टेल्स में चमार के लडकों को ज्यादा संख्या में लिया जाता है और धेडों के लडकों को नहीं लिया जाता जब से खासकर श्री. शंकर देव साहब मिनिस्टर हुअे हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—यह बिल्कुल गलत है।

श्री. जयराम रेड्डी (नरसापूर) :—क्या यह सही नहीं है कि सिंगारेड्डी के हॉस्टेल में अिस तरह की बातें होती हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—संगारेड्डी हॉस्टेल के बारे में सवाल पूछेंगे तो जवाब दे सकूंगा।

श्री. रंगराव देशमुख :—हॉस्टेल सुपरिंटेंडेंट को क्या तनख्वाह दी जाती है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—गवर्नमेंट सर्वंट (Government servant) न हो तो ७५ रुपये माहवार दिया जाता है। गवर्नमेंट सर्वंट हो तो कुछ नहीं दिया जाता।

श्री. रंगराव देशमुख :—क्या यह सही है कि गवर्नमेंट सर्वंट सुपरिंटेंडेंट हो तो अुसका सब खाना, पीना, रहना वहीं पर मुफ्त में होता है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—यह सही नहीं है।

श्री. जी. हणुमंतराव :—क्या जो सुपरिंटेंडेंटस है वे हरिजन हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हरिजन होना लाजमी नहीं है।

श्री. जी. हणुमंतराव :—क्या हरिजन सुपरिंटेंडेंट की हैसीयत से नहीं मिल रहे हैं ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—सुपरिंटेंडेंट के काम के लिये खास कपॅसिटी (Capacity) की जरूरत होती है और अुस पर यह बात मुनहसर होती है कि हरिजनों में अैसा आदमी मिलता है या नहीं।

श्री. माधवराव निर्लीकर (हिंगोली—रिजर्व) :—क्या यह सही है कि लडकों के अखराजात के लिये जो पैसा दिया जाता है अुसमें से सुपरिंटेंडेंट्स कुछ अपने लिये हासिल करते है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—मुतलक हासिल नहीं करते।

श्री. माधवराव निर्लीकर :—क्या यह सही है कि परभणी के हरिजन हॉस्टेल में जो सुपरिंटेंडेंट है अुन्होने अिस तरह से पैसासे हासिल किये हे और अिसके बारे में शिकायत अदालत में भी पेश है ? और हुकूमत के पास क्या अैसी कोअी शिकायत आअी है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हुकूमत के पास अैसी कोअी शिकायत नही आअी है। अगर ऑनरेबल मेंबर शिकायत करें तो तहकीकात की जायगी।

श्री. माधवराव निर्लीकर :—क्या यह सही है कि परभणी के हॉस्टेल को १७७४ रु. दिया जाता है लेकिन वहां के लडकों को पूरा अनाज भी खाने को नहीं दिया जाता ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हुकूमत को अिसका अिल्म नहीं है।

श्रीमती अेस. लक्ष्मीबाअी :—अिन हॉस्टेल्स को यहां से ठीक समय पर पैसा नहीं भेजा जाता अिसलिये लडकों को परीक्षा में बैठने में तकलीफ होती है। क्या अिसके बारे में हुकूमत के पास शिकायत आअी है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—अैसी कोअी शिकायत हमारे पास नहीं आअी है।

Grant of Aid to private Hostels

*455 (588) *Shrimati Sangam Laxmi Bai*: Will the hon. Minister for Education be pleased to state :

(*a*) Whether and if so how much aid, Government are giving to private hostels for Harijans ?

(*b*) Whether there are any hostels for backward classes (Koyas, Gond, etc.) and if so, their location ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—शेडूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड से १७ हरिजन हॉस्टेल्स चलाये जाते हैं। जब हरिजन जाति के लडके दूसरे हॉस्टेल्स में रहते हैं तो अैसे हॉस्टल्स रेकगनाअीज (Recognise)

किये जाते है, अुनकी तादाद १४ है। गवर्नमेंट अिनको किसी तरह की अिमदाद नही देती। हरिजन लडके जो वहा रहते है अुनको १८ रुपये महाना अिमदाद दी जाती है।

श्रीमती अेस. लक्ष्मीबाअी :—ये १८ रुपये अुनको कपडे के लिये दिये जाते है या खाने के लिये दिये जाते है ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—खाने के लिये।

श्रीमती अेस. लक्ष्मीबाअी:—क्या गुजिश्ता कोअी शिकायत हुकूमत के पास आअी है कि लडकों के लिये अितना रुपया पूरा नही होता ?

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अध्यक्ष महोदय, अभी (बी) का जवाब नही मिला है।

श्री. देवीसिंग चौहान :—अिसमें सवाल जरा अलग रखा गया है अिस लिये वह रह गया, कोया, गोंड वगैरह शेडूल्ड ट्राअीब्ज (Scheduled Tribes) में शरीक होते हैं। ट्राअीब्ज के लिये हमारे पास कोअी हॉस्टेल कायम नही किया गया है। अलबत्ता लंबाडाज् के लिये गुलबर्गा में अेक हॉस्टेल चलाया जाता है।

श्रीमती आशाताअी वाघमारे :—काय ऑनरेबल मिनिस्टर सांगू शकतील की हरिजन म्हणजे महारांचीच मुले हॉस्टेल मध्यें राहूं शकतात, आणि मांग किंवा धेड जातीच्या मुलांना बरोबर राहतां येत नाहीं हें आपणांला माहीत आहे काय ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—याचें अुत्तर मी अगोदरच दिलेलें आहे. अनुसूचित जातीमध्यें ज्या ज्या जातीची हरिजन म्हणून गणना केलेली आहे त्या सर्व जातींच्या मुलांना या हॉस्टेल्समधून प्रवेश दिला जातो. कदाचित असे असू शकेल कीं यांत कांहीं विशिष्ट जातीच्या मुलांचें जास्त प्रमाण असेल व कांहींचें कमी असेल परंतु फक्त महारांच्याच मुलांना यांत जास्त प्रवेश दिला जावा असें सरकारचें मुळींच धोरण नाही.

श्रीमती आशाताअी वाघमारे (विजापूर) :—अेकमेकांना शिवण्याचा ज्या ठिकाणीं प्रश्न येतो त्या ठिकाणी स्पृश्यास्पृश्यतेचा प्रश्न अुभा राहतो. अशा ठिकाणीं महार मुलें मांग किंवा धेड जातीच्या मुलांना शिवत नाहींत व त्यांच्याबरोबर राहण्यासही तयार नसतात हें आपणाला माहीत आहे काय ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हुकूमत की पॉलिसी यह है कि सब जातियों के लडके अेक जगह मिलकर रहे।

श्री. जी. हणुमंतराव :—कोया और गोंड जाती के लडकों के लिये हॉस्टेल्स क्यो नही खोले गये ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हॉस्टेल्स निकलने के बाद चलाने की जिम्मेदारी मेरी है। क्यों नहीं निकले अिसके लिये कुछ नहीं कहां जा सकता।

श्री श्रीहरी :—अदिलाबाद में गोडो के लिये २० हजार रुपये मंजूर हुअे है, वहा प्लॉट (Plot) का अिन्तेजाम भी हुआ है और नक्शा भी मजूर हुआ है, क्या ऑनरेबल मिनिस्टर को यह मालूम है ?

श्री देवीसिंग चौहान :—मालूम नही।

श्री. विठ्ठल रेड्डी (कामारेड्डी—जनरल) :—क्या हॉस्टल्स मे बच्चे भी रहते है ?

श्री. देवीसिंग चोहान —हा बच्चे भी है।

श्री. अेस अेल. शास्त्री (बोधन) :—हॉस्टेल के हरिजन लडको के खानेपीने का क्या अिन्तजाम किया गया है ?

श्री. देवीसिंग चौहान —अिसके लिये अुनको १८ रुपये महाना दिया जाता है।

श्री माधवराव निर्लीकर :—क्या यह सही है कि चमार और मोची ओर धेड के बच्चे महारों के साथ रोटी खाना नही चाहते ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हुकूमत को अिसका कोअी अिल्म नही है। धेड, चमार और मांग अिन जातियों में थोडा मतभेद है, लेकिन आम तोर पर यह कम होने जा रहा है। और मैंने बहुत से अैसे हॉस्टेल्स देखे है जहा पर चमार धेड ओर माग के बच्चे अेक दूसरे के साथ खाते हैं, मिलते है, ओर २४ घटे अेक साथ रहते हैं। कही पर मुझे अिस तरह की शिकायत नही मिली

श्री. माधवराव निर्लीकर :—चमार ओर मोचियों के सिलसिले में मेरा सवाल था।

श्री. देवीसिंग चौहान :—वे भी अेक साथ रहते है।

श्री वामनराव देशमुख :—क्या यह सही है कि ऑनरेबल मिनिस्टर श्री. शंकर देव काचीगुडा हॉस्टेल में गये थे तो वहा अुन्होने धेड बच्चो के साथ खाना खाने से अिन्कार किया था ?

श्री. देवीसिंग चौहान :—हुकूमत को अिसका अिल्म नहीं है।

श्री. वामनराव देशमुख :—क्या श्री. शंकर देव हुकूमत के नुमाअिंदा है ?

(Not-Answered.)

श्री. श्रीहरी :—अिन हॉस्टेलस पर सोशल सर्विस (Social service) का सुपरव्हिजन (Supervision) है या अेज्युकेशन डिपार्टमेंट का ?

श्री. देवीसिंग चौहान :— शेड्युल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड (Scheduled Caste Trust Fund) की तरफ से जो मुकर्रर किये जाते है अुनका सुपरविजन होता है।

श्री. माधवराव निर्लीकर :—क्या यह सही नही है कि अुगला में जो हॉस्टेल शेडूल्सड कास्ट ट्रस्ट फंड से चलाया जाता है अुसमें चमार और मोचियों के बच्चों के साथ ठीक तरह से बर्ताव नहीं किया जाता अिसलिये वहां के लोगों ने अेक अलग हॉस्टेल कायम किया है ?

श्री. देवीसिंग चौहान —हुकूमत को जिसकी अित्तला नही है ।

High Schools in Hyderabad

*456 (645) *Shri Ratanlal Kotecha :* Will the hon. Minister for Education be pleased to state :

(*a*) The standard-wise strength of boys and girls studying in Madrasa-e--Aliya, Majid adi Girls High School and Mahbu- bia Girls High School in Hyderabad separately ?

(*b*) The fees charged for each standard in these institutionss ?

(*c*) The percentage of freeships awarded in these school ?

(*d*) The total income and expenditure of the above institutions ?

(*e*) The academic qualifications of the Head Master of the above mentioned schools ?

(*f*) Whether the Government intend to effect economy in the expenditure of these institutions ?

श्री. देवीसिंग चौहान :– (अे) से (अी) तक के सवालात के जवाब में जो तख्ते दिये गये है वे टेबल पर रखे गये है । और मै समझता हू कि अिसमेंसे लडकों की तादाद और उनके लिये जो खर्च किया जाता है वह बताना काफी होगा ताकि वक्त कम लगे। मजीदिया गर्ल्स हायस्कूल में लडकियो की स्ट्रेंग्थ (Strength) ७०३ है और रू १,२२,०३८ जुमला खर्च है । और २५०० रूपये फीस के तौर पर मिलते है ।

महबूबिया गर्ल्स हायस्कूल की टोटल स्ट्रेंग्थ (Total Strength) ६३९ है जुमला खर्च रू. १,३६,३८२-४-२और टोटल अिनकम (Total income) रू. ४६,२५२,-८-६ है ।

मदरसे आलिया हायस्कूल की टोटल स्ट्रेंग्थ३४४है । जुमला खर्च रु. ८११७४है, टोटल अिनकम (Total income) ४२८००रुपये फीस के तौरपर होता है । यह हुआ गर्ल्स के हायस्कूल सेक्शन (High school Section) के लिये । अब प्रायमरी सेक्शन के लिये देखिये वहां टोटल स्ट्रेंग्थ जुमला ३४३है खर्च रु. ३६,३१६,-९-०है. और टोटल अिन्कम ११४४५ है।

(अेफ) के जवाब में कहना चाहताहूं कि अिन स्कूलों के लिये अेक अेकनामिक कमेटी (Economic Committee) मुकर्रर की गअी थी। अुसने जो सिफारिशात कि थे अुनके बिना पर यहां के अखराजात कम किये गये है, और २१ फीसद से लेकर ४० फीसद तक अुनका जो खर्च था वह पहले से कम होगया है ।

شریمتی شاہ جہان بیگم - ان بچوں میں پاس ہونے والوں کی تعداد کتنی ہے ؟

(Not Answered.)

श्री. रतनलाल कोटेचा .– (अी) का जवाब नहीं मिला।

श्री. देवीसिंग चौहान .– हुकूमत के पेशेनजर जिसके रेकगनिशन (Recognition) का सवाल नहीं है।

श्री. के. राम रेड्डी (नलगोंडा जनरल) – यहा फरी शिप्स (Freeships) का क्या अिन्तजाम है ?

श्री. देवीसिंग चौहान – नर्जादिया गर्ल्स हायस्कूल में २० फीसद फरीशिप्स है और ८० फीसद हाफ फरी शिप्स (Half-freeships) है। महबूबिया गर्ल्स हायस्कूल में में अेक्स सर्विस मेन (Ex-servicemen) के बच्चों के लिये ६० फीसद फरीशिप दी जाती है और बाकी लोगों को ५ परसेंट (Percent) फरीशिप दी जाती है।

Unstarred Questions and Answers

Medium Sized Projects

*441 (568) *Shri Limbaji Mukhtaji* (Manjlegaon) : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(*a*) Whether M.L.As. of Congress Party belonging to Bhir district represented to the Government regarding the survey of medium sized projects at Dunkwad on Kundaka river of Khaji. taluq Rupur and Wadazani of Patoda taluq and lift irrigation at Manjarath on Godavary river of Manjlegoan taluq ?

(*b*) If so, what steps do the Government intend to take in the matter ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : (*a*) No.

(*b*) Preliminary investigations will be conducted in order to determine the feasibility of such schemes.

Girls' School at Manthani

*457 (700) *Shri G. Sreeramulu* : Will the hon. Minister for Education be pleased to state :

(*a*) Whether the Government have issued orders for closing the 6th standard class in the Girls' School at Manthani ?

(*b*) If so, why ?

(c) If not, whether the Government intend to open 7th Standard class in the next academic year ?

(d) Whether the Government would provide adequate and qualified staff including a graduate Head Mistress for the above school ?

Shri Devi Singh Chauhan : (c) The answer is in the negative.

(b) Does not arise.

(c) Orders were issued even last year to open the 7th class in this school, but this could not be done since 15 students were not forthcoming as required by the rules. Instructions have been issued again to open the 7th class during the academic year, 1953-54.

(d) The school has sufficient staff and a new post of Rs. 95-155 was sanctioned for the academic year, 1952-53. A graduate lady teacher in the grade of Rs. 150-225 will be posted to this school when the status of the school is raised to that of a ful-fledged middle school.

Cancellation of Licenses

*458 (611) *Shri Ankushrao Ghare* (Partur) : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(a) Whether the licenses of some merchants of Partur market were cancelled for deceiving the agriculturists by paying prices lower than the market prices during 1952 ?

(b) Whether they are conducting their business still ?

(c) If so, why ?

Shri Devi Singh Chauhan : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) The aggrieved traders have submitted a petition to Government and provided securities. Their petition is under consideration.

Collection of Market Fee

*459 (612) *Shri Ankushrao Ghare* : Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state :

(a) The amount of market fee collected in Partur Market during 1952 ?

(b) What part of it is being spent for the benefit of the agriculturists ?

Shri Devi Singh Chauhan : (a) About Rs. 9,000.

(b) Rs. 7,490.

Registration of Industry

*460 (567) *Shri Limbaji Mukhtap* : Will the hon. Minister for Commerce and Industries be pleased to state :

(a) Whether the persons engaged in brassware industry in Amalner in Patoda taluq have applied to the Government for help because of fall in prices due to the slump ?

(b) Whether the residents of Amalner, Patoda taluq, applied to the Government for registration of their industries, under Co-operative Act ?

(c) If so, what action has been taken thereon ?

Minister for Commerce & Industries (Shri Vinayak Rao Vidyalankar) :

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) The matter is receiving the attention of the Registrar, Co-operative Societies.

Stores in Stationery Department

*461 (613) *Shri Ankushrao Ghare* : Will the hon. Minister for Commerce and Industries be pleased to state :

(a) The opening stock of the stores in the Stationery Department during the years 1951-52 and 1952-53 ?

(b) From which company, stationery is purchased ?

(c) Who inspects the stores ?

(d) The closing stock of the year 1952-53.

Shri Vinayak Rao Vidyalankar : (a) In the year 1951-52 the opening stock of the Stationery Stores was of the value of Rs. 5,47,689-12-5 and in year 1952-53 it was Rs. 5,25,883-5-6.

(b) Annual indent for the stationery requirements is sent to the Director, C & I and purchases are made by Central Stores Purchase Dept. through tenders. In 1952-53 the order for stationery articles was placed by the Central Stores Purchase with 62 firms on the basis of lowest quotations.

(c) Previously Accountant-General's Office used to make annual inspection of stores, but since Accountant-General has stopped the inspection of stores inspection is now made by the departmental officers other than the Officer in charge of the Stationery Stores.

(d) The annual account has not been closed as yet so it is not possible to furnish the closing stock for the year 1952-53.

Factories Closed in the State

*462 (614) *Shri L. K. Shroff* (Raichur): Will the hon. Minister for Industries and Labour be pleased to state:

(a) The number of factories closed in the State after 1948?

(b) The number of workers employed in these factories before they were closed?

(c) How much Government money was invested in these factories in the shape of shares, loans and guarantees?

(d) The reasons for the closure of the factories?

(e) The steps taken by the Government to reopen them?

Shri Vinayak Rao Vidyalankar: (a) 38 factories were closed down after 1948.

(b) The total number of workers employed in them was 1761.

(c) Government money invested in the shape of shares in three of the factories is O. S. Rs. 1,35,125 and in the shape of loans in six of the factories is O. S. Rs. 9,95,000 and I. G. Rs. 15,00,000.

(d) The reasons for closure were:

(i) Financial stringency and adverse market conditions in 30 cases;

(ii) Cancellation of the licence in one case; and

(iii) Migration of proprietors to Pakistan in seven cases.

(e) Government have no statutory powers to force the employers to reopen the factory except in a case of lock-out at the time of referring an industrial dispute to the Industrial Tribunal.

Electricity for Mulug

99 (271) *Shri G. Hanumanth Rao* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

What is the cost of electrifying Mulug ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : The cost of electrification of Mulug is estimated at O. S. Rs. 26.543.

Length of Roads

100 (274) *Shri G. Hanumanth Rao* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(*a*) The present taluqwise mileage of roads under the following heads :

(*i*) Cement, (*ii*) Metal, (*iii*) Morram (*iv*) Fair weather ?

(*b*) The annual districtwise expenditure on their maintenance for the last five years ?

Shri Mehdi Nawaz Jung : (*a*) The required information is furnished in the statements placed on the table of the House.

(*b*) Statement showing the annual district-wise expenditure on maintenance of roads since five year is also placed on the table of the House

Statement of Talukawise length of Roads in Hyderabad district.

Srl. No.	Name of Taluka	Metal M.	Metal F.	Metal Ft.	Muram M.	Muram F.	Muram Ft.	Cement Concrete M.	Cement Concrete F.	Cement Concrete Ft.	Tar M.	Tar F.	Tar Ft.	Total M.	Total F.	Total Ft.	Security fair weather roads Constructed since 1950 M.	F.	Ft.
		Classification of P. W. D. Roads																	
1.	Shahabad ..	.. 20	2	117	..	..	..	..	..	..	..	..	..	20	2	117	..	..	..
2.	West Taluk	.. 54	1	130	35	1	296	46	5	116	11	4	272	147	4	154	..	..	..
3.	East Taluk	.. 51	6	229	4	6	349	8	7	449	..	..	..	65	4	367	2	..	..
4.	Ibrahimpatam	.. 5	4	433	19	3	270	..	..	..	..	..	..	25	0	43	50	..	..
5.	Medchal ..	.. 32	1	124	..	..	..	7	5	391	..	..	..	39	5	515	..	..	..
	Total	..168	7	373	59	2	255	68	2	296	11	4	272	298		536	52	..	..

*Statement of Talukawise length of Roads in **Warangal** district.*

Srl. No.	Name of Taluka	Classification of P.W.D. Roads: Metal M.	F.	Ft.	Muram M.	F.	Ft.	Cement Concrete M.	F.	Ft.	Total M.	F.	Ft.	Security fair weather roads constructed since 1950 A.D. M.	F.	Ft.
1.	Warangal ..	99	4	225	..	..	..	1	4	330	101	0	555	5	0	0
2.	Pakhal .	19	4	36	7	0	395	..	..	..	26	4	431	121	2	0
3.	Mulug	55	4	250	..	..	..	..	..	..	55	4	450	146	4	0
4.	Mahbubabad ..	47	7	472	19	3	560	..	..	..	67	3	372	187	0	0
5.	Khammam ..	71	0	143	..	..	..	..	..	..	71	0	143	46	0	0
6.	Madhira	104	3	306	..	..	..	..	..	..	104	3	306	57	0	0
7.	Palwancha ..	35	1	314	..	..	..	..	..	..	35	1	314	192	4	0
8.	Yellandu ..	28	2	481	..	..	..	..	..	..	28	2	481	188	0	0
	Total ..	461	4	247	26	4	295	1	4	330	489	5	212	943	2	0

Statement of Taluqwise length of Roads in Kareemnagar District.

CLASSIFICATION OF P.W.D. ROADS

S. No.	Name of Taluq.		Metal			Moram			Cement Concrete			Total			Security fair weather roads.		
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1.	Kareemnagar	..	88	6	160	15	1	70	..			103	7	230	32	0	0
2.	Jaetial ..	..	41	2	310	0	7	310	..			42	1	650	151	0	0
3.	Srisilla ..	..	42	5	381	0	3	370	..			43	1	91	77	0	0
4.	Sultanabad	..	60	1	234	0	4	442	..			60	6	16	20	0	0
5.	Mahadeopur	..	15	3	275	..	..	..	..			15	3	275	215	0	0
6.	Parkal ..	..	24	2	31	..	..	..	..			24	2	31	76	0	0
7.	Huzoorabad	..	49	4	220	13	0	0	..			62	4	220		..	
	Total	..	322	1	321	30	0	532	..			352	2	193	571	0	

Statement of Taluqwise length of Roads in Mahabubnagar District.

S. No.	Name of taluq	Classification of P.W.D. Roads: Metal			Moram			Cement Con-crete			Total			Security fair weather roads		
		M.	F.	Ft.	M.	F.	F.	Ft.	M.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1	Achampet ..	..	..	..	37	0	106		..		37	0	116	97	4	0
2	Atmakur ..	14	0	0	27	2	100		..		41	2	100	..	..	..
3	Kalwakurthi ..	37	4	0	22	4	0		..		60	0	0	42	0	0
4	Kollapur ..	11	6	0	16	7	0		..		28	5	0	..	..	..
5	Mahabubnagar ..	57	7	330	28	7	424		..		86	7	94	..	..	..
6	Makhtal ..	30	0	0	40	5	45		..		70	5	45	..	..	..
7	Nagarkurnool ..	29	2	0	19	1	0		..		48	3	0	2	4	0
8	Pargi	37	2	370	..	..	..		..		37	2	370	14	4	0
9	Shadnagar ..	35	5	0	1	0	356		..		36	5	356	..	..	..
10	Wanparthi ..	45	0	0	1	4	0		..		46	4	0	..	..	..
	Total ..	298	3	40	194	7	381		..		493	2	421	185	4	0

Statement of Taluqwise lengths of Road in Nalgonda District.

Srl.	Name of taluq		Classification of Roads									Total			Security Fair Weather Roads		
			Metal			Moram			Cement Concrete								
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1.	Ramayanpet	..	16	2	0	..	..			..		16	2	0	202	6	0
2.	Nalgonda	..	90	7	182	11	6	0		..		102	5	182	151	4	0
3.	Suryapet	..	61	6	13	3	1	218		..		64	7	131	135	0	0
4.	Huzurnagar	..	40	3	328	..	..			..		40	3	328	211	2	0
5.	Deverkonda	..	59	4	343	25	3	285		..		84	7	628	119	0	0
6.	Miryalguda	..	4	4	0	59	6	312		..		64	2	312	203	0	0
7.	Jangaon	..	43	2	290	32	0	572		..		75	2	202	148	6	0
8.	Bhongir	..	49	0	0	8	1	390		..		57	1	390	124	0	0
	Total	..	365	5	496	140	3	457		..		506	1	293	1295	2	0

Statement of Taluqwise Lengths of Roads in Adilabad District.

S. No.	Name of Taluq		Classification of P.W.D. Roads									Total			Security fair weather roads		
			Metal			Morrum			Cement concrete								
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1.	Nirmal ..	..	48	4	330		..			..		48	4	330		..	
2.	Boath..	..	38	1	141		..			..		38	1	141		..	
3.	Khanapur	..	20	6	0		..			..		20	6	0		..	
4.	Utnoor ..	..	20	7	335		..			..		20	7	335		..	
5.	Kinwat ..	..	..	..	..		..			..		..	..	..		..	
6,	Adilabad ..	..	23	5	3		..			..		23	5	8		..	
7.	Laxettipet	..	65	0	0		..			..		65	0	0		..	
8.	Chinoor ..	..	22	2	420		..			..		22	2	420		..	
9.	Asifabad	..	44	5	190		..			..		44	5	190		..	
10.	Rajura ..	..	16	0	330		..			..		16	0	330		..	
11.	Sirpur		..	..	..		..			..		..	..	..			
	Total	..	300	0	429		..			..		300	0	429		..	

Statement of Talukwise length of Roads in Nizamabad District

CLASSIFICATION OF P.W.D. ROADS.

S. No.	Name of Taluqs	Metal M.	Metal F.	Metal Ft.	Moram M.	Moram F.	Moram Ft.	C. Concrete M.	C. Concrete F.	C. Concrete Ft.	Total M.	Total F.	Total Ft.	Security Fair Weather Roads M.	Security Fair Weather Roads F.	Security Fair Weather Roads Ft.
1.	Kamareddi ..	55	5	238	8	4	140		..		64	1	378		..	
2.	Armur	49	0	160	0	1	140		..		49	1	300		..	
3.	Nizamabad ..	100	7	412	1	7	220		..		102	6	632		..	
4.	Bodhan	100	2	544		..			..		100	2	395		..	
5.	Banswada ..	72	0	180	11	3	215		..		83	3	395		..	
6.	Yellareddy ..	35	7	145		..			..		35	7	145		..	
	Total ..	413	7	359	22	0	55		..		435	7	414		..	

Statement of Talukwise Length of Roads in Medak District

Srl. No.	Name of Taluqs		Classification of P.W.D. Roads.												Security fair weather roads.		
			Metal			Moram			C. Concrete.			Total					
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1.	Vikarabad	..	26	7	40	0	4	0	..			27	3	40		..	
2.	Medak ..	..	13	6	477		..		..			103	6	477	8	0	0
3.	Siddipet	..	53	1	368		..		..			53	1	368	11	2	0
4.	Gajwal ..	..	15	5	198		..		.			15	5	198	37	6	0
5.	Sangareddi	..	51	0	195		..		..			51	0	195		..	
6.	Andhole ..	..	81	4	200		..		..			81	4	200		..	
7.	Narasapur	..	27	0	0		..		..			27	0	0	17	0	0
	Total	..	359	1	158	0	4	0	..			359	5	158	127		0

Statement of Talukwise Length of Roads in Raichur District.

CLASSIFICATION OF P.W.D. ROADS

'Srl. No.	Name of Taluq		Metal			Moram			C. Concrete.			Total			Security Fair Weather Roads		
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1.	Raichur	....	59	1	330		..	3		6	468	63	0	138		..	
2.	Manvi ..	..	80	2	0	14	4	0		..		94	0	0		..	
3.	Devadurg	..	26	0	0	2	0	0		..		28	0	0		..	
4.	Alampur	..	13	0	406	5	0	62		..		18	0	468		..	
5.	Gadwal ..	..	1	0	0	10	6	0		..		11	6	0		..	
6.	Lingsugur	..	79	1	543	24	0	0		..		103	1	543		..	
7.	Gangawati	..	32	4	0	27	0	330		..		59	4	330		..	
8	Kustagi ..	..	39	2	80	4	0	0		..		43	2	80		..	
9.	Kopbal ..	..	16	0	456	12	0	0		..		28	0	456		..	
10.	Yelbarga	..		..		29	0	0		..		29	0	0		..	
11	Sindhnoor	..	69	6	135	0	0	0		..		69	0	135		..	
	Total	..	416	2	630	128	2	392	3	6	468	548	4	170		..	

Statement of Taluqwise length of Roads in Bidar District

l. o.	Name of Taluqs		Metal			Moram			C. Concrete.			Total			Security fair Weather roads.		
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	M.	Ft.	M.	F.	Ft.
.	Zahirabad	..	38	0	0		..					38	0	0	..		
.	Humnabad	..	48	4	330	8	4	0		..		52	0	330	..		
.	Bidar ..	..	23	7	0		..			..		23	7	0	..		
.	Bhalki ..	..	40	0	0		..			..		40	0	0	..		
.	Santpur ..	..	8	3	0		..			..		8	3	0	..		
.	Udgir ..	..	28	1	0		..			..		28	1	0	..		
.	Ahmedpur	..	56	2	397		..			..		56	2	397	..		
.	Nilanga ..	..	18	6	0		..			..		18	6	0	..		
.	Narayankhed	..	0	0	0	8	6			..		8		0	..		
	Total	..	257	0	67	17	2			..		274	2	67	51		..

Statement of Taluqwise length of Roads in Gulbarga District

S. No.	Name of Tluqs		Classification of P.W.D. Roads									Total			Security Fair Weather Roads constructed since 1950		
			Metal			Moram			C. Concrete								
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1	Gulburga ..	..	109	2	163		..		2	5	187	111	7	350		..	
2	Aland ..	..	12	2	240		..			..		12	2	240		..	
3	Agulpur ..	..	22	2	0		..			..		22	2	0		..	
4	Andola (Jewargi)	..	41	5	358		..			..		41	5	358		..	
5	Sholapur ..	..	80	2	0		..			..		80	2	0		..	
6	Yadgir ..	..	56	3	0	16	2	0		..		72	5	0		..	
7	Kodangal ..	..	88	2	648	9	0	0		..		47	2	648	36	0	0
8	Chitapur	..	10	2	0		..			..		10	2	0		..	
9	Sedam ..	..	19	7	0		..			..		19	7	0		..	
10	Tandur ..	..	9	3	0		..			..		9	3	0		..	
11	Chincholi ..	..	9	4	0		..			..		9	4	0	37	0	0
12	Shorapur	..	66	6	0	12	5	0		..							
										..		79	3	0		..	
	Tota.	..	476	2	89	37	7	0	2	5	187	516	6	276	73	0	0

Statement of Taluqwise Length of Roads in Aurangabad District.

Srl. No.	Name of Taluqs		Classification of P.W.D. Roads: Metal M.	Metal F.	Metal Ft.	Moram M.	Moram F.	Moram Ft.	C. Concrete M.	C. Concrete F.	C. Concrete Ft.	Total length Length M.	Total length Length F.	Total length Length Ft.	Security Fair Weather Roads M.	F.	Ft.
1	Paithan ..	..	43	2	140		..			..		43	2	140		..	
2	Gangapoor	..	72	6	291		..			..		72	6	291		..	
3	Veejapoor ..	..	57	2	216		..			..		57	2	216		..	
4	Kannad .	..	25	5	263		..			..		25	5	263		.	
5	Aurangabad	..	85	6	119		..		4	1	234	89	7	353		..	
6	Sillod ..	..	53	3	505		..			..		53	3	505		..	
7	Khuldabad .	..	18	4	586		..			..		18	4	585		..	
8	Ambad ..	..	39	7	10		..			..		39	7	10		..	
9	Bhokardan	..	23	4	285		..			..		23	1	385		..	
10	Jalna ..	..	55	0	249		..		1	3	300	56	3	549		..	
	Totall	..	475	3	124		..		5	4	534	480	7	658		..	

Statement of Taluqwise Lengths of Roads in Parbhani District.

Srl. No.	Name of Taluqs		Classification of P.W.D. Roads: Metal M.	Metal F.	Metal Ft.	Moram M.	Moram F.	Moram Ft.	C. Concrete M.	C. Concrete F.	C. Concrete Ft.	Total M.	Total F.	Total Ft.	Security Fair Weather Roads M.	F.	Ft.
1.	Parbhani ..	..	11	7	0		..			..		11	7	0		..	
2.	Gintoor ..	..	53	7	247		..			..		53	7	247		..	
3.	Partoor ..	..	4	0	642		..			..		4	0	642		..	
4.	Pathri ..	..	22	5	359		..			..		22	5	359		..	
5.	Hingoli ..	..	27	0	614		..			..		27	0	614		..	
6.	Kalamnuri	..	29	2	440		..			..		29	2	440		..	
7.	Basamath	..	34	6	149		..			..		34	6	159		..	
	Total	..	183	6	471		..			..		183	6	471		..	

Statement of Talukwise Length of Roads in Osmanabad District

Sl. No.	Name of Taluq		Classification of P.W.D. Roads									Total length			Security Fair Weather Roads. Constructed since 1950		
			Metal			Moram			C. Concrete.								
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1.	Osmanabad	..	36	7	606		..			..		27	6	606		..	
2.	Tuljapur	..	56	2	572		..			..		56	2	572		.	
3.	Omerga ..	..	48	5	560	2	3	550		..		51	1	450		..	
4.	Ausa ..	..	23	2	0		..			..		23	2	0		..	
5.	Latur ..	..	41	0	0		..			..		41	0	0		..	
6.	Kallam ..	..	36	7	290		..			.		36	8	290			
7.	Bhoom ..	..	22	5	430		..			..		22	5	430		.	
8.	Paranda ..	..	8	5	537		..			.		8	5	537		..	
	Tota.	..	274	4	355	2	3	550				277	0	245			

Statement of Taluqwise Length of Roads in Nanded District

Srl. No.	Name of Taluq		CLASSIFICATION OF P.W.D. ROADS												Security Fair Weather Roads. Constructed since 1950		
			Metal			Moram			C. Concrete.			Total length					
			M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.	M.	F.	Ft.
1.	Nanded ..	..	30	6	371		..			..		30	6	371		..	
2.	Hadgaon..	..	14	4	555		..			..		14	4	445		.	
3.	Deglur ..	..	31	0	400		..			..		31	0	400		..	
4.	Biloli ..	..	46	0	490		..			..		46	0	490		..	
5.	Kandhar	..	38	7	454		..			..		36	7	451		..	
6.	Mudhol ..	..	26	5	210		..			..		26	5	210		..	
	Total	..	188	1	500		..			..		188	1	500			

Statement of Taluqwise Length of Roads in Bhir District

CLASSIFICATION OF P.W.D. ROADS.

S. No.	Name of Taluq	Metal M.	Metal F.	Metal Ft.	Moram M.	Moram F.	Moram Ft.	Cement, Concrete. M.	Cement, Concrete. F.	Cement, Concrete. Ft.	Total M.	Total F.	Total Ft.	Seasonally fair weather roads. M.	Seasonally fair weather roads. F.	Seasonally fair weather roads. Ft.
1.	Bhir ..	54	0	619		..			.		54	0	619		.	
2.	Georai ..	32	7	41		.			.		32	7	41			
3.	Miryalaguda	14	0	0		..			.		14	0	0			
4.	Mominabad	23	7	160					.		28	7	160		..	
5.	Kaij ..	53	5	0		.			.		53	5	0		..	
6.	Ashti ..	28	0	0	2	6	532		..		30	2	532		.	
7.	Patoda ..	59	6	599		.			..		59	6	599		..	
	Total ..	266	3	99	2	6	532		..		269	1	631		..	

Statement Showing Expenditure on Maintenance of Roads During 5 Years Ending 1951-52

Srl. No.	District	Expenditure 1357 F. (1947-1948)	Expenditure 1358 F. (1948-1949)	Expenditure 1359 F. (1949-1950)	Expenditure 1360 F. (1950-1951)	Expenditrue 1951-1952
1	2	3	4	5	6	7
		O.S. Rs.	O.S. Rs.	O.S. Rs.	O.S. Rs.	O.S. Rs.
1.	Warangal ..	11,45,211	3, 52,153	1,20,473	4,86,942	8,74,097
2.	Nalgonda ..	3,14,569	3,30,751	1,55,845	3,94,763	5,38,711
3.	Karimnagar ..	2,46,491	2,17,878	1,15,441	3,03,147	4,47,628
4.	Adilabad ..	1,25,392	2,27,096	1,12,077	2,76,627	3,20,761
5.	Medak ..	2,52,609	2,54,642	1,27,731	3,45,919	3,54,622
6.	Nizamabad ..	3,75,941	4,84,665	2,17,011	3,14,638	3,96,377
7.	Gulberga ..	3,05,120	3,07 ,822	1,68,276	3,64,239	6,22,627
8.	Raichur ..	3,70,600	3,28,343	1,91,029	3,29,848	6,85,629
9.	Mahboobnagar .	3,16,777	2,54,524	1,28,093	3,10,436	7,00,395
10.	Bidar ..	1,36,287	1,56,078	75, 300	1,69,946	3,13,969
11.	Aurangabad ..	3,75,513	3,57,763	1,77,595	3,86,741	6,48,966
12.	Parbhani ..	1,29,427	1,43,588	71,053	1,43,945	2,64,775
13.	Nanded ..	1,87,367	1,54,708	77,386	1,58,656	2,70,825
14.	Bhir ..	1,62,147	1,83,348	86,760	2,68,642	3,27,842
15.	Osmanabad ..	1,63,748	2,00,819	78,001	2,14,846	1,86,361
16.	Hyderabad ..	3,90,057	2,86,297	1,37,804	5,94,632	5,74,140
17.	Medak I.B. ..	394	402	349	392	1,594
18.	Nizamabad I.B.	12,668	33,280	26,946	48,684	81,394
	Total ..	50,10,301	42,74,105	20,67,149	51,12,993	76,04,117

Excess Payments

101 (702) *Shri G. Sreeramulu* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(*a*) Whether any excess payment has been made over to the contractors of Mahadevpur Parkal Road ?

(*b*) If so, how much and to whom ?

(*c*) The amount due from each contractor by way of excess payment ?

(*d*) Whether, the Superintending Engineer, Waranga has suggested giving a fresh contract to some other contractors ?

Shri Mehdi Nawaz Jung (a) Yes.

(b) A sum of Rs. 1,106 has been paid in excess to Shri Mirza Mahbub Beg

(c) Only a sum of Rs. 1,106 is due from the Contractor (Shri Mirza Mahbub Beg).

(d) Yes. It is proposed to entrust this work to a major contractor to get it completed at the earliest.

Repairs to Tanks

102 (307) *Shri G. Sreeramulu* : Will the hon. Minister for Public Works be pleased to state :

(a) The names of tanks with their villages repaired in Karimnagar districts during 1952-53 ?

(b) The number of tanks that will be repaired in the 1953-54 before the rainy season commences ?

(c) Whether any representation was made this year for the restoration of "Oora Cheruvu Tank" Vilasagar village. "Rampeta tank" of Kaleshwar village and the breached tank of Velkeshwar in Manthani taluq ?

(d) The total number of breached tanks in Manthani taluk ?

(e) The number of tanks under repairs and the amount sanctioned for the same in the years 1951, 1952 and 1953-54.

Shri Mehdi Nawaz Jung : (a) A taluqwise list of breached tanks included in Special Programme to be completed by the end of June 1953 is placed on the table of the House.

(b) A taluqwise list of breached tanks included in the Special Progamme to be repaired by the end of June 1954 is also placed on the table of the House.

(c) A representation regarding repairs to Oora Cheruvu Vilasagar and Rampet tank of Kaleswaram, was made but no representation has been received regarding the breached tank at Velkesharam.

(d) 86.

(e) 5 tanks costing Rs. 18,765 are included in the Special Programme in 1952-53 and works started. 7 tanks estimated to cost Rs. 62,824 are proposed to be repaired during 1953-54,

Special Programme of repairs to breached tanks in Karimnagar Dist., during 1952-53.

Sl. No.	Name of tank	Village	Ayacut	Amount of estimate
	1. *Karimnagar Taluq.*			
1.	Patha Cheru ..	.. Gewerelli ..	.. 78.35	2,148
2.	Kotha Kalwa ..	.. Cherlapur ..	.. 90. 5	1,622
3.	Restg. Oora Cheru ..	.. Kondapakala	.. 175.12	7,720
4.	E. R. to Large Tank	.. Thotapalli ..	.. 177.14	38,470
5.	Pedda Cheruvu ..	.. Kamanpur ..	.. 100. 0	1,200
		Total	.. 621.21	51,160
	2. *Parkhal Taluq.* 1952-53.			
1.	Rama Lingam Mott ..	.. Komparthi ..	.. 51. 0	12,000
	3. *Sultanabad Taluq,* 1953-52.			
1.	Restg. Seetharam Cunta	.. Gowreddipet	.. 30. 0	3,570
2.	Paya Cunta ..	.. Peddarathipalli	.. 30.14	1,950
3.	„ Burgu Cheru ..	.. Khila Wanparty	.. 97.35	10,000
4.	Kotha Cheru ..	.. Mulusala ..	.. 170.31	10,115
5.	Oora Cheru ..	.. Rachapalli ..	.. 110.27	8,000
6.	Resta Cunta ..	.. Ratnapur ..	.. 30.28	6,460
	4. *Huzurabad Taluq.* 1952-53.			
1.	Garla Cunta ..	.. Lalitapur ..	.. 24. 0	3,324
2.	Edulla or China Cunta	. Komatpalli ..	.. 32. 0	1,276
3.	Mohammed Sahib Cunta	.. Ambalpur ..	.. 12. 0	994
4.	Oora Cheru ..	.. do ..	.. 40. 0	3,896
5.	Rajanna Cunta ..	.. Sarasapalli ..	.. 49. 0	2,985
6.	Damera Cheru ..	.. Veera Narayan-Pur ..	45. 0	1,590
7.	Feeder Channel from Thummal Cheru to Polkamma Kunta .	.. Venkatpalli ..	.. 35.28	2,480
8.	Nalla Cheru ..	.. Shanigaram ..	.. 60. 0	9,700
9.	E R Large Tank .	.. Yelbak ..	.. 230. 9	4,920
10.	„ Gundla Cheru ..	.. Ginded ..	.. 240. 6	10,880
11.	„ Erra Cunta ..	.. Madhannapet	.. 32.36	2,050
12.	„ Bolle Cunta ..	.. do	.. 44.27	5,000
13.	Nagula or Pedda Cheru	.. Iklaspur ..	.. 64. 7	3,070

***Special Programme of repairs to breached tanks in Karimnagar Dist. during* 1953-54.**

Sl. No.	Name of tank	Village	Ayacut	Amount of estimate
	5. *Jactial Taluq,* 1952-53.			
1.	Restg. Oora Cheru ..	.. Potharam	75.30	8,700
2.	Pochamma Cunta ..	.. Kothula Cunta	52. 0	2,520
	6. *Sirsilla Taluq.* 1952-53.			
1.	Gadem Cunta ..	.. Gollapalli .. .	44. 0	2,590
	7. *Metpalli Taluq.* 1952-53.			
1.	Jeegamma Cunta ..	.. Raikal	90.10	9,920
	8. *Manthany (Madhvapur),* 1952-53.			
1.	Kotha Cunta ..	.. Suraram	126. 0	4,880
2.	Pulliah Cunta ..	.. Gumnoor	46.23	1,470
3.	Oora Cheru ..	.. Devrampalli	836. 0	2,660
4.	Garla Cheru ..	.. Pratapagiri	14. 0	1,115
5.	Oora Cheru ..	.. Kannal	64.16	8,640

Special Programme of repairs to breached tanks in Karimnagar Dist., during 1953-54

Sl. No.	Name of tank	Village	Ayacut	Amount of estimate
	1. *Karimnagar Taluq.*			
1.	Chowta Cunta	Thimmapur	30– 0	4,500
2.	Mysamma Cheru	Gudem (Kallepalli)	38– 0	5,000
3.	Chaniga Cunta	Yppu Mallial	29– 0	4,500
4	Mamilla Cunta	Mallpur	17– 0	3,000
5.	Damera Cunta	Hasanabad	44–20	8,300
6.	Meedi Cunta	Jangaon	30– 0	5,000
7.	Kummari Cunta	Pothulapally	18– 0	2000,
8.	Nala Cheru	Gangipalli	48 –2	9,300
9.	Narayan Cunta	do	25– 0	7,060
10.	Gowra Cunta	do	37– 0	5,000
11.	Chintala Cunta	Bonkal Dharmram	35– 0	5,000
12.	Oora Cheru & Matt	Garsekurthi	246–10	13,000
13.	Kothari Cheru	do	68–36	16,300
14.	Amada Cunta	Gopalpur	50–28	10,000
15.	Uppara Cheru	Gundepalli	60– 0	10,000
16.	Oora Cheru	Kaller	90– 0	14,000
17.	Banda Mallaiah Cunta	Dacharam	200– 0	20,000
18.	Turmala Cunta	do	300– 0	20,000
	2. *Parkal Taluq.*			
1.	[illegible] Cunta	Madnoor	40– 0	6,000
2	Jukkal Naldi Nala	Jukal	600– 0	60,000
3.	Mathadi Nala & Anicut	Podyal	287– 7	29,000
4.	Irrigation Channel from Chamur.	Empaid	203– 0	10,000
5.	Parla Pothi Cheru	Madinapur	90– 0	11,200
6.	Pachetla Cunta	Baibesthy	90– 0	13,000
	3. *Sultanabad Taluq.*			
1.	Laddawani Cunta	Kommera	20– 0	5,000
2.	Bojjanna Cheru	Pedda Kalwala	109– 6	6,900
3	Padthalamma Cunta	Gowteddipet	85–36	14,800

Special Programme of repairs to breached tanks in Karimnagar Dist. during 1953-54.

Sl. No.	Name of tank	Village	Ayacut	Amount of estimate
	3. *Sultanabad Taluq*—(Contd.)			
4.	Pedda Cheru ..	.. Methur ..	.. 134 36	25,400
5.	Karaka Cunta ..	.. Dhoolkatta ..	.. 43 38	12,800
6.	Kushtabad Cunta ..	.. Regonda ..	.. 60 0	9,650
	4. *Huzurabad Taluq.*			
1.	Anicunt Nalla Vagu ..	.. Gamparthi ..	.. 300 0	46,600
2.	Restg. Narasimha Cunta	.. Wangapalli ..	.. 23 38	5,500
3.	„ Ramasamudram Tank	.. Tengula ..	.. 74-23	6,780
4.	Brahmin Cunta ..	.. Wangapalli ..	.. 28 31	6,400
5.	Veeriah Cunta ..	.. Kachapur ..	.. 35- 9	6,000
6.	Barrenkula Cunta ..	.. Bothapalli ..	.. 16- 0	3,000
7.	Kummari Cunta ..	.. Pothareddipet	.. 15-32	3,000
8.	Ravi Cunta ..	.. Ambalpur ..	.. 15-18	3,000
9.	Malla Cheru ..	.. Vannaram ..	.. 40- 0	6,000
10.	Lingam Cunt ..	.. Erudapalli ..	.. 20- 0	4,000
11.	Kukkara Cunta ..	.. Pachanoor ..	.. 40-15	6,000
12.	Nallu Kunta ..	.. Sainoor ..	.. 55 36	8,000
13.	Oora Cheru ..	.. Barnapalli ..	.. 118 15	15,000
	5. *Jagtial Taluq*			
1.	Pocharam Cunta ..	.. Kolleda ..	.. 32-19	6,000
2.	Turumal Cunta ..	.. Chinnapur ..	.. 29-32	8,400
3.	E. R. Pacherla Cheru	.. Yelgunda ..	.. 88-18	10,000
4.	Nagula Cunta ..	.. do ..	.. 30- 0	6,000
5.	Loya Cunta ..	.. Gollakota ..	.. 30- 0	6,000
	6. *Sirsilla Taluq.*			
1.	Kotha Cheru ..	.. Bonnapalli ..	.. 50 - 0	10,000
2.	E. R. Nalla Cheru ..	.. Jawaripet ..	.. 67 14	13,600
3.	Mala Cheru ..	.. Sirkonda ..	.. 28 0	8,400
4.	Kotha Cheru ..	.. Advi Thimmapur	.. 45- 0	6,600
5.	Pullamma Cunta ..	.. do	.. 30 - 0	4,500

Special programme of repairs to breached tanks in Karimnagar Dist. during 1953-54.

Sl. No.	Name of tank	Village	Ayacut	Amount of estimate
	6. Sirsilla Taluqa.—(*contd.*)			
6.	Mysamma Cheru ..	.. Thimmapur ..	.. 300– 0	30,000
7	Oora Cheru ..	.. Bandankal ..	.. 250– 0	25,000
8	Pedda Cheru ..	.. Tunki ..	.. 300– 0	30,000
9.	Garla Cheru ..	.. Ashreddipalli	.. 85– 0	14,000
	7. *Metpalli Taluq.*			
1.	Erra Cunta ..	.. Raikal ..	.. 13 0	2,000
2.	Pochamma Cheru ..	.. Kotha Cunta	.. 53– 0	8,000
	8. *Manthany (Mahadevpur) Taluq.*			
1.	Jiluga Cheru ..	.. Kistaraopet ..	.. 30 0	4,500
2.	Potharaju Cunta ..	.. Brahmanpalli	.. 15 0	2,250
3.	Langam Cunta ..	.. Komanpalli ..	.. 22– 0	2,674
4.	Large Tank	. Annaram ..	.. 150-0	35,400
5	Jogaraopet Cheru ..	. Jogaraopet ..	60 0	10,600
6.	Nalla Cheru ..	. Aethwarpeta	.. 33–16	2,600
7.	Ravi Cunta ..	. Uduplancha ..	. 43-26	4,800

Industrial School, Nirmal

103 (577) *Shri Gopidi Ganga Reddy*: Will the hon. Minister for Commerce & Industries be pleased to state:

(a) The strength of teachers and students studying in the Industrial School, Nirmal?

(b) Whether it is a fact that the above school is going to be shifted to some other place?

(c) If so, for what reasons?

Shri Vinayakrao Vidyalankar: (a), (b) & (c). There are only 31 students in the Boys' Industrial School, Nirmal, as against 9 members of the teaching staff.

Boys' Industrial Schools are not attracting public attention which they deserve, while Boys' Technical High Schools started recently are proving a success. There is, therefore, a

proposal under consideration to amalgamate the Industrial Schools at Nirmal and Nizamabad and to open a Technical High School at Nizamabad which is only 40 miles away from Nirmal. No final decision has, however, been taken yet in the matter.

Asbestos Cement Company

104 (83) *Shri Syed Akhtar Hassan* (Jangaon): Will the hon. Minister for Commerce and Industries be pleased to state:

The reasons for handing over the selling agency of the Hyderabad Asbestos Cement Co., managed by the Industrial Trust Fund to Best & Co., Ltd.

Shri Vinayak Rao Vidyalankar: Best Co., Madras were appointed as the selling Agents by the previous management for the Madras and Hyderabad areas. This is a matter with in the competence of the Board of Director of the Company.

Influx of Europeans

105 (84) *Shri Syed Hassan* (Hyderabad City): Will the hon. Minister for Commerce and Industries be pleased to state:

(*a*) Whether the Government are aware of the steady influx of Europeans in Hyderabad Industries since Police Action?

(*b*) If so, what is the proportion of the foreign capital in different Industries of the State?

Shri Vinayakrao Vidyalankar: (*a*) Except in the case of one or two industries on which Government have no control the number of Europeans employed has decreased considerably.

(*c*) This information is not available.

Payment of Earnest Money

106 (85) *Shri Syed Akhtar Hassan*: Will the hon. Minister for Commerce & Industries be pleased to state:

Whether the Birla Bros., have paid the earnest money of Rs. 50 lakhs as stipulated under the Transfer Agreement of Sirpur Paper Mills and Sir Silk Ltd.?

Shri Vinayakrao Vidyalankar: This payment has not yet become due.

Advances by Co-operative Societies

107 (100) *Shri Gangula Bhoomiah* (Metpally): Will the hon. Minister for Rural Reconstruction be pleased to state:

(*a*) Whether it is a fact that the Co-operative Society of Metpally advanced some funds to Shri Rajan and Shri Katkam Ganga Ram of Metpalli for opening a 'Adti' shop?

(*b*) If so, how much and on what terms?

(*c*) Whether any security has been taken from the above persons?

(*d*) Whether Government are aware that the said persons are utilising the funds also for their private business?

Shri Devi Singh Chauhan: (a) No. Shri Katkam Gangaram worked as partner with the T. A. C. A. Metpalli in the 'Adti' shop opened by the T. A. C. A. Shri Rajan's house was taken on rent for the shop and he had nothing to do with the business.

(*b*) Shri Katkam Gangaram got 50% share of the net profit as a partner.

(*c*) He has now been declared as insolvent. The shop is being closed and necessary action is being taken to recover a sum of Rs. 5,000 which he owes excluding the share of the T. A. C. A. in the net profit.

(*d*) The Government is not aware of it.

Business of the House

Mr. Deputy Speaker: It is now 4 O'Clock and the question hour is over. Now Shri V. D. Deshpande.

Shri V. D. Deshpande: Mr. Speaker, Sir, I present a petition signed by Shri B. Narsing Rao, General Secretary, All Hyderabad Students' Union and above 2,000 other students from various schools of Bhongir, Nalgonda, Medak, Adilabad, Khammam, Aurangabad, etc., regarding the recent decision of the H. S. C. Board and the Osmania University Senate increasing the minimum marks for admission into Colleges.

The Board of Higher Secondary Education, Government of Hyderabad and the Senate of the Osmania University have recently made a decision vitally affecting the interests of the students. These bodies have fixed a minimum of 35% on an average for admission into Colleges and 33% for promotions.

The petitioners submit that this decision curtails the right of education and restricts it. While the minimum for the promotion has been raised from 30% to 33%, that for admission to colleges has been fixed at 35%. Thus, a certain section of those who have been declared eligible for the services have, however, been denied the right to continue their studies.

Secondly the petitioners say that this is all the more paradoxical in the light of the fact that those obtaining 33% are considered eligible for shouldering the responsibilities of administration whereas they are not allowed to join the colleges.

The petitioners further say that the restriction for admission of science students is very much greater. A minimum of 40% in science and 50% in elementary mathematics for those whose optional subject is not mathematics has been prescribed for admission to science colleges. The petitioners submit that it seems incongrous that while Government and leaders should be emphasising the need of a scientific and technical bias in education and calling for more technicians etc. for the implementation of its various programmes of development though these very facilities should be denied as never before. The petitioners further say that they can't understand how and why the Government which deprecates the tendency of bookishness in their institutions should by its very policy force young men to an Arts education of dubious value in the employment market. The petitioners further say that this will result in large-scale unemployment and Government shall have to face it.

Lastly, the petitioners refer to the various facilities which are being denied to the students like lack of adequate laboratory, library and text-book and hostel facilities, the demoralising effect of an uncertain economic situation resulting in poverty at home for many a student, the overcrowding of class rooms, lack of accommodation facilities in schools and colleges, the financial worries of students who can neither pay their fees nor buy their text-books, the increasing tendency for students to take part-time jobs or tuitions to meet the terrific burden of increased tuition and examination fees and increased cost of text-book and apparatus etc. and request the Government to review the position. The petitioners further say that the secret of education such as all of them would desire lies in an expanding democratic and progressive education.

Finally the petitioners submit that the Government be pressed upon so that the present artificial and unwarranted

distinction amongst promoted matriculates be withdrawn; the minimum for promotion be maintained at 30% and the restriction of college admission be withdrawn. They, therefore, request that the Government be pressed upon so that a sound foundation for a healthy educational system be laid by immediately increasing the number of colleges all over the State and greater budgetary allocations for education so that better hostel and building accommodation, reduced fees etc. come within the realm of practical possibilities.

Mr. Deputy Speaker : The petition which has been presented by Shri V. D. Deshpande is referred to the Committee on petitions.

Before we proceed to the next item of business, I should like to stress upon the need for taking less time by the hon. Members. I would fix the time-limit at half-an-hour. Otherwise, I am afraid many hon. Members will not be able to take part in the discussion.

L. A. Bill No. I of 1953, the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill 1953.

Shri Pratap Reddy (Wanaparthi) : Mr. Speaker, Sir. A very important bill has been brought before this House and we have to consider it seriously on its own merits. Some nice epithets like 'anti-farmer' and 'pro-landlord' have been given to this bill. 'Give a dog a name and hang it'—that seems to be the idea behind the criticisms. If that be so, we have nothing to do with them. In this matter I feel that we have to rise above our political leanings and party affiliations. During the elections, several political parties raised so many slogans regarding land reforms. But now I am of the view that we have to consider this bill in a dispassionate manner with an Agricultural bias.

First of all, we have to see what the National Planning Commisson of India says about this. It has given many directions amongst which the following are relevant to my contentions. The Commission directed that as far as ryotwari landholders are concerned, there should be four limitations :

(i) No retrospective effect should be given to this reform.

(ii) There should be no disturbance of the present holdings.

(iii) There should be no touching of joint family and succession under the coming Estate Duty Act.

(iv) There should be no restrictions on occupants busy with reclamations.

The chief criterion is that the efficient food production should be encouraged to the utmost extent. After the partition of India, the food situation in India deteriorated to a considerable extent, so much so, that most of our finance is swallowed by importation of foodgrains and by rehabilitation. In these circumstances, the only one important criterion with which we have to judge the present bill is whether it helps or retards the increased production of foodgrains. There are no doubt certain defects in this bill of which I am afraid, the increase of food production is not helped as much as it is desired. The opinions of the leading economists of the country and of those who are specialists in agriculture are to be considered foremost. It is unfortunate that the land reform has been taken up first while other professions are not similarly touched. The Planning Commission has noted down such necessity and has given a directive that sooner or later, similar reforms should be made in other sectors of income also. The land reforms will certainly lead the way in that direction.

We have to see whether wholesale drastic reforms have paid good dividends. For this, we have to take note of the effects of the land reforms carried out in Russia and China. In Russia, collectivisation of land was carried out. The people who were hereditarily attached to their lands were not willing to part with them and force was applied in such cases. After several years of the working of this scheme, the Russians claim that they achieved their planning targets. But at what cost? At the cost of the loss of millions of human lives and millions of animal lives and untold loss of investments ! Even now, we don't extactly know what really is happening behind the iron curtain. China has been advertising its achievements to a very great extent, but the figures in the Chinese Goverenement publication of 'The People's China' speak otherwise. The Chinese could not produce even that which they produced before the war. According to the journal

'People's China' dated February 1, 1950 and May 16, 1950, the production in China before and after the war was as follows :

Year	Grain Output in Catties	
1931-36	28,450	crores
1941-46	23,900	,,
1949	21,250	,,
1950	22,250	,,

So, in terms of percentage, the production of 1949 was less by 21 % compared to that of 1931-36.

Shri V. D. Deshpande : Sir, may I request the hon. Member to quote the production figures of 1951-52 ?

Shri Makdoom Mohiuddin (Huzurnager) *:* The hon. Member is quoting the figures of the period prior to liberation of China.

Shri S. Pratap Reddy : I have not got the figures with me. If the hon. Member is having those figures, he can very well quote : but I am not hiding anything wilfully hence we can't take those countries as our guide.

In the present bill, there is a provision for fixing a family holding. It is laid down that a land which fetches a net income of Rs. 800/- (without deducting the wages of the family of five) will be a family holding. This is not a paying thing since every member of the family of five will be getting only about seven annas per day while they get more by doing manual labour elsewhere. This term 'family holding' is not a new coinage. It is found in other countries either as a family farm or economic holding. In America, according to the Hamstead Act, 160 acres is a 'family size farm'. Economic holdings in England are from 75 to 100 acres. In India, various specialists and organisations recommended in various ways. Yesterday, some hon. Member quoted Harold Mann as saying that 20 acres should be an economic holding for the Deccan. But he failed to quote another

equally weighty authority. Mr. Keating said that 40 to 50 acres should be an economic holding in the Deccan. The same hon. Member quoted Mr. Kesava Iyengar as stating that five acres of wet land or 15 acres of dry land would be an economic holding, but failed to quote the proviso that, such a holding will be for ' a bare subsistence living'. The Hyderabad State Congress had opined that 25 acres would be a sufficient economic holding while the Agrarian Reforms Committee of Shri Madhav Rao laid that 10 acres of wet land and 50 acres of dry land or 50 acres of black cotton soil land would be an economic holding.

With the above background, we have to see whether fixing of family holding of Rs. 800 as net income (without calculating the wages of the Members of the family) would be an equitable proposition. It is not Experts all over India and of Asia have even stated that small holdings are a liability than an asset and that they are a national loss. The Committee of Asian Regional Conference of I. L. O., after carefully considering the whole question in October, 1947, came to the conclusion that--

(i) In Asia, small farms give insufficient income and hence there is poverty in Asia.

(ii) that Agricultural over population should be turned over to industries and that mechanisation is not at all possible in small farms.

They were also of the opinion that holders of small farms seek work outside and do not give full attention to their holdings. Lack of capacity in business, skill and captial are serious handicaps to the holders of small farms. In Netherland transfer of land is not recognised by the Government if the purchaser is unable to manage the farm or does not possess technical skill and financial qualifications! But in India no such thing is found. In Switzerland and Sweden, only self-reliant, solvent and qualified farmers are helped by the Government State Banks by way of loans.

When we talk of small landholders, we have to necessarily talk about big landholders or landholders, as they are called. The class of big land lords has disappeard or is fastly disappearing. The shades of our present bill have already spread far and wide. Big landlords have come within the

ceiling limit by selling surplus lands or by compromising with their tenants or by partitions or gifts, which are all legitimate. According to the economic survey of India, we find that practically the number of big landholders is very negligible, as the following table will bear proof:-

Province	Limit of Land	No. of Holding
U. P.	over 25 acres	0.9
Bombay	.. 100 ,,	0.59
Orissa	,, 100 ,,	0.1
M. P.	.. 100 ,,	0.94
Bihar	,, 50 ,,	1.0
Assam	,, 10 ,,	11.4
Madras	,, Rs. 100 land revenue	0.8
Mysore	,, 100 acres	0.3
Travancore-Cochin	.. 50 ..	0.2

Regarding Hyderabad, the figures are as follows :

Total area under cultivation	2,250,000	acres
Area under Tenants (33 %)	750,000	,,
Protected tenants	675,000	,,
Landlords that lease land	450,000	,,
Land-owners	1,800,000	,,

Thus, any agrarian legislation will affect for good or bad one-third of the area, one-fourth of the total pattedars and one-fourth of the total cultivators.

There has been much criticism about the ceiling. It was said that at the most Rs. 2,000 - worth of land may be fixed as a ceiling. We, as legislators, are drawing approximately Rs. 3,600/- per year by way of monthly salaries and daily allowances. We cannot in the same breath ask others not to take Rs. 3,600/- but to take Rs. 2,000/- only. We must be honest

to ourselves first. The ceiling fixed for Hyderabad is one of the lowest fixed so far. In Egypt, the upper limit of a holding is 200 acres. Payment to dispossessed owners of excess land is paid in 30 yearly instalments of Government Treasury Bonds on the basis of the prevailing land prices. This has been stated in the Economic Digest, London, September, 1952. On the other hand, in Hyderabad, the bill under consideration pays very little and the Opposition wants to pay a nominal compensation !

In East Germany under the Soviet rule, the upper limit of landholding is 100 hecatares or 250 acres, whereas a family unit is fixed at $12\frac{1}{2}$ acres. Thus the ratio between a family holding and the ceiling is 1 to 20 whereas in our bill it is only 1 to $4\frac{1}{2}$, over which there is so much opposition. In Italy 741 acres is the upper limit. Efficient lands are exempted from ceiling there and 40% production above the average is considered to be an efficient managment. In Poland the ceiling is 180 hecatares or 475 acres. In South America, farm units from 300 to 700 acres have been recommended for efficient and mechanical operations.

In this connection, I wish to quote the opinion of a top-ranking Communist, Mr. Nambudripad. In his book "The Agrarian Question in India" he says that he is against fixing an upper limit for holdings of lands and that big farms alone will help greater production by applying scientific methods. He is strongly in favour of the elimination of the absentee landlords.

Now I quote the opinion of the hon. the Leader of the Opposition Shri V. D. Deshpande. In an interview he gave to the correspondent of 'Andhra Patrika' he gave out certain views which were published in that Paper on 1-8-1952. He said: "We (that means the underground Communists of the 'Rath-ki-Sircar') divided land per family at the rate of 20 acres of wet land or 100 acres of black cotton soil or 200 acres of chalka land. It was before 1947". Shortly after, they changed their opinion. He further stated as follows: "Six months before the Police Action we distributed land at the rate of 5 acres of wet land or 50 aeres of black cotton soil or 100 acres of chalka land. In this way we disposed of 10 lakhs of acres". This was the achievement of the 'Rath-ki-Sircar'!

In U. P. the Governement after a careful enquiry found that redistribution of land was impossible and impracticable for the following reasons:

1. Land available was negligible.
2. Redistribution will be opposed by substantial tenants.
3. It will reduce grain in the market. Therefore, that proposition was rejected.

Let us see if there is any visible gain in the agricultural profession in the existing conditions. Agricultural experts have opined that there is no gain in agriculture in India. Shri Narayanswamy in his work 'Economics of Indian Agriculture' has shown that agricultural statistics maintained show that out of every five years, one year is a good year, one a bad year, and the rest of three years are neither good nor bad. The good and bad years cancel out each other. The net result is that the Indian farmer has a bare subsistence living. It has been rightly said that Indian agriculture is a gamble in rains. The average yield in India is one of the lowest as compared with other countries. I will only show three instances of the production of rice per acre in some countries.

In Italy	..	1743 lbs.
,, Egypt	..	3713 ,,
,, Japan	..	2988 ,,
,, India	..	828 ,,

The production of wheat per acre is as follows:

Canada	..	972 lbs.
U. S. A.	..	846 ,,
Europe	..	1146 ,,
Australia	..	714 ,,
India	..	636 ,,

Sugar production of India is 1/8 of that of Cuba, 1/6th of Java and 1/7th of Hawai. The average income of an Indian

agriculturist is Rs. 42 or below £ 3 whereas in England it is £ 95. This information I have taken from the Indian Banking Enquiry Committee's Report. In view of these facts and figures the ceiling of Rs. 300/- net income per month for the biggest farmer in the State is low, unjust and inequitable.

The effect of the legislation is to be guaged in this perspective. One hon. Member yesterday said that this bill will be a permanent statute. I doubt that very much. The substantial farmers too are doubting for good reasons. They have seen that the Madhavrao Committee made certain drastic changes. Within an year and a half those rules were changed and the ceilings were cut down by one-half. Again within an year and half of this change, we are having another cut which may be more than half of the prevailing cut. We are not certain of the future. The ryots who thought that the land they bought and secured was really their own, sunk their money in it in building pacca wells, in bunding and levelling erosive farms, in enriching the soil by good manure, and in many other ways. Now they have lost interest in the lands which means a national loss in the way of less production.

Aurther Young, an agricultural specialist said that "the magic of ownership of property turns sand into gold". Now our reforms may turn gold into sand in the case of lands. Mr. Sismondi said "the true savings bank is the soil" but in future the soil will be an untrustworthy and failing bank. My personal view is that a contented middle class is the back bone of a country's progress. I am not alone in holding this view. The economists of India argue in the same way. The Economic Adviser to the Govt. of Madras in his public lecture perhaps in the month of September, 1952, said that ceiling should not be resorted to and that middle classes should not be disturbed as it would mean a fall in the production of foodgrains. Shri Keshava Iyengar, who has been quoted very often by the hon. Members of the Opposition, has written a series of articles on this land problem and, if I understand him right, his opinion is that substantial landholders of this country should not be disturbed in any way. In general, the opinion of the economists of India is that the land reforms should be viewed in the light of more production; and in their view small holdings do not produce more.

Some of the Members have said that the bill is full of defects. I too am of a similar opinion, but my opinion is from a different angle of vision. In the definition of 'agriculture' grazing is also included by this bill. Since Hyderabad is short of cattle, it is very necessary that grass lands should be set apart for the improvement of cattle. In my opinion, 10% extra on every farmer's holding should be set apart for grazing purposes of the cattle of the farmer. Regarding payment to landholders on lands in excess of the ceiling or on lands which are in the possession of tenants, the bill lays down a low payment which is against the spirit of the Indian Constitution. Since patta lands are neither jagir lands nor inams nor 'makhtas' nor lands which have been acquired freely in any way, full and equitable compensation should be given if we have to observe the spirit of the Indian Constitution. The relation of the price of land with the revenue and rent paid is not equitable. According to the present bill, if it is chalka land 45 times the revenue should be paid for each acre of land and if it is black cotton soil it should be 60 times the land revenue. According to the estimates of the 'Rural Economic Enquiries, Hyderabad State, 1949-51' (page 179) the following statement shows the relation between the average assessment and market values for dry lands in different districts

District	Ratio between assessment and value to be paid per acre on the basis of the prevailing average prices
Adilabad	86
Aurangabad	161
Bidar	222
Bhir	262
Gulbarga	98
Hyderabad	80
Karimnagar	80
Mahboobnagar	151
Medak	34
Nalgonda	46

Nanded	121
Nizamabad	118
Osmanabad	316
Parbhani	133
Raichur	191
Warangal	191

Similar disparity also is observed in the case of wet lands which I do not wish to mention here for lack of time.

The estimates of payment that have been fixed in this bill by the Congress Party is itself low. But the hon. the Leader of the Opposition has proposed that a nominal compensation of twice the land revenue should be paid to the land-owner. In this connection I am reminded of a lively quarrel between two Telugu poets who quarrelled in poetical rhyme as follows. One said that we can give one point to a 'komtee' (the merchant) and drag 10 points from him. His brother poet was furious at his partiality and liberality and abused him and corrected him by saying that we should take ten points from the 'komtee' without giving him even one. Now, here also the Congress Party wants to give one point and take ten from the landholders, whereas the Opposition says that it will not give even one, but will take 10 from the landholders. This method of taking over the land is unconstitutional, unjust and inequitable.

In spite of the numerous defects in this Bill, however, I welcome this Bill and hope that it would be unanimously passed.

*Shri A. Raja Reddy (Sultanabad): Mr. Speaker, Sir, Before I proceed with my speech, I crave the indulgence of the House to allow me to speak in English—at least this time—because I feel that I will be able to express better in that language. With these few words of apology I wish to commence my speech.

First of all, I would take up the question of ceiling. 'Ceiling, surplus lands and redistribution' is a phraseology—or

*Confirmation not received

[illegible] slogan— which has become popular in the wake of [illegible] socialist countries in the recent past. This [illegible] a content and a concept of its own. It is based [illegible]. The principles are [illegible] ether in the agri- [illegible] can be deprived of his property or [illegible] limitation can be put upon the size of the [illegible] individual and whether the land owned by him above [illegible] can be acquired compulsorily. Then only the [illegible] upon the property of a person can be called a ceiling, the object of which is taking over the surplus lands and redistributing the same among the landless and the [illegible] people. That is the concept and the content of the [illegible] ceiling, surplus lands and redistribution., Here [illegible] I want to ask is: Has the Congress accepted the principle [illegible] the agricultural sector, a person's property [illegible] land above that limit must de taken away? My [illegible] is that the Congress has not accepted this principle. [illegible] will suffice if I just quote one paragraph from the [illegible]-Year Plan in support of my argument. On page 90 of the Five-Year Plan, it is stated :

"Whether the principle of limiting holdings should be applied retrospectively and to existing holdings raises many issues. The central question is whether in imposing a limit, the excess land can be acquired for a consideration which falls short of fair compensation, *i. e.*, its market value at the time of acquisition. The Commission has been advised that such a course would not be consistent with the provisions of the Constitution....."

I submit that it is clear from this that the Congress has not accepted the principle of ceiling which I have just mentioned. [illegible] with respect to this bill, when we talk of ceiling, surplus lands and redistribution, we are simply being carried away by the words, while in fact there is no such conception [illegible], there is no such conception of taking over surplus land and there is no conception of redistribution of land in this bill. This is what I first want to make clear.

A question may arise or somebody may ask "What is this family holdings and [illegible] family holdings; is it not a ceiling?"

I say this may be a ceiling, but not in the real sense that I have just mentioned. It is a ceiling for different objects, and for different purposes, based upon different principles.

L.A. Bill No. I of 19.. the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands (Amendment) Bill, 1953.

To understand these 3 family holdings and 4½ family holdings, one has to go to the Land Policy of the Congress Party as mentioned in the Five-Year Plan. In the Five Year Plan it has been stated that the Congress thinks that the land policy must be based upon two points namely the national economy point of view and the social point of view. These are the only two points of view through which the Congress has tried to solve the land problem in this country. The same principles have been incorporated *in toto* in this bill, which is before us.

In order to understand the two concepts of 3-Family holdings and 4½-Family holdings, we have to first take up the national economy point of view. When they say, 'national economy point of view, ' they mean or they stress upon production. So far as further production is concerned or increasing production is concerned, nobody on this side is going to disagree with them. The sole purpose ultimately must be, more production. That must be our ultimate object : there is no doubt about it and nobody on this side is going to disagree with them. But the whole fallacy lies in the very theory and principles upon which this so-called theory is based. That theory is like this : when they say, 'more production', they mean 'more marketable surplus', not necessarily the ' overall aggregate more production.' I call another theory, the peoples' theory which I will put like this : when we say ' more production', we mean ' more production, not necessarily more marketable surplus '. According to the first theory, it means more surplus but less overall aggregate production less feeding of the least number of peasantry. According to the other, it means more overall aggregate production but less marketable surplus, more feeding of the most peasantry. The one is based upon mostly starving peasant economy; the other, upon a prosperous peasant economy. A third point that comes in this is : the one is based upon a dissolvent famine agricultural economy : The other is based upon a solvent prosperous agricultural economy. The one yields seemingly surplus marketable production; the other yields real surplus. The so-called seemingly maketable surplus, according to the first theory, is absorbed or rather goes back in the form of famine relief to the hungry peasantry in those areas ; whereas the other yields a constant and ever-increasing surplus.

Now, the question is like this. when they say more production they really mean not the over all aggregate more production. They mean the more marketable surplus, whether it is achieved on the basis of hungry, dissolvent, starving peasant economy or on the basis of solvent, prosperous peasant economy. The basis does not matter much. What they want in the national interest is more surplus production. This is not the view we hold. Our view is: we do not want more production in the sense that it is an over all aggregate more product on based upon not on the starving peasantry, but upon the feeding of the most number of the peasantry in the rural areas. It may be, to begin with, we get a marketable surplus; but as time goes on, the surplus will constantly increase, based as it is on a prosperous agricultural economy. The other economy which is dissolvent and which is famine stricken, will not allow a constant and an ever increasing marketable surplus. On the other hand, the so-called seemingly surplus marketable production will have to go back to subsidise or to feed a famine-stricken agricultural peasantry. So, now we have to choose between these two theories. There is a fallacy in the so-called production theory of the Congress. They do not care whether land is given to all or whether all peasants are engaged or not or whether all labour is employed or not and whether they are fed or not. That is not at all more production; it is simply surplus which thus want to obtain by starving, by not allowing people to work, by not allowing them a life in the rural economy and in that way they want to get the so-called marketable surplus. That is not more production. According to their theory, if they starve the people they may get more surplus, but according to our theory, if it is implemented, though in the beginning we may get only small surplus yet it goes to feed the most number of peasantry, in the long run. We will get an overall aggregate more production and this surplus will be based upon a solvent agricultural economy. This is constant and increases year by year and there will be no need, here and there or now and then, to subsidise or to feed the famine-stricken agricultural peasantry.

The Congress party chose the first theory, fallacious as it is, wrongly based as it is upon a dissolvent peasantry. The Congress chose such a theory. Why? Because, it just suits the interests of the landlords whom ultimately the Congress represents. I want to say this point very clearly. Not only that' by raising the deceptive slogan of more production,

the Congress wants to keep in tact the feudal [illegible] landlord order in this country. I want to expose [illegible] theory. This theory has no meaning. What do [illegible] by 'surplus production'? The produce may be [illegible] according to them, but at what cost? At the cost of [illegible]ing peasantry. Does that mean increase of [illegible]? The theory they hold is completely wrong. It is [illegible] based upon wrong notions, completely [illegible] the peasantry. I am not going to allow that the [illegible] in implementation in regard to the land reform in this country. What will be the result if the first theory is adopted? The formula that lay behind the Congress theory is [illegible]: They think in terms of sufficient farms regardless of [illegible] and oblivious of the other conditions in the rural area, they simply say, sufficient farm, efficient cultivation, better management, surplus production. This is the terminology they adopt. What is the result? They do not think in terms of abolition of landlordism; they do not think in terms of re-distribution of land to the peasantry; they do not think in terms of more and more peasant-owned economy, less and less exploitation: more and more feeding of the more and more number [illegible] of the peasant-economy. That is not the correct way of the thinking. Yet the Congress thinks on those lines; they say they want sufficient farms, otherwise, they cannot have marketable surplus. Efficient farming there must be; good management there must be: and all this for what purpose? For marketable surplus. That is the be-all and end-all of the land reform policy that is being pursued by the Congress.

According to this theory and according to this formula I have just mentioned, the Five Year Plan has been prepared and all the States in India are asked to legislate the so-called 'Land Management Legislation'. This is the point of view of the Congress. If that point is understood then the so-called ceilings of 3 Family holdings and $4\frac{1}{2}$ Family holdings in our present bill become easy of understanding. What then is this 'Land Management Legislation'. What is its purpose? The purpose is marketable surplus, according to them. For that, they will say: 'in the agricultural sector we are not going to put a ceiling on the holdings and going to take away the rest of the lands; it is not like that. We are mainly or mostly concerned with marketable surplus. Therefore, if we do not lay down certain so called standards of efficient cultivation the land-

ord, do not apply or come upto the standards and then management land will be taken over by the Government'. It is not acquisition or confiscation. The Government will take over management for the present. Why this assumption of management? Is it in the interests of the nation; 'in the interests of food production?' Clauses 51,52.53 etc., deal with the so called land management legislation. There, they say 'we will lay down certain standards of legislation for ... '. They created ceilings of 3 Family holdings and 4½ Family holdings. If anybody does not comply with those standards their land is going to be taken and government assumes its management. That is all. It is neither confiscation nor acquisition. It is mere assumption of management; for better management; in the interests of the nation–that is the logic about it. Reading clauses 51 and 52, it is clear that after assumption of management, they will manage for sometime; and the land will thereafter be returned to the landlord. Not only returning the land: but in clause 53; we find that if during the period of management and by the time of its return to the landlord if any loss accrues to the landlord that will also be compensated. But the compensation is not in the sense of price. It is in the sense as can be gleaned from sec. 53, sub-section (7). It clearly shows that it is compensation for any loss that accrues to the landlord in connection with the assumption of management, during the period of management, and while returning the land. The loss thus accrued has to be paid by Government by way of compensation. Not only that: A District Magistrate will decide the so-called compensation. This is what the land legislation means uptill now. I want to explain the so-called 3-Family holdings and 4½-Family holdings limits. These limits are purely under land management legislation. Their sole purpose is to increase national production and the limit is not for the purpose of taking surplus lands for redistribution. That principle is not accepted by the Congress. Making that much clear, I shall now proceed further.

There are two ceilings here: 3-Family holdings and 4½-Family holdings. I have again to say that both these ceilings are for the purpose of increased marketable surplus grain only. The difference is this much. If the landlord who has got lands above the 3-Family holdings limit, does not cultivate efficiently, then the management of his land will be assumed by the Government. What about the other case? There is

another provision about $4\frac{1}{2}$-Family holdings. Even if the landlord cultivates efficiently, even then the land will be taken over. So, for both the ceilings, the purpose and principle is the same. The ceiling is for the purpose of increased production and nothing else. One should not be deceived in any way with the popular phraseology or the slogan. There is nothing of that kind in the theory and that I want to make clear. So many hon. Members are speaking very vaguely to the effect that we have brought them (landlords) down from heaven to the earth. I could not understand them. On which section of the bill are they basing their arguments? Is there any section which provides for acquisition. I may tell the House even that principle is not accepted by the Congress High Command or by the authors of this bill. There is no doubt about it.

Next, what is the policy of the Congress with respect to redistribution of land. Does it think that there is a landlord feudal class feeding upon the peasantry, a parasitical class, which must be removed? No. Does the Congress think that in the interests of national production, the abolition of landlordism and the redistribution of the land is necessary? Certainly, not. The Congress looks at the redistribution problem, not from the point of view of more production, not from the point of view of eliminating parasitical landlord class, but from the so-called socialistic point of view. What is this Socialistic point of view? It says there is maladjustment and there needs to be readjustment so that we may minimise the disparity between the holdings. This is a vague indiscriminate and meaningless plan of the Congress. This, I want to show to the House very clearly. So, the result is their policy about the redistribution of lands is only one of readjustment. I could not understand on what basis and on what principle and with what object this so-called readjustment is going to take place. That is my question.

How does this readjustment go on? There are three methods of redistribution. The one is confiscation and distribution; the second is compulsory acquisition and compensation; and the third is the method of enabling the tenant to purchase the land. It is the third method that the Congress has followed. That is the solution that has been very ingeniously found out by the authors of this bill to enable the poor peasant or tenant to purchase the land. Really,

[illegible] new idea of purchasing land. But anybody can [illegible]. It is [illegible] a [illegible] age itself. Anybody can purchase, [illegible] the [illegible]acity to purchase. What is the new [illegible] they are now giving? It is a pre-emption right [illegible] how that pre-emption right is conditioned [illegible] so many 'ifs and buts', I shall explain [illegible] up third method, in order to remove the d[illegible]een the holdings in the Samaj, the Congress has [illegible] novel method of enabling the tenant to purchase land [illegible] wants to remove the disparity and deal with the [illegible] of land. That is the policy. Then, what is the difference between this bill and the old Act about the [illegible] of redistribution. Those who have read Shri [illegible] Report on the Agrarian Reforms and who are [illegible] with the old Act, will clearly know it. In the old [illegible] was already provided for the purchase of land by the [illegible]. In this bill is there any change regarding that principle? I submit that there is no difference in principle at all—no change is made in the policy regarding redistribution or [illegible] of land system. The Congress has adopted the [illegible] the same method enabling the tenant to purchase land: I have to concede at the same time that this principle is allowed and extended operation in another sphere and that is in the Governmental sector. Previously, under [illegible] relating to the land management legislation, as soon as the Government takes over the management, it can [illegible] itself appoint a manager or give to a panchayat or to a co-operative society or may lease it to some peasants. In that sector also, now as per the new bill, tenants will be enabled to purchase. That is to say, only the extension of this pre-emptionary right is made in the new bill and nothing more. On principle there is no deviation; there is no improvement: that is what I want to clearly submit to the House. [illegible], this extension of the principle in the Government sector with regard to tenants is not on a par with the other tenants in the private sector. They have to buy at an increased cost—at a cost of 10 times of the rent, 20 times of the rent or 80 times of the land revenue. That is because the poor peasant has to pay for the kind and generous provisions which have been made by the Congress in the new bill.

Even this right of purchase is subjected to three family holdings to be left out to the landlord. This is another point

Regarding the price policy in general, I would like to submit that after reading clause 31 (a) as well as the definition, I am convinced that with respect to proprietors of land, we have been given the right to legislate, even without compensation if we so like. We need not, therefore, labour under the impression that it is not allowed.

As for the price fixed for protected tenants to purchase the land, I regret to state that market value has been fixed. I should like to ask : What credit is given to the vested right which the protected tenant has already got ? Has he any right at all ? He has simply to pay the whole price. Is it justice ? Not at all. Instead of dilating any further on this point I would like to read out a few relevant sentences from the Madhav Rao Committee's Report :—

> ' Firstly, we are of the opinion that neither the market value nor the annual gross produce is the proper criterion for the computation of the reasonable price, a protected tenant has to pay. Juridically, it is said ownership is a bundle of rights. *Exhypothsi* even before he attempts to purchase the land cultivated by him, a protected tenant has, by law, some very substantial rights in it. To the extent such rights inherent in him, they detract from the absolute ownership which might have vested in the landlord before. The rights that, thereafter, vest in the landlord are not consequently, rights of the absolute or full owner of the property. If the protected tenant wants to buy out the interests remaining with the landlord, what he has to pay for is not therefore, a complete right of ownership as in an ordinary transaction of sale. A transaction of sale between a protected tenant and the landlord amount to a transaction in respect of only such of the rights out of that bundle of rights constituting full ownership that still reside in the landlord as partial owner. There is absolutely no justification, therefore, for forcing the protected tenant to pay to the landlord the market value, as in an ordinary transaction of sale in favour of a person who has no pre-existing rights in the subject matter of sale."

So, from the above, it will be clear that the Agrarian Reforms Committee has opposed the fixing of price on market value. Even though the members of the Congress party talk tall, they have not even conceded the justifiable right of a

protected tenant. Rather they have gone out of the way to show favouritism to the landlords by fixing the price at market value. Not only that, they have even gone farther as pointed out by one of the hon. Members from this side of the House.

If we can't acquire the lands, according to the constitution, or make the protected tenants the owners of the land, can't we at least make them Shikmidars, as per Rule No. 72 of Revenue Code? If we can make a protected tenant, I don't see any reason why we can't make a protected tenant a Shikmidar. Could they have not done that? I can only conclude that they have no intention whatsoever to do anything for the protected tenants.

Coming to the right of purchase, the right of pre-emption is given to the protected tenant as per Section 38. The protected tenant was previously given the right to purchase up to minimum economic holding. That minimum economic holding is changed into family holding. Not only that. The conditions have been increased further. The landlord has been left with two family holdings. There was no such condition before. I ask the party in power whether this is in favour of the protected tenants or the landlords? If one peruses at 38 (c), he can notice that when a protected tenant gives notice to the landlord his intention of purchasing the land, the latter on receipt of the notice can personally cultivate the land of the protected tenant within two years. If he can't cultivate the land in the stipulated period then only the need in selling the land to the protected tenant arises. What was the case previously in contrast to this? It was like this: After receiving the notice and selling the land, if the land which still remains with the landlord is less than the economic holding, then he was given the choice to cultivate the land personally within two years; if not, he was compelled to sell it to tenant, as per notice. But now, that economic holding is raised to three family holdings. The same economic holding comes to family holdings in Section 38 and the same economic holding comes to the three family holdings in Section 38 (c). When the question of tenant comes it increases and when the question of landlord comes it decreases. What is the principle behind this? Is there any right of purchase still remaining with the protected tenant? You say that after the protected tenant gives notice and after the landlord sells

the land, if the land still remaining comes to less than three family holdings, then the landlord can take the land and cultivate it personally. Taking the land from the protected tenants on notice is not subject to Section 44 which deals with the Eviction of Tenants absolutely. It is not made subject to that nor is it made subject to Section 32 which deals with taking possession. Nobody can take possession. The landlord can't take possession even if he is entitled to, unless he goes through the process of obtaning the orders of the Tahsildar.

Shri Devi Singh Chauhan : May I draw the attention of the hon. Member to clause 25—page 13— of the Bill which will correct his statement ?

Shri A. Raj Reddy : I might inform the hon. Minister that I had studied the bill for more than seven days and I could claim more knowledge on this subject than the hon. Minister. I can throw a challenge on this matter It is clearly laid down in clause No. 38 (*e*) that if the land which is going to be sold to the tenant comes to less than three family holdings, he can cultivate it personally within two years' time and then if he can't cultivate it, the land will go to the tenant. It passes one's comprehension whether any right is left with the tenant at all.

Keeping aside all these 'buts' and 'ifs', the Members on the treasury benches go on saying that they have given benevolent provisions in clause 38. They go on saying that the tenants will have choice either to pay in lumpsum or to pay in ten instalments in eight years' time and so on. Why all this talk when the very basic right is taken away from the hands of the tenant? I can only say that what they talk about is illusory and disruptive because the right of the tenant has been taken away already. I would, therefore, request the hon. Members to read clauses 38 and 38 (*e*) together.

Mr. Deputy Speaker : The hon. Member may now conclude his speech.

Shri A. Raj Reddy : I require some more time, Sir.

Mr. Deputy Speaker : The hon. Member has already taken ten minutes more than the allotted time

Shri. A. Raj Reddy: If you want me to stop, I shall do so.

Mr. Deputy Speaker: We now adjourn for recess till 5.55 p. m.

The House then adjourned for recess till Fifty five mintues Past Five of the Clock.

The House re-assemled after recess at Fifty five minutes Past five of the Clock.

[MR. DEPUTY SPEAKER IN THE CHAIR]

*شری ایم - نرسنگ راؤ (کلوا کرتی - عام) - جناب اسپیکر صاحب - لینڈ ریفارمس بل پر غور کرتے ہوئے جو باتیں ہمارے دوستوں کی جانب سے کہی گئی ہیں میں انکا جواب دینا نہیں چاہتا البتہ صرف اسقدر عرض کرونگا کہ بھارت سرکار اور کانگریس پارٹی کی کوئی لینڈ پالیسی ہے یا نہیں ؟ یہ ہوسکتا ہے کہ انکی لینڈ پالیسی ہمارے دوستوں کی پالیسی سے کچھ مختلف ہو اور وہ اوس سے اتفاق نہ کرتے ہوں لیکن جہاں تک کانگریس کا تعلق ہے یا بھارت سرکار کا تعلق ہے کچھ قطعی پالیسی ہے - اگر یرین ریفارمس (Agrarian Reforms) کی ایک پالیسی ہے - میں زیادہ لفاظی میں پڑے بغیر وقت کا لحاظ کرتے ہوئے مختصر الفاظ میں تمام وچار آپکے سامنے رکھونگا - آج سے چند سال پہلے شاید سنہ ۱۹۴۸ع میں آل انڈیا کانگریس نے کانگریسی ارکان پر مشتمل ایک اگریرین ریفارمس کمیٹی (Agrarian Reforms Committee) بنائی تھی جس میں مسٹر کمار اپا - مسٹر رنگا - ڈنٹوالا - ایس داس گپتا - رنگھاوولو - رام سوامی - امیر رضا - پھولن پرشاد ورما - اور مترا شریک تھے - اس کمیٹی نے ایک رپورٹ پیش کی - بہت اکسٹنسیو (Extensive) طریقے پر انکوائیری کیگئی - بیانات لئے گئے - اس نے اپنی رپورٹ میں یہ صاف طور پر کہا کہ ہماری پالیسی کیا ہے اور کیا ہونی چاہئے - اور کس طریقہ سے آئندہ اگریرین ریفارمس ہونے چاہئیں - اس رپورٹ کے صفحہ (۸) کا ایک چھوٹا سا اقتباس پڑھکر سناؤنگا -

The existing pattern of agrarian economy is so complex and the problems which it has to face are so varigated that no single uniform method of land utilisation can meet the requirements of the situation. The Committee, however, kept before itself some of the main principles which should govern the agrarian policy of the country.

وہ پرنسپلس (Principles) یہ ہیں -

(i) the agrarian economy should provide an opportunity for the development of the farmer's personality.

*Confirmation not received.

(ii) There should be no scope for exploitation of one class by another.

(iii) There should be maximum efficiency of production.

(*iv*) The scheme of reforms should be within the realm of practicability.

یہ چار اصول اس کمیٹی نے رکھے ہیں - ان اصولوں کے تحت سفارشات کیگئی ہیں - اب میں پلاننگ کمیشن (Planning Commission) کی ایک رپورٹ کا اقتباس پڑھکر سناتا ہوں- پلاننگ کمیشن کی رپورٹ کانگریس کی رپورٹ نہیں ہے .. بلکہ بھارت سرکار نے ایک پلاننگ کمیشن قائم کیا تھا جسکو کانگریس پارٹی نے اڈاپٹ (Adopt) کیا - وہ جو نیشنل پلان ہے کانگریس پلان نہیں ہے - یہ پلان چونکہ ہماری زندگی اور معیشت سے تعلق رکھتا ہے اور لینڈ پرابلم پر یہ رپورٹ حاوی ہے اسکے صفحہ (۹۴) کے اقتباس کو پڑھکر سناؤنگا - جس میں یہ کہا گیا ہے :-

'It is necessary on the one hand to achieve agricultural targets in the Five Year Plan and on the other the land policy should be such as will reduce disparties in wealth and income and eliminate exploitation, provide security for tenant and worker and finally promise equality of status and opportunity to the different sections of rural population.'

یہ پلاننگ کمیشن کی رپورٹ میں کہا گیا ہے - کانگریس کی اگریرین ریفارمس کمیٹی نے جو اصول مدون کیا ہے اور پلاننگ کمیشن نے جو اصول تجویز کیا ہے ان دونوں کو سامنے رکھتے ہوئے اگریرین ریفارمس نافذ کئے جارہے ہیں - حیدرآباد کے لینڈ ریفارمس سے متعلق جو بل پیش ہوا ہے اون اصولوں سے الگ نہیں ہے - کانگریس نے کن چیزوں کو تجویز کیا ہے میں آپکے سامنے پیش کرونگا - اگریکلچرل سکٹر (Agricultural sector) میں پانچ چیزیں اہم ہیں - ہندوستان مختلف طبقات میں بٹا ہوا ہے ایک تو بڑے بڑے دار ہیں دوسرے چھوٹے اور متوسط پٹہ دار ہیں تیسرے قولدار اور چوتھے مزدور - اسطرح کئی سکشنس (Sections) کا انٹرسٹ (Interest) اسمیں ہے - جب ہم کوئی ریفارمس کرتے ہیں تو ان چیزوں کو سامنے رکھکر کرنا ہوگا - لینڈ ریفارمس بل میں تمام کے انٹرسٹس کو سامنے رکھکر جو چیز پراکٹیکل سمجھی گئی تجویز کیگئی ہے - اور ان تمام امور پر غور کرکے هاؤز کے سامنے لائی گئی ہے - لینڈ اونر (Land owner) کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے - ایک تو وہ جو ذاتی کاشت کرتا ہے - دوسرے وہ جو زمینات کو قول پر دیتا ہے - جہاں تک بڑے پٹہ داروں کا تعلق ہے وہ اپنی زمینات کو قول پر دیتے ہیں ان قولداروں کے تعلق سے بھی کچھ پراویژن

کہا گیا ہے ۔ ذاتی کاشت کرنے والوں کے تعلق سے بھی کچھ پراویژن رکھا گیا ہے ۔ اوسط ور چھوٹے درجے کے پٹہ دار کے تعلق سے مختلف ویوز (Views) اختیار کئے گئے ہیں ۔ میں فائیو ایر پلان (Five Year Plan) کا صرف ایک پیراگراف سنانا چاہتا ہوں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ۔

'The general aim of policy should be to encourage and assist small and middle class owners.'

پلاننگ کمیشن کی رپورٹ میں یہ سوچنا (सुचना) دیگئی ہے کہ چھوٹے اور مڈل کلاس اونرس کو انکریج (Encourage) کرنے کی سہولت دیجائے ۔ یہ بھارت سرکار کی پالیسی ہے اور کانگریس کی پالیسی اس سے مختلف نہیں ہے ۔ وقت کے لحاظ سے میں زیادہ اقتباسات پڑھکر سنانا ضروری نہیں سمجھتا۔ چھوٹے اورمڈل کلاس اونرس کے لئے یہ رعایت رکھی گئی ہے کہ وہ لوگ دیہات میں رہیں تو دیہات کی ترقی میں حصہ لیں اگر وہ لوگ اپنی زمینات قول دار دینا چاہتے ہیں تو انکو موقع دیا گیا ہے اور اگر وہ چاہتے ہیں کہ ذاتی کاشت کے لئے زمینات حاصل کریں تو انکو اس کا بھی موقع دیا گیا ہے ۔ چھوٹے درجہ کا یعنی اسمال اونر (Small owner) کس کو کہتے ہیں ؟ پلاننگ کمیشن کی رپورٹ میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ جو ایک فیملی ہولڈنگ رکھتے ہوں انکو اسمال اونر (Small owner) کہینگے اور دو فیملی ہولڈنگس رکھتے ہوں تو انکو مڈل کلاس اونر کہینگے اور تین یا تین سے زیادہ فیملی ہولڈنگس رکھتے ہوں تو انہیں سبسٹیانشیل اونر (Substantial owner) کہینگے ۔ ایک فیملی ہولڈنگ یا دو فیملی ہولڈنگس تک زمینات رکھنے والوں کو اسکا موقع دیا گیا ہے کہ وہ پٹہ داروں سے ذاتی کاشت کے لئے زمینات حاصل کرسکیں ۔ یہ اختیار لازمی تھا جو دیا گیا ہے کیونکہ سلف کلٹیویشن (Self cultivation) کے لئے انکو موقع ملنا چاہئے ۔ پرسنل کلٹیویشن کے لئے کتنا دینا چاہئے اس میں یہ رکھا گیا ہے کہ ایک یا دو فیملی ہولڈنگس تک دیسکتے ہیں ۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ قول داروں کو بیدخل کرنے والا اور زمینداروں کی مدد کرنے والا قانون ہے ۔ میں اسکا جواب دینا نہیں چاہتا لیکن یہ عمل ڈیفینٹ ہے کہ انکے تعلق سے مختلف نظریہ اختیار کرنا چاہئے ۔ ممکن ہے آپ اس سے اختلاف کریں ۔ پرسنل کلٹیویشن (Personal cultivation) کا . . .

شری وی ۔ ڈی ۔ دیشپانڈے ۔ پرسنل کلٹیویشن کو آپ ایکسپلین (Explain) کریں تو اچھا ہے ۔

شری ایم ۔ نرسنگ راؤ ۔ میں ابھی عرض کرونگا ۔ ذرا میں کانگریس کی رپورٹ کا کچھ حصہ پڑھکر سنانا چاہتا ہوں ۔ فیملی ہولڈنگ سے کیا مطلب ہے یہ اہم سوال ہے ۔ اکنامک ہولڈنگ (Economic holding) دستور کے شیڈیول میں

استعمال کیا گیا ہے - ہم اسکو قانون میں استعمال کرنے کے عادی ہیں - اکنامک ہولڈنگ کی ڈیفینیشن (Definition) کرنا اور اس فیملی ہولڈنگ سے کیا مطلب ہے کہنا مشکل ہے - کانگریس نے اپنی اگریرین ریفارمس کمیٹی میں بیسک ہولڈنگ (Basic holding) کی تجویز کی ہے ، بیسک ہولڈنگ - فیملی ہولڈنگ یا اکنامک ہولڈنگ ان تینوں ہولڈنگس کا اس میں تذکرہ کیا گیا ہے -

یہ ڈیفینیشن ہوا ہے :-

"It must provide a reasonable standard of living, it must provide full employment to a family of normal size and at least a pair of good bullocks. It must have a bearing on other relevant factors peculiar to the agrarian economy of the villager."

یہ جو بل لایا جا رہا ہے اوس کے ذریعہ اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ پانچ ارکان والے خاندان کو اچھا کام ملے - اون کی زندگی اچھی طرح بسر ہو - چنانچہ حیدرآباد کی گورنمنٹ اور کانگریس پارٹی نے آج کے حالات کو دیکھتے ہوئے آٹھ سو روپیہ آمدنی پیدا کرنے والے رقبہ کا تصور آپ کے سامنے رکھا - یعنی پانچ ارکان کی فیملی ہو تو ماہانہ (۴-۵-۱۳) فی رکن کے حساب سے آمدنی ہو - یعنی سال میں تین سو پینسٹھ دن کے حساب سے روزآنہ فی رکن سات آنے پانچ پائی کی آمدنی کا تصور فیملی ہولڈنگ میں رکھا گیا ہے - اور آٹھ سو روپیہ آمدنی رکھنے والے کو پرسنل کلٹیویشن کے لئے زمینات ریسیوم (Resume) کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے - اور دو فیملی ہولڈنگ تک بھی یعنی روزآنہ چودہ آنہ دس پائی فی رکن آمدنی ہوئے اتنی زمین حاصل کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے - لیکن اس کنڈیشن (Condition) کے ساتھ کہ ہر ایک ٹیننٹ کے پاس ایک ایک بیسک ہولڈنگ رہے - یعنی مالک زمین کو فیملی ہولڈنگ حاصل کرنے کا اختیار ہے بشرطیکہ ایک ایک ٹیننٹ کے پاس ایک ایک بیسک ہولڈنگ رہے - سابقہ قانون میں یہ چیز موجود نہ تھی - اس قانون میں ذاتی کلٹیویشن کے لئے تین فیملی ہولڈنگس تک زمین رکھنے کا جو موقع دیا گیا ہے وہ اس شرط کے ساتھ دیا گیا ہے کہ ایک ٹیننٹ یا ایک سے زائد ٹیننٹس تین فیملی ہولڈنگ حاصل کرنا چاہیں تو ہر ایک ٹیننٹ کے پاس ایک ایک فیملی ہولڈنگ رہنا چاہئے - یہ کڑی شرط عائد کی گئی ہے - اس شرط کی تکمیل کی جانا بہت مشکل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ننانوے فی صدی حالتوں میں اس شرط کی تکمیل نہیں ہوسکے گی - یہ چیز ہم نے رکھی ہے - اب اسکے متعلق کہنا کہ یہ قولداروں کو بیدخل کرنے کا قانون ہے - زمینداروں کو سہولتیں پہنچانے کا قانون ہے - ایسی بات نہیں ہے -

ایک اور چیز یہ کہ اونرس (Owners) یا مل اونرس (Mill owners) کے تعلق سے ایک الگ تصور اختیار کیا جانا ضروری ہے - ہمارا ایک سلوگن تھا

ٹوولیجس ،، (Go to villages) گاندھی جی نے اپنی زندگی میں یہاں تک
تعلیم یافتہ لوگوں کو چاہئے کہ وہ ولیجس (Villages) میں جائیں ۔
یہ چیز آپ کو بھی ماننی پڑیگی کہ آج تعلیم یافتہ لوگوں کے دیہاتوں میں جانے کی
ورت ہے ۔ ہر تعلیم یافتہ شخص شہروں میں نوکری حاصل نہیں کرسکتے ۔ گاؤں میں
کوسٹل (Settle) ہونا پڑیگا ۔ اس لئے جب ایسے لوگ گاؤں میں
ٹینگے اور زندگی بسر کرنے لگینگے تو اون کے معیار زندگی کا بھی ہمیں خیال رکھنا
یگا ۔ ہم ڈیفینیٹلی (Definitely) یہ چاہتے ہیں کہ ایسے سفید
رش لوگ دیہات میں جائیں اگریکلچرل لیڈرشپ (Agricultural Leadership)
ختیار کریں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ گاؤں میں ایک ایسا طبقہ موجود رہے جو بھی مسائل
کے نشیب و فراز ، اونکے پر اس اینڈ کانس (Pros & Cons) ساتھ و ماضیہ
ر غور کرے اور اس سے دوسرے لوگوں کو بھی واقف کرائے اور اگریکلچرل میں
میں رہنمائی کرسکے ۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے دوست یہ چیز پسند نہیں
کرتے ۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ یہ سفید پوش دیہات میں کیوں آئیں انہیں اربن ایریاز
(Urban Areas) میں ہی جانے دو ۔ کانگریس کی پالیسی یہ ہے کہ وہ
زمینداروں کو کرش (Crush) کرنا نہیں چاہتی ۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں چاہتی
ہے کہ لینڈلس (Landless) لوگوں کو زمین دیکر لینڈ (Land)
رکھنے والوں کو لینڈلس (Landless) کیا جائے ۔ ایسا کرنا دانشمندی
کی بات نہیں ہوگی ۔ اگر کوئی ایسا ویو (View) اختیار کرتا ہے تو میں سمجھتا
ہوں کہ وہ غلطی کر رہا ہے ۔ اور اس سے زیادہ سخت لفظ میں اوس کے بارے میں کہنا
نہیں چاہتا ۔ اس کے بعد اب ایک اور چیز ہے ۔ وہ ہے سبسٹینشیل اونرس (Substantial
owners) سبسٹینشیل اونرس کے متعلق ہم نے جو ویو اختیار کیا ہے
وہ یہ ہے کہ ویلتھ اینڈ انکم (Wealth & Income) میں جو ڈسپیریٹی
(Disparity) ہے اوسکو ختم کرنے کی کوشش کی جائے ۔ ہم نے اس
سلسلہ میں یہ مناسب سمجھا کہ گاؤں میں جو لوگ ماہانہ تین سو روپئے کا معیار زندگی
رکھتے ہوں اور جو زراعت کے کاموں میں مصروف ہوں ان لوگوں کو ایسے رقبے دئے
جائیں ۔ اون کا مینیجمنٹ (Management) اچھا ہے اور وہ ایفیشنٹ
کلٹیویشن (Efficient cultivation) کرتے ہیں تو اون کو یہ موقع دیا
جا رہا ہے کہ وہ اپنی زمین رکھ سکینگے .. جسکی وجہ سے اون کو سالانہ (۳۶۰۰) روپیہ
کی انکم (Income) حاصل ہوگی .. اگر یہ معلوم ہو کہ فارم (Farm)
کو توڑنے کی وجہ سے زمین کی پیداوار گھٹ جائیگی تو وہاں استثنائی صورت رکھی
جائیگی ۔ سیلنگ کے متعلق یہ کہا گیا ہے

There should be absolute limit to the land which any individual may hold ”

وهاں کوئی استثناء نہیں رکھا گیا ھے - استثناء وهاں رکھا گیا ھے جهاں یه معلوم هوکه وہ شخص زمین کی اچھی طرح کاشت کر رہا ھے اور پیداوار بڑھا رہا ھے - اوس کو استثناء دیا جائیگا - یه خیال که هر جگه ایبسولیوٹ سیلنگ (**Absolute ceiling**) زبر دستی لگائی جائیگی یه همارے دوستوں کی غلط فہمی ھے -

شری اے - راج ریڈی - غلط فہمی تو اودھر هی هو رهی ھے -

شری ایم - نرسنگ راؤ - خیر - تو ذکر یه تها که یه چیز هم واضح طور پر رکھ رھے ھیں - میں ایک حدتک اپنے دوستوں کے خیال سے اتفاق کرتا هوں که لینڈلس (**Landless**) لوگوں کو لینڈ (**Land**) دی جائے یعنی پھر لینڈ کا ری ڈسٹریبیوشن (**Redistribution**) کیا جائے میں نہیں سمجھتا که یه مقصد هماری اگریرین پالیسی کا هو سکتا ھے یا هونا چاهیئے - اس وجه سے که آپ کے هی سنسس (**Census**) کے لحاظ سے جیسا که ہمارے دوست آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کوٹ (**Quote**) کیا تھا ۱۹۵۱ع کے اعداد و شمار کے پیش نظر اگریکلچرل کلاس (۶۸) پرسنٹ ھے - اور کلٹیویٹنگ لیبررس (**Cultivating Labourers**) (۳۱,۹۹,۰۰۰) هیں - دوسرے الفاظ میں (۳۲) لاکھ هیں - کلٹیویٹرس آف لینڈ هوللی آر مینلی اونڈ (**Cultivators of land wholly or mainly owned**) (۷۶) لاکھ هیں - کلٹیویٹرس آف لینڈ هوللی آر مینلی ان اونڈ (**Cultivators of land whol by or mainly unowned**) (۱۳,۷۷,۰۰۰) هیں - لیبررس (۳۲) لاکھ هیں - اگر اتنی تعداد هو تو پھر آپ کیسے اون سب میں زمینات تقسیم کریں گے؟ زمین تو محدود اور آبادی غیر محدود - هر سال آبادی میں (۱۰) پرسنٹ اضافه هو رها ھے - هم آبادی کے اس بڑھتے هوئے مسئله سے انکار نہیں کرسکتے - ممکن ھے اس کو فیملی پلاننگ کے ذریعه حل کیا جاسکے یا انڈسٹریز کو ڈیولپ کرنے اور کاٹیج انڈسٹریز کو ترقی دینے سے یه مسئله حل هوسکے لیکن زمین کی تقسیم کے مسئله میں بڑھتی هوئی آبادی سے جو مشکلات پیدا هورهی هیں وہ دور نہیں کی جاسکتیں -

Shri V. D. Deshpande :— Does the five Year-Plan include Family Planning also ?

شری ایم - نرسنگ راؤ - کسی وقت اس مسئله پر بھی انا پورنا میں بیٹھ کر ڈسکشن کرسکتے - تو هماری اس پلاننگ کا مقصد یه ھے که جو ڈسپیریٹی اس وقت ھے اوسکو دور کیا جائے - لینڈلس کو لینڈ ڈسٹریبیوٹ کرنے کے مقابله میں زیاده بهتر یه مقصد ھے که ڈسپیریٹی (**Disparity**) کو ختم کردیا جائے - ایک هی گاؤں میں ایک شخص کے پاس دو ایکر زمین ھے اور دوسرے کے پاس دو هزار ایکر زمین ھے تو یه جو ڈسپیریٹی ھے اسکو ختم کردیا جائے یه همارا منشاء هوسکتا ھے - همارا مقصد یه ھے که

پلاننگ کمیشن کی رپورٹ میں اگریکلچرل ٹارگٹس (Agricultural Targets)
جو قائم کئے گئے ہیں اون کو برقرار رکھتے ہوئے دستیابی کو بڑھانے کی کوشش کی جائے
میں سمجھتا ہوں کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سیلنگ (Ceiling) کے
متعلق دفعہ رکھی گئی ہے ۔ سیلنگ کا دفعہ رکھنے سے دستیابی کو فروغ دینے میں
مدد ملے گی ۔ میں نے یہ عرض کیا ہے کہ جو چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں ان کو زمین
دیجا رہی ہے ۔ اور لینڈ اونرس کے متعلق سے ہمارے کیا وجوہات ہیں یہ میں نے
عرض کیا ہے ۔ یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ ساڑھے چار گنا سیلنگ کیوں رکھی گئی ہے
ہمارے آنریبل دوست نے فیگرس کوٹ (Quote) کئے ہیں میں اون کو
دھرانا نہیں چاہتا ۔ میں رومانیہ کے فیگرس کوٹ کرونگا وہاں سکنڈ ورلڈ وار (Second
world war) کے بعد جو سیلنگ قائم کی گئی وہ (۵۰) ہیکٹرس یا ڈیڑھ سو ایکڑ
ہے ۔ ایسٹرن جرمنی میں جو سوویٹ زون (Soviet Zone) ہے سوویٹ سکٹ
میں ہے (۲۶۰) ایکڑ ہے ۔ اس طرح میں مختلف ممالک کے فیگرس کوٹ کرسکتا ہوں ۔
اگر ایسٹرن جرمنی کی سیلنگ کا مقابلہ ہمارے یہاں کی سیلنگ سے کیا جائے تو معلوم
ہوگا کہ ہمارے پاس زیادہ سیلنگ نہیں ہے ۔

اب اسکے بعد میں رینٹ اینڈ پرائیسس (Rent & Prices) کی طرف آونگا
ہم نے اس سلسلہ میں ایک آئین بنالیا ہے ۔ اس آئین کے ذریعہ ہم نے کچھ فنڈامنٹل
رائٹس (Fundamental Rights) قرار دئے ہیں ۔ پراپرٹی (Property)
کرا کرا ئر (Acquire) کرنے ، اوسکو سیل کرنے اور ڈسپوز (Dispose)
کرنے کے سلسلہ میں ۔ دوسری طرف ہم نے ایک اسٹیٹ پالیسی (State Policy)
بھی بنائی ہے جسکے ذریعہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وسائل و ذرائع دولت کسی ایک
شخص کے پاس ہی اکیومولیٹ (Accumulate) نہ ہو جائیں بلکہ ان کی
تمام لوگوں میں منصفانہ تقسیم ہو ۔ کانسٹی ٹیوشن کے تحت ہم نے یہ اسٹیٹ پالیسی
بنا رکھی ہے ۔ یہ دو ہمارے مقاصد ہیں ۔ ایک تو فنڈامنٹل رائٹس اور دوسرے اسٹیٹ
پالیسی ۔ ان دونوں کو یکجا کرنا ۔ ان میں ہم آہنگی پیدا کرنا یہ ہمارا کام ہے ۔
اگرچیکہ ہم نے یہ فنڈامنٹل رائٹس پراپرٹی کو خریدنے اور بیچنے کے متعلق دئے ہیں ۔
جس طرح ہر چیز (Purchase) کرنے والے کو فنڈامنٹل
رائٹس حاصل ہیں اوسی طرح بیچنے والے کو بھی یہ رائٹس (Rights) حاصل ہیں ۔
اگر بیچنے والا یہ کہے کہ میں اس کو ڈسپوز (Dispose)
نہیں کروں گا تو کوئی اوس کو مجبور نہیں کرسکتا ۔ لیکن اس قانون کے تحت یہ بھی
انتظام کیا جا رہا ہے کہ اگر کوئی ٹیننٹ یہ کہے کہ میں فلاں زمین خریدنا
چاہتا ہوں ۔ یا میں جس زمین پر کاشت کرتا رہا ہوں یا جس زمین کا میں پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ
(Protected Tenant) رہا ہوں اوس کو خریدنا چاہتا ہوں اور اگر لینڈ اونر

کہے کہ میں اوس کو فروخت نہیں کروں گا کیونکہ یہ میرے فنڈامنٹل رائٹس ہیں تو وہ ایسا نہیں کہہ سکے گا بلکہ وہ مجبور ہے کہ اوس زمین کو اوس ٹیننٹ کے ہاتھ فیر پرائس (Fair Price) پر فروخت کرے۔ ہم نے قانون ایسا بنایا ہے کہ وہ فروخت کرنے پر مجبور ہے ۔ سابقہ قانون میں جو رائٹ آف پرچیز (Rights of Purchase) دیا گیا تھا بھارت سرکار اور حیدرآباد گورنمنٹ نے اس کو پاس کیا ۔ یہ قانون ۱۰ - جون سنہ ۵۰ ع کو نافذہ ہوا ۔ یہ قانون مادھو راؤ کمیٹی کی سفارشات کی بنا پر نافذ ہوا تھا ۔ یہ قانون بھی بھارت سرکار کی پالیسی کے تحت عمل میں آرہا ہے ۔ پہلے یہ رائٹ قولداروں اور ٹیننٹس (Tenants) کو نہیں تھا ۔ وہ جب چاہے بیدخل کردئے جاسکتے تھے لیکن اب وہ بیدخل نہیں کئے جاسکتے ۔ ٹیننٹ اپنی مرضی سے بیدخل ہوسکتا ہے۔ لیکن خود کوئی شخص کسی کو بیدخل نہیں کرسکتا۔ اگر کوئی پروٹکٹڈ ٹیننٹ کوئی زمین خریدنا چاہے تو بیچنے والا انکارنہیں کرسکے گا ۔ یہ حق بھی دیا گیا ہے ۔ گویا یہاں لینڈ اونر (Land owner) کو مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ اپنی زمین اوس کو فروخت کرے اور آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی حق نہیں ہے ۔ یہ بہت بڑا حق ہے جو دیا جارہا ہے ۔

آپ نے کہا کہ مارکٹ پرائس سے زیادہ قیمت دلائی جا رہی ہے ۔ رنٹ جو فکس (Fix) ہونا چاہئے وہ ون سکستھ آف پروڈیوس ($\frac{1}{6}$ of Produce) یا ون فورتھ آف پروڈیوس ($\frac{1}{4}$ of Produce) ہونا چاہئے ۔ یہ مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے لیکن اس مسئلہ پر آپ ہم بیٹھ کر غور کرسکتے ہیں۔ یہ ٹنڈنسی (Tendency) بھی پیدا ہوسکتی ہے کہ جب قیمتیں گھٹ جاتی ہیں تو قولدار کہے گا میں اجناس کی صورت میں رنٹ دیتا ہوں کیاش میں نہیں ۔ اور جب پرائسس (Prices) بڑھ جائیں تو لینڈ اونر کہے گا کہ میں اجناس یعنی کائنڈ (Kind) کی صورت میں رنٹ لینا چاہتا ہوں کیاش میں نہیں ۔ ایسی صورتوں میں اسٹیٹ گورنمنٹ نے یہ طے کیا ہے کہ ہائی پرائسس (High Prices) کے زمانے میں لینڈ اونرس (Land owners) پر یہ رسٹرکشن (Restriction) عائد کیا جائے کہ وہ کیاش (Cash) میں ہی رنٹ (Rent) حاصل کریں ۔ اس لئے ہم یہ چیز فکس کررہے ہیں کہ مرہٹواڑہ میں بلاک کاٹن سوائل (Black cotton soil) کے لئے ریوینیو یعنی زر مالگزاری کا پانچ گنا تلنگانہ میں چلکہ زمین کے لئے چار گنا اور تری زمین کے لئے پانچ گنا مقرر کیا جائے ۔ مرہٹواڑی کے متعلق ہمارے دوستوں نے بہت کچھ کہا ۔ میں خود جانتا ہوں کہ مرہٹواڑی میں کتنا رنٹ لیا جاسکتا ہے۔ لیکن ہم لازماً چار پانچ گنا رنٹ ہر جگہ قرار نہیں دے رہے ہیں ۔ بلکہ حالات کے لحاظ سے اس کو مقرر کیا جائیگا ۔ ہمارے دوست نے فرمایا کہ نظام آباد میں (۳۰) روپیہ زر مالگزاری دیجاتی ہے اگر اس کو پانچ گنا کرکے ڈیڑھ سو روپیہ رنٹ مقرر کیا جائے اور پھر اسکو

بارہ گیا تھا کے (۱۸۰۰) روپیہ قیمت ... جاتے ...
جو مارکٹ پرائس (Market Price) سے بھی زیادہ ...
انکار نہیں کرسکتا - لیکن میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ...
ہیں - بودھن میں ایسی زمینات بھی ہیں جہاں ...
ایسی زمینات کا دھارہ (۳۰) روپیہ ہے ...
کے متعلق ہے (۱۰) روپیہ رنٹ (Rent) ہو ...
(Assessment) کم ہوتے ہیں کہیں زیادہ مختلف ... Factors
کہیں پرائسس (Prices) کم ہوتے ہیں کہیں زیادہ
کے لحاظ سے مختلف پرائسس ہوتے ہیں - ورنگل کے دوست ...
کے بھی کچھ ہیں اودھر کے بھی کچھ ہیں انہیں معلوم ہوگا ...
دھان نکلتا ہے - وہاں دو ہزار روپیے فی ایکر زمین کی مارکٹ ویلیو (Market Value)
ہے - مدھیرہ - کھمم اور محبوب آباد میں بھی اسی طرح ہے - لیکن ہمارے محبوب نگر
میں تری زمین کی ساڑھے تین یا چارسو روپیہ مارکٹ ویلیو رہی ہے - ...
یہ کہا ہے کہ ناٹ اکسیڈنگ فائیو ٹائمس (Not exceeding five times)
ناٹ اکسیڈنگ فورٹائمس (Not exceeding four times) وغیرہ - ...
(Tribunal) میں جب کسی نزاع کے سلسلہ میں ...
دوسرے فیکٹرس (Factors) بھی دیکھے جائینگے جو لینڈ (Land
کی قیمت پر اثر انداز ہونے والے ہیں - لیکن وہ قیمت جس کے متعلق ٹننٹ (Tenant
یا لینڈ اونرس (Land owners) آپس میں طے کرلینگے وہ ...
ہوسکے گی - مگر ٹرائیبیونل میں یہ دیکھا جائیگا کہ کہاں کہاں فیر پرائس (Fair
Price) کا انڈیکیشن (Indication) رکھنا ہوگا - آپ کو تھری ٹائمس
گراس پروڈیوس (Three times gross produce) پر اعتراض تھا - آخر
کونسا معیار رکھا جائے ؟ اگر اس پر بھی اعتراض ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ
ہمارے دوست اس پر غور مکرر کریں -

معاوضہ کے تعلق سے میں آپ کو بتاؤنگا کہ کیا دنیا کے دوسرے ممالک بھی
معاوضہ دیتے ہیں ؟ میں رومانیہ کی ایک مثال کوٹ کرونگا -

After the occupation of Rumania by the Russian armies at the end of World War II, the Groza Government came at the helm of the affairs and all estate owners were expropriated, only holdings of 50 hectares were left to them as home farms....

یہ سیلنگ سے متعلق ہے - اور ہنگری میں

The basic principle kept in mind while redistributing land was that the holdings of a peasant should not go beyond his

limits of tilling it. The new owners of land were to pay the State 20 times the net annual income of land.

جہاں کہیں کانفسکیشن (**Confiscation**) ہوا ہے وہ انٹی نیشنل ایلیمنٹس (**Anti-national elements**) کے خلاف ہوا ہے - اگر یہاں بھی انٹی نیشنلس کے خلاف رکھا جائے تو میں اس سے بالکل متفق ہوں - میں پوچھتا ہوں کہ آخر آپ یہاں انٹی نیشنل کسکو سمجھتے ؟ وہ جو پرو پاکستانی ہو - پروبرٹش ہو یا پرو نظام ہو - نظام کو ظل اللہ بنانا چاہتا ہو - اور آپ پر تو یہ بھوت سائے کی طرح لگا ہوا ہے کہ کہیں برٹش یا نظام ہمارے پیچھے نہ آرہا ہو - اگر آپ اس کے لحاظ سے ایسا کہتے ہیں تو میں مجبور ہوں - لیکن میں تو اپنے پیچھے ایسا کوئی سایہ نہیں سمجھتا - مجھ پر تو یہ بھوت نہیں - میں اس ملک میں کسی کو انٹی نیشنل نہیں سمجھتا - اسلئے میرے پاس تو کانفسکیشن کا کوئی سوال نہیں - آج ہم یہاں ففٹی ٹائیمس (**Fifty times**) سکسٹی ٹائمس (**Sixty times**) سیونٹی ٹائمس (**Seventy times**) کنمپنسیشن (**Compensation**) رکھتے ہیں تو زیادہ معلوم ہوتا ہے - یہ کیسے ہوسکتا ہے ؟ آپ تو کہتے ہیں کہ بلا معاوضہ ہونا چاہئے -

مجھے زرعی مزدوروں کے متعلق بھی کہنا ہے - اس ملک میں ایسے مزدور ۳۲ لاکھ ہیں - کیا ان میں لینڈ ڈسٹریبیوٹ (**Distribute**) ہوسکے گی ؟ بھودان یگنہ کا بھی مقصد تھا کہ ہمارے پاس کے لینڈلس ورکرس کو لینڈ ملے - اور جتنی خارج کھاتہ پرمپوک لینڈ ہے لیبررس کو ملجائے تاکہ انہیں منیمم ویجز (**Minimum wages**) ملیں - اس سے کسی کو اختلاف نہوگا - مجھے یقین ہے کہ عنقریب ایسا انتظام ہو جائیگا - کاٹیج انڈسٹریز کی طرح لینڈ پرابلم (**Land problem**) بھی ہمارے فائیو ایر پلان (**Five-year plan**) کا ایک جزو ہے - کاٹیج انڈسٹریز (**Cottage industries**) میں کئی امور ہیں جنکے ذریعہ روزگار ملیگا چاہے ان سے آپ ایگری (**Agree**) کریں یا نہ کریں وہ عمل میں آئینگے -

مجھے لینڈ کمیشن کے بارے میں بھی کچھ کہنا ہے - ممکن ہے اس میں خرابیاں ہوں - کرپشن (**Corruption**) ہو - یہ آپکے نقطہ نظر سے ہوگا - میں اس بارے میں یہ کہونگا کہ ہمارا پریزنٹ آئی - سی - ایس اڈمنسٹریشن اس کو عمل میں نہیں لاسکتا - میں اس سلسلے میں کانگریس ایگریکلچرل ریفارمس کمیٹی کا خیال ہاؤس کے سامنے پیش کرونگا - اس میں کہا گیا ہے کہ اس کے لئے اکنامک سروسس (**Economic Services**) کی ضرورت ہے - پریزنٹ اکنامک کنڈیشنس (**Present Economic Conditions**) میں آئی - سی - ایس اڈمنسٹریشن کام نہیں کرسکتا - اس کے لئے اکنامک سروسس قائم کرنا ہوگا - ممکن ہے آئی - سی - ایس عہدہ دار ناظم زراعت ، ناظم تعمیرات ، ناظم بندوبست ، ناظم طبابت ، ناظم علاج حیوانات کے عہدوں کے لئے

سوزوں ہوں - لیکن میں نہیں مانتا کہ یہ طبقہ اکنامک سسٹم کے لئے کچھ کر سکتا ہے -
اس کے لئے اکنامک سرویسس کی ضرورت ہے - ان خیالات کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم
کرتا ہوں -

* **شری پاپی ریڈی** (ابراہیم پٹن - عام) - مسٹر سپیکر سر - یہ جو ہمارے سامنے جو
حیدر آباد ٹیننسی اینڈ لینڈ ریفارمس بل جس طریقہ سے پیش ہوا ہے اور جس طرح آنریبل
ممبرس آف دی ادر سائیڈ نے جسطرح اپنے ویوز کو اکسپرس (Express) کیا ہے
اس سے میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ گورنمنٹ اور رولنگ پارٹی لینڈ پرابلم کو کس
کے ذریعہ فنڈامنٹلی (Fundamentally) سالو (Solve) کرسکتی ہے - یہ
آرگومنٹ (Argument) ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ ہم کو معتمد
کلکٹیویزم (Collectivism) ہے - میں کسی دوسری تھیوری کی انٹرپریٹیشن دینا
نہیں چاہتا - کمپنزیشن (Compensation) کے بارے میں کہا گیا - مجھے پہلے
یہ عرض کرنا ہے کہ اس جانب کے آنریبل ممبرس لینڈ پرابلم کو جس پوائنٹ آف ویو
(Point of view) سے حل کرنا چاہتے ہیں وہ بالکل غلط ہے - یہ کہا جاتا ہے کہ ہم
لینڈ اونرس (Land owners) سے زمینات چھین لیکر انہیں بازاروں میں پھرانا
چاہتے ہیں - انکا یہ خیال غلط ہے - ابھی ابھی ایک آنریبل ممبر یہ کہے ہیں کہ ہم پر
برٹش کا بھوت سوار ہے نظام کا بھوت سوار ہے - مجھے معاف کریں میں تو انکے لئے یہی
کہونگا کہ خود ان پر لینڈلس ہوجانے کے خوف کا بھوت سوار ہے - اس بھوت سے ڈر کر
وہ ایسی دلیل پیش کرتے ہیں - پہلے یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ ملک میں کتنی لینڈ ہے -
اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہ پروڈکشن (Production) کی ڈگری (Degree)
کیا ہے - آپ کہتے ہیں کہ ہم اس طرح ہولڈنگ اور سیلنگ مقرر کر کے لینڈ لارڈ سے
زمین حاصل کرلینگے - لیکن آپ نے ہولڈنگس کے مفہوم کو اتنا پیچیدہ رکھا ہے کہ کم
ازکم میں تو نہیں سمجھ سکا کہ یہ فیملی ہولڈنگ کیا ہے - اسکی نسبت میں بعد میں عرض
کرونگا - میں کہونگا کہ لینڈ پرابلم کو آپ جسطرح انالائیز (Analyse) کررہے
ہیں وہ رانگ (Wrong) ہے - آنریبل ممبر چادر گھاٹ کہتے ہیں کہ ہمارے
پاس اتنے ملین (Million) لینڈ ہے - اوراس میں کاشت لینڈ ون فورتھ (One fourth)
بھی نہیں ہے - میں کہونگا کہ انہیں اگریکلچر کا اکسپیرینس (Experience) نہیں
ہے - اگر وہ دیہات میں رہتے یا اپنی لائیف دیہات کے کاشتکاروں میں گزارتے تو انہیں
صحیح حالت کا اندازہ ہوتا - میں پوچھتا ہوں سرپلس لینڈ (Surplus land)
کہاں ہے بتلائیے - آخر ہے کہاں سرپلس لینڈ - اگریکلچر کیلئے اگریکلچرل لینڈ ہی نہیں
بلکہ فارسٹ ، گائیران جانوروں کو چرانے کیلئے زمین یہ سب ضروری ہیں - کیا ان کو
آپ سرپلس لینڈ سمجھ رہے ہیں ؟ اگر آپ میتھمیٹیکلی اس کو سرپلس کہہ دیتے ہیں تو

*Confirmation not received.

مجھے اس سے بحث نہیں - سرپلس لینڈ تو وہ ھے جو دادا پردادا کے زمانے سے هزاروں ایکر ایک هی شخص کے پاس چلے آرھے هیں - اور دوسری طرف غریب کسان ھے جسکے پاس کچھ بھی نہیں - اگر آپ اس پر کنسیڈر کئے بغیر پرابلم کو سالو کرنا چاهتے هیں تو یه درست نہیں - اس ریاست کا خاص ڈفکٹ یه ھے که یہاں لینڈ لارڈ اکسپلائیٹیشن (Exploitation) کرتا ھے - اسکو انڈ (End) کرنے کی ضرورت ھے - آپ کہتے هیں که هم کلکٹیویزم لانا چاهتے هیں اسکے لئے هولڈنگ فکس کرتے هیں - میں کہونگا که یه غلط ھے - پہلے لینڈ لارڈازم اور اسکے متبنی بچے ٹیننسی کو ختم کرنا چاهئے - میں یہاں سر هنری کا ایک کوٹیشن پیش کرتا هوں جسکو مس ریپریزنٹ (Misrepresent) کیا گیا میں اسکی صحیح تعبیر کرونگا -

'The magic ownership of property turns sand into gold'.

قانون کے ذریعه اگر ٹیننٹ کو لینڈ اونر بنادیا جائے تو دیکھئے که پروڈکشن کس قدر بڑھتا ھے - اگریکلچر اتنا آسان کام نہیں ھے - آنریبل ممبر یه جو کہتے هیں که فیملی هولڈنگ کافی ھے میں کہونگا که یه ناتجربه کاری کی بات ھے - اگر ایک کاشتکار ایک موٹ رکھتا ھے تو وہ اپنی وٹ کلٹویشن (Wet Cultivation) کے ساتھ ساتھ اسی کے بازو کچھ ڈرائی کلٹیویشن (Dry Cultivation) بھی کریگا - هوسکتا ھے که جو جاگیردار یا مقطعه دار رھے هوں وہ کچھ اور کہیں - فیملی هولڈنگ کیلئے دو بیل کسی کام کے نہیں هوسکتے - همارے پاس زراعت اتنی کامپلیکیٹڈ (Complicated) ھے که اگریکلچرسٹ کو ڈرائی اور وٹ دونوں کلٹویشنس کرنا پڑتا ھے - اگر آپ کسی شخص کو ۲۰ ایکر وٹ لینڈ بھی دیدیں تو وہ اس سے اپنی زندگی نہیں گزارسکتا - اسطرح یه مسئله کامپلیکیٹڈ ھے - اسکا کرکٹ سولیوشن (Correct solution) یہی هوسکتا ھے که لینڈ لارڈازم (Landlordism) اور اسکے متبنی ٹیننسی کو ختم کیا جانا چاهئے - همارے اسٹیٹ پر جو ٹیننسی ایکٹ لاگو هوا ھے اسکے ذریعه زمینداروں کو یه بتادیا گیا که اسطرح کا ایکٹ آنے والا ھے - جس کا نتیجه یه هوا که کئی بیدخلیاں هوئیں - لاکھوں ایکر زمین بک گئی - دو هزار میں زمین بیچنے والا (۸۰۰) میں زمین دینے تیار هوگیا - دو دو هزار ایکر لینڈ فروخت کیگئی آنریبل چیف منسٹر کہتے هیں که سابقه هلتھ منسٹر نے ۱۸ ایکر لینڈ ۳۶ هزار میں بیچا ھے - بڑی اچھی بات ھے - اگر الکشن میں آپ کا یہی سلوگن رهتا که آپ ۱۸ ایکر لینڈ ۳۶ هزار میں بیچنے والے هیں تو معلوم هوتا که اوس جانب کتنے آنریبل ممبرس سیٹس پر رهتے - میں یه صاف کہونگا که آپ نے ٹیننسی ایکٹ کے ذریعه لینڈ لارڈ کو یه اشاره کردیا که آپ اس سے بھی ریڈیکل بل (Redical Bill) لانے والے هیں - لینڈ لارڈس نے اپنی سرپلس لینڈ کو بیچ لیا - اب جن کے پاس لینڈ رهگئی ھے وہ ایسے هیں جو سلف کلٹیویشن (Self cultivation) کرتے هیں - ایسوں کو لینڈ لارڈ مان کر انکی زمینات لے لینا چاهتے هیں اور پھر کامپنزیشن (Compensation)

کا سوال بھی ہے - جب تک کانسٹی ٹیوشن ہے کامپنزیشن کا سوال رہیگا - اس کو سنے کی تو
ہم میں شکتی (शक्ति) نہیں ہے - لیکن نامنل کمپنزیشن (Nominal Compensation)
کیوں نہیں رکھا جاتا ؟ اس وقت تو اگر ایک ایکر بھی ... اس
جانب کے آنریبل ممبرس نکالیں تو میں ان کے ساتھی ہونگا - آنریبل ممبر جو یہ کہہ رہے
ہیں کہ سیلنگ (Ceiling) کے اوپر بند ہو تو ہم اس ایکٹ کے ذریعہ اسکو بے معنی کرتے ہیں -
یہ بات کسقدر بے معنی ہوجاتی ہے - یعنی آپ سیلنگ کے ... زمین ... ہو سکے
تو نہیں لیتے - اس سے کوئی ہمدردی نہیں ہے - ہمارے پاس ایک اور ذریعہ اگریکلچرل
لیبرس (Agricultural labours) کے بارے میں ہے - میں کہونگا کہ انڈسٹری
(Industry) کے تعلق سے جو ایکٹ لاگو کیا گیا ہے اسکے ذریعہ انڈسٹریل
لیبر کو جو کنسیشنس حاصل ہیں وہی اگریکلچرل لیبر کو بھی ملنے چاہئیں - ہمارے
اگریکلچر کا ڈھنگ ہی کچھ ایسا ہے کہ کوئی کاشتکار بغیر کسی دوسرے کی مدد کے کاشت
کرھی نہیں سکتا - خواہ وہ بیسک ہولڈنگ کے برابر لینڈ رکھتا ہو یا فیمی ہولڈنگ کے
برابر - اسکو بھگیلوں اور کم از کم بیل چلانے کیلئے ایک لڑکے کی تو ضرورت ہوتی ہے -
اگر ان پر یہ ایکٹ لگادیا جائے تو کم سے کم بہت سے پٹہ دار اپنی کاشت سے خود بخود
دستبردار ہوجائینگے - کیونکہ مجھے اس کا تجربہ ہے - اگر کاشتکار لیبر کو سمپتھیٹیکلی
(Sympathetically) معاوضہ دے تو اسکے پاس اتنا ہی بچ سکتا ہے جتنا کہ اسکی
گذر بسر کے لئے کافی ہوتا ہے - اگر لیبر کا اکسپلائٹیشن (Exploitation) کیا
جائے تو ہوسکتا ہے کہ اسکے پاس کچھ بچے - اگر یہ ایکٹ (Act) اگریکلچر پر
بھی لاگو کردیا جائے تو میں کہونگا کہ دیشمکھ دیشپانڈے راجے مہاراجے جو لیبر کو
اکسپلائیٹ کرتے ہیں انہیں لیبر کو صحیح طریقہ پر معاوضہ ادا کرنا پڑیگا اور میں
سمجھتا ہوں کہ بہت سے آنریبل ممبرس استعفا دیدینگے - یہ صحیح سولیوشن (Solution)
ہے - اب رہا یہ مسئلہ کہ بیسک ہولڈنگ کتنی ہونی چاہئے فیمی ہولڈنگ کتنی ہونی
چاہئے سیلنگ کتنی ہونی چاہئے اس میں تری زمین کتنی ہو - باغات کی کتنی - چلکہ
کتنی - بلاک کاٹن سائیل کتنی - یہ پیچیدہ مسئلہ ہے - اگر ان پارلیمنٹری (Unparliament-
ary) نہو تو اسکی نسبت میں یہ کہونگا کہ ایسا کرنے میں نادانی کررہے ہیں اس
سے کوئی پرابلم سالوو ہونے والا نہیں ہے - یہ اسی صورت میں سالوو ہوسکتا ہے جبکہ اینڈ
لارڈزم کو ختم کر کے گورنمنٹ جو کچھ بھی معاوضہ انسٹالمنٹس کے ذریعہ دینا طے پائے
ڈسائیڈ کر کے ادا کرے - اسکے لئے نہ پروٹیکٹڈ ٹیننسی کا کاغذ لکھکر دینے کی ضرورت
ہے اور نہ ایوکشنس کی گنجائش ہے - آپ یہ اعلان کردیں کہ وہ خود شوق سے زراعت کرلیں
تو آپ دیکھینگے کہ وہ اچھی مینیور (Manure) دینگے - محنت کرینگے - آپ کا
پروڈکشن بھی بڑھیگا - ملک بھی پراسپرس (Prosperous) ہوگا - اگر آپ
پر کیپیٹا (Per capita) ڈسٹریبیوٹ کرنا چاہتے ہیں تو کہاں ہیں آپ کے

ملین ایکرس آف لینڈ ـ سرپلس لینڈ کہاں سے نکالینگے؟ کیا فارسٹس کو خم کردینگے ؟ آنریبل فارسٹ منسٹر جانتے ہیں کہ وہاں تو بڑے بڑے سانڈ رہتے ہیں ۲۰ پرسنٹ فارسٹ ابریا بھی ہمارے پاس نہیں ہے ـ آج ڈسٹریبیوشن کا سوال نہیں ہے ـ جو اگریکلچر کرسکتا ہے اسکے پاس لینڈ رہے یہ سوال ہے ـ حیدرآباد میں کوئی ہزار ایکڑ پر سلف کلٹیویشن نہیں کرتا ـ اگر ایسا کرتا ہے تو وہ ٹیننٹس کو اکسپلائیٹ کرتا ہے ـ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان برابلمس (Problems) کو حل کرنے کا طریقہ آپ نے غلط اختیار کیا ہے ـ کئی آنریبل ممبرس کا خیال ہے کہ پر کیپیٹا انکم (Per capita income) کو ڈیوائیڈ (Divide) کریں ـ ہم چاہتے ہیں کہ جو محنت کرتا ہے اسکے پاس لینڈ ہونی چاہئے ـ لیکن آپکا اصول آپکی تھیوری (Theory) الگ ہے ـ ہم چاہتے ہیں کہ لینڈلیس (Landless) لوگوں کو لینڈ دیجائے لیکن آپ نے جو طریقہ اختیار کیا ہے وہ ہوپ لیس (Hopeless) ہے ـ اس طریقہ سے مسئلہ کو حل کرنا امپاسبل (Impossible) ہے ـ ہم چاہتے ہیں کہ مڈل مین (Middle-man) کو نکالدیا جائے اور جو سلف کلٹیویٹر (Self cultivator) ہے اسکے پاس لینڈ رہنی چاہئے ـ محنت تو کسان کرتا ہے اور لینڈ لارڈ بیٹھے ہوئے مزہ کرتے ہیں ـ جتنے آنریبل ممبرس اوس طرف بیٹھے ہیں میں انہیں چیلنج دیتا ہوں کہ اسکو غلط ثابت کریں ـ چاہئے میں اپنی زمین سے دستبردار ہونیکے لئے تیار ہوں ـ آپ نے کیا بیسک ہولڈنگ رکھی ہے ـ ایک طرف تو آپ ٹیننٹ کو کہتے ہیں کہ آٹھ سو روپیہ سے زیادہ آمدنی کی زمین ہو تو لینڈ لارڈ ذاتی کاشت کیلئے نکال لینگے ـ سیلنگ کا حق لینڈ لارڈ کیلئے آپ نے جو رکھا ہے وہ میری سمجھ میں نہیں آتا ـ فیملی ہولڈنگ کا تصور آپکے پاس عجیب و غریب ہے ـ دو بیل ـ ایک باپ ـ اسکے دو بچے یہ کیا تصور ہے؟ میں پوچھنا چاہتا ہوں ایسے کتنے خاندان ہیں جو آپکی فیملی ہولڈنگ کے تحت آتے ہیں ؟ ایسے کتنے لوگ ہونگے جنکی دو بیویاں ہیں ؟ اب کیا کرینگے آپ بتائے ـ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کسطرح کے آپ لینڈ ریفارمس لانا چاہتے ہیں ـ لینڈ ریفارمس اسطرح سے نہیں ہوسکتے بلکہ آسان طریقہ یہ ہے کہ لینڈ لارڈ کو فوراً ختم کردیا جائے ـ آپ اسکو تو امپاسبل (Impossible) کہتے ہیں اور جو طریقہ خود اختیار کرتے ہیں اوسکو بڑا پروگریسیو بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بالکل جائز ہے ـ وکالت کرتے ہیں آپ اور آپکے پاس زمینات بھی ہیں ـ ڈاکٹر ہونیکے ساتھ ساتھ آپ لینڈ لارڈ بھی ہیں ـ میں کہتا ہوں کہ کوئی حق نہیں ہے آپکو ـ جائیے آپ وکالت کیجئے ـ آپ ڈاکٹری کیجئے ـ زمین تو اوسکو ملیگی جو سلف کلٹیویٹر ہے ـ اگر نہیں تو وکالت چھوڑئے ـ آئیے سلف کلٹیویشن کیجئے ـ ورنہ وہی اکبر کے زمانہ کے ٹوڈرمل کے طریقے پر جانا ہوگا ـ لیکن اگر ایسا لیجسلیشن لائیں تو بہت سے آنریبل ممبرس کو دستبردار ہونا پڑیگا ـ میں اوس جانب کے آنریبل ممبرس سے پوچھونگا کہ کتنے دیانت دار لینڈ لارڈس ایسے نکلینگے جو واقعی طور پر سلف کلٹیویشن کرتے ہیں ؟ حقیقت

میں وہ یا تو ڈاکٹر ہیں - وکیل ہیں یا لیڈر ہیں - آج کل لیڈروں کو بھی کافی آمدنی ہوتی ہے - اگر وہ منسیر کلٹیویٹرس ہیں تو وہ محسوس کرتے ہونگے کہ زراعت سے آمدنی حاصل کرنے میں بڑی مشکل ہے - میں نے فوج سے واپس آنے کے بعد کاشت کرکے دیکھا ہے - بڑی مشکل سے آمدنی اور خرچ کو مینیج (Manage) کیا جاسکتا ہے - میرے پاس نہ دیشمکھی ہے اور نہ مقطعہ ہے - کچھ نہیں ہے - دو سال سے میں نے اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ کے دروبگنڈے کو دیکھکر انجن کے ذریعہ کاشت کرکے بھی دیکھا - نتیجہ یہ ہوا کہ انجن کے لئے جو قرضہ لیا تھا وہ بھی ادا نہ ہوسکا - بات یہ ہے کہ خود محنت کرکے دولتمند ہونا مشکل ہے - ہاں لوگوں کی محنت کو اکسپلائیٹ کرکے بن سکتے ہیں جیسا کہ لینڈ لارڈز ہیں - یا اگر لیڈر بن جائیں تو ہوسکتا ہے - یہ ایک دوسری چیز ہے - دوسری چیز جسے میں نے هاؤز کے سامنے رکھا ہے وہ یہ سولیوشن ہے کہ ٹیننسی ختم کردیں تو ٹیننٹس خود ختم ہوجائینگے - اور اونر شپ کاشتکاروں کو دیدیں - ایسے کم کاشتکار ہیں جو سیکڑوں یا ہزاروں ایکڑ زمین کاشت کرتے ہونگے - اگر لوکل میتھڈس (Local methods) سے کلٹیویشن کریں تو ایسا کرنا ممکن نہیں ہے - صرف اتنی زمین کاشت کرسکتے ہیں جس سے گزر بسر ہوسکے - لینڈ ڈسٹریبیوشن کا سوال کہاں ہے - وہ بہوت جو سوار ہے کہاں ہے ؟ کانسٹی ٹیوشن میں تو کمپنزیشن (Compensation) دینے کا سوال ہے - یہ ہے آپکا ڈیفرنٹ ایکشن (Different action) - آپ کوئی ایکٹ نکالتے ہیں - ایکٹ تو نکالتے ہیں لیکن لینڈ لارڈ کو پنشمنٹ (Punishment) کیلئے اسمیں کوئی سکشن نہیں ہوتا - آپ لینڈ لارڈ کے ساتھ اتنی رعایت کرتے ہیں کہ اسکو کوئی دھکا پہنچانا نہیں چاہتے - نتیجہ یہ ہے کہ وہ لینڈ لارڈ جنکے پاس کافی پیسہ ہے کریمنل کیسس میں پھنستے ہیں لیکن کہاں ہے آپکی حکومت ؟ انکو کوئی سزا نہیں ملتی کوئی پنشمنٹ نہیں ہوتا - ٹیننسی رولس کی سیکیوریٹی کو میں چیلنج کرونگا - اب کا قانون نکلنے کے بعد کتنوں کو فائدہ پہنچا ہے ؟ کتنے ٹیننٹس بیدخل ہوگئے ہیں ؟ کتنوں نے لینڈ بیچدی ہے ؟ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ کسطرح آپکا قانون ہلپ لیس (Helpless) ہے - اسٹاٹسٹکس (Statistics) دیکھیں تو آپکو معلوم ہوگا - آپکے کسی قانون میں جرات نہیں ہے کہ خلاف قانون عمل کرنے والوں کو پنش (Punish) کرے - جب ایسے لوگوں کو سزا نہیں دیجاتی تو پھر قانون کا حاصل کیا ہوا - جب ایک قانون ایسا ہو جس میں پنشمنٹ کا اختیار نہ ہو تو وہ قانون کیسے چلیگا - اسکے باوجود کہا جاتا ہے کہ جو امنڈمنٹ بل لایا گیا ہے وہ پروگریسیو ہے - سارے ہندوستان کیلئے نظیر بننے والا ہے - میں کہونگا کہ اسکو قانون کہنا ہی غلط ہے - یہ قانون نہیں ہے - آٹھ سو روپیہ کی فیملی ہولڈنگ غلط ہے - سیلنگ غلط ہے - البتہ اگر کسی کو گیرنٹی (Guarantee) دیگئی ہے اور کوئی محفوظ کیا گیا ہے تو وہ لینڈ لارڈ ہے جو دوسروں کی محنت اور کمائی میں انوالوڈ (Involved) ہے - یہ ایک نیا موقع ہے -

کوئی لینڈ اونر بچا نہیں ھے جو زراعت در دار و مدار رکھکر تھری ٹائیمس (Three times) سے زیادہ رکھتا ھو۔ اب رنٹ کا سوال آتا ھے ۔ چاںکہ زمین کیلئے رنٹ مالگزاری کا فور ٹائیمس (Four times) رکھا گیا ھے ۔ میں ھاؤز سے کہونگا کہ مالگزاری عمر گزاری آپ سنتے آئے ھیں ۔ خسکی کی چاںکہ زمین کیلئے مالگزاری آٹھ آنے سے ایکر روپیہ تک ھے ۔ اسکو فور ٹائیمس رنٹ (Four times rent) در رکھیں تو ریزنیبل (Reasonable) ھوگا لیکن تری کٹیویشن کے بارے میں میں کہونگا کہ بودھن کی مثال دیکھنا بیکار ھے ۔ موسی ندی کی کنال کے کنارے جو فی ایکڑ دھارہ (۲۴) روپیہ ھے اوس ایک ایکڑ میں جو کٹیویشن کیا جاتا ھے اوسمیں ایک کھنڈی اناج بیدا ھوتا ھے جسکی قیمت (۲۸۰) روپیہ ھوسکتی ھے ۔ اسمیں کلچائی ھے ۔ مزدوری ھے رکھوالی ھے بیلوں کی خریدی کے اقساط ھیں تو اسکے لئے جو رنٹ آپ نے فکس کیا ھے کیا وہ صحیح ھے ؟ آپ کہتے ھیں کہ یہ ھمدردانہ ھے ۔ سینس آف ڈیسنسی (Sense of decency) کے تحت کیا گیا ھے ۔ یہ ریڈیکل چینج ھے ۔ پروگریسیو چینج ھے ۔ میں کہونگا کہ یہ صرف اکسپلائیٹیشن (Exploitation) ھے ۔ گورنمنٹ ڈیپلومیٹس کا رانگ کیالکیولیشن (Wrong calculation) ھے ۔ گورنمنٹ مشنری میں ان اکسپیرینسڈ ھینڈس (Inexperienced Hands) ھیں اسلئے ایسا ھورھا ھے ۔ اگر ذرا اگریکلچرل ڈیفیکلٹیز بر نظر رکھتے اور ذرا زراعت سے بالکل نزدیک رھکر کسی در سپروائیز (Supervise) کرتے تو آپ محسوس کرتے کہ زراعت کس طرح کیجاتی ھے ۔ برچیزنگ کے بارےمیں آپ نے کہا کہ ففٹین ٹائیمس (15 times) ٹویلو ٹائیمس (12 times) ۔ میں بوچھنا چاھتا ھوں کہ گورنمنٹ اتنی بڑی مشنری اتنی بڑی فورس کو اپنے باس رکھکر مالگزاری کا دھارہ دس آنہ سے لیکر ایک روپیہ تک وصول کرتی ھے اور لینڈ لارڈز کو ٹولو ٹائیمس (12 times) دلانا چاھتی ھے ۔ ایک مڈل مین (Middleman) کو گورنمنٹ اتنی سپورٹ (Support) دیتی ھے اور اسکا خیال نہیں کرتی جو حقیقت میں محنت کرتا ھے ۔ کاشتکار کے اکسپلائیٹیشن میں حکومت لینڈ لارڈ کی ھمت افزائی کرتی ھے ۔ حالانکہ نامینل کمپنزیشن دیکر زمینداریاں ختم کریں تو ھوسکتا ھے ۔

Land belongs to the country or in otherwords to the Government wich is its agent.

مگر آپ نے جو طریقہ اختیار کیا ھے اوس سے کوئی خوش نہ رہ سکیگا ۔ اس طریقہ سے نہ مالک خوش رھیگا اور نہ ٹیننٹ ۔ ٹیننسی کے کا مپلیکیشنس (Complications) اور بڑھ جا ئینگے ۔ پروڈکشن پر اثر پڑیگا ۔ یہ آپکی سروس ھے ۔ گیرنٹیڈ سرویس ۔ دی موسٹ گیرنٹیڈ سرویس از دی آرمی ۔ نیوی آر ایرفورس

The most guaranteed service is the Army, Navy, or Air Force

ایسے لوگوں کے لئے بھی لینڈ (Land) دینے کے لئے پراویژن رکھا گیا ھے ۔ حالانکہ

انہیں خود پنشن (Pension) ملتی ہے ۔ ان کے چلڈرن (Children) کو پنشن ملتی ہے ۔ اون کی ویڈوز (Widows) کو پنشن (Pension) ملتی ہے ۔ جب کبھی وہ جراٴت اور بہادری کا کام کرتے ہیں تو میڈلس (Medals) دئے جاتے ہیں ۔ کمپنسیشن (Compensation) دیا جاتا ہے ۔ پھر ایسے اکس سرویس مین (Ex-service men) کے لئے لینڈ (Land) رکھنے کی کیا ضرورت ہے ؟ میں تو یہ کہونگا کہ وہی بورژوامینٹالیٹی (Bourgeois mentality) ہے ۔ میں ایک زمانہ کے بعد یہ لفظ استعمال کررہا ہوں ۔ آپ ان لوگوں کے لئے تو اتنے گرانٹس رہنے کے باوجود لینڈ (Land) دینا چاہتے ہیں لیکن غریب کسانوں کے لئے کچھ نہیں کرتے بلکہ اون کو ختم کررہے ہیں ۔ وہ کسان جو آپ کی شان و شوکت کو برقرار رکھنے کا ذمہ دار ہے اوسکے لئے آپ اونرشپ (Ownership) دینے کے لئے جھجک محسوس کررہے ہیں ۔ آپ بیواؤں کے لئے پروویژنس (Provisions) رکھئے ۔ ڈس ایبلڈ (Disabled) لوگوں اور ویڈوز کو لینڈ (Land) دیجئے ۔ اپوزیشن کا کوئی ممبر جسے تھوڑی سے بھی سمجھ ہو اعتراض نہیں کریگا بلکہ اس سلسلہ میں آپ کی تائید کریگا ۔ لیکن اکس سرویس مین (Ex-servicemen) کے لئے زمین رکھنے کے کیا معنی ہیں ؟ اون کو گیارنٹیڈ اکوپیشنس (Guranteed occupations) ہیں ۔ اون کو سرویس پر پنشن ملتی ہے ۔ وہ زندہ رہتے ہیں تو پنشن ملتی ہے مرجاتے ہیں تو اون کے خاندان کو پنشن ملتی ہے ۔ لیکن سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آپ غریب کسانوں کو اونر شپ (Ownership) دینگے یا نہیں ؟ ٹیننٹس (Tenants) کو آپ اون کے رائٹس (Rights) دینگے یا نہیں ؟ اس سلسلہ میں آپ کے خیالات پروگریسو (Progressive) ہیں یا نہیں ؟ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہی اکسپلائٹیشن کرنے کی مینٹالیٹی ہے کہ گھر میں بیٹھ کر ذرائع آمدنی تلاش کئے جائیں ۔ اس طرح کا جوا کھیلنے سے کنٹری (Country) کا پرابلم (Problem) سالوو (Solve) نہیں ہوسکتا ۔ آپ کی اس پالیسی سے ہم کو بنیادی طور پر اختلاف ہے ۔ اگر آپ اس مسئلہ کو سالوو (Solve) کرنا چاہتے ہیں تو اس کا کرکٹ سولیوشن (Currect solution) پیش کیجئے ۔ لیکن آپ نے جو چیز پیش کی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی کرکٹ سولیوشن نہیں ۔ آج ملینس آف ایکرس سرپلس لینڈ موجود ہے ۔ آپ اسکو ڈسٹریبیوٹ (Distribute) کرسکتے ہیں ۔ لینڈ ٹودی ٹلر (Land to the tiller) کا کرکٹ سولیوشن نکل سکتا ہے ۔ اوس کے لئے یہ کرنا چاہئے کہ کوئی آدمی اسکو اکسپلائٹ نہ کرے ۔ کوئی مڈل ایجنٹ (Middle Agent) اوسکے اور گورنمنٹ کے درمیان نہ ہو ۔ اگر کوئی شخص خودکاشت کرتا ہے اور زرعی مزدوروں اور نوکروں کے ذریعہ کاشت کرتا ہے تو وہاں بھی انڈسٹریل ایکٹ (Industrial Act) لاگو کیجئے ۔ خود یہ خود معاملہ

صاف ہو جائیگا ۔ وہ آدمی کاشت کرسکےگا اور خود ہی ھل بھی چلاسکےگا ۔ اور ھمارے دوست جو یہاں گدیوں پر بیٹھے ہوئے ھیں اپنی اپنی زمینوں سے خود بہ خود دست بردار ہو جائینگے ۔ آپ مینیمم ویجس (Minimum wages) کا ایکٹ وھاں لاگو کیجئے۔ یہ لینڈ لارڈس خود بہ خود اپنے بل ڈوزرس (Bull Dozers) اور ٹریکٹرس (Trac-tors) لیکر بھاگ جائینگے ۔ میرا زراعت میں چھ سات سال کا تجربہ ھے ۔ جو لوگ معاوضہ دیکر زراعت کرتے ھیں وہ اکسٹنسیو کلٹیویشن (Extensive cultivation) نہیں کرسکتے ۔ جو وکیل ھیں دیشمکھ ھیں ڈاکٹر ھیں وہ سائیڈ آکویشن (Side occupation) کے طور پر جو کاشتکاری کرتے ھیں وہ اکسٹنسیو کلٹیویشن (Extensive cultivation) نہیں کرسکتے ۔ ذرا سی سری میں ھی کاشت کرسکتے ھیں۔ ممکن ھے ھمارے دوست یہ اگزامپل (Example) دین کہ تڑپلا پلی میں ایسی زراعت ھوسکتی ھے ۔ لیکن میں یہ صاف صاف کہنا چاھتا ھوں کہ ایک سنسیر اگریکلچرسٹ (Sincere Agriculturist) اکسٹنسیو کلٹیویشن نہیں کرتا ۔ فالتو زمین نہیں رکھتا ۔ آپ کلکٹیویزم (Collectivism) چاھتے ھیں مگر یہ چیز تو کنٹری کے ایجوکیشن پر منحصر ھے ۔ اس کے لئے تو مینٹالیٹی کو چینج کرنا پڑیگا ۔ جب تک ایسا نہیں کیا جائیگا میں کہونگا کہ یہ آئیڈیاز (Ideas) کلکٹیو اگریکلچر کے یہ سلوگنس (Slogans) سب بوگس (Bogus) ہیں ۔ امپراکٹیکیبل (Impracticable) ھیں ۔ ان ریفارمس (Reforms) کا عمل میں لایا جانا امپاسیبل (Impossible) ھے ۔ اس میں تو ایک ریڈیکل چینج (Radical change) کی ضرورت ہوگی ۔ ورنہ اس کے جو نتائج اور رپرکشنس (Repercussions) ہونگے وہ آپ کو بھگتنے پڑینگے ۔ اس طرح آپ غریب ٹننٹس (Tenants) کو مجبور کر رہے ھیں کہ وہ خوش حال زندگی بسر نہ کریں ۔

شری وٹھل ریڈی ۔ ابھی ابھی آنریبل ممبر فار ابراھیم پٹن نے ان لینڈ ریفارمس (Land Reforms) کی ضرورت نہ ہونے پر اور سیلنگ قائم نہ رکھنے کے متعلق ایک لمبی چوڑی تقریر کی ۔ جہاں تک میں اون کی تقریر کا عین مطلب سمجھ سکا وہ یہ ھے کہ ان لینڈ ریفارمس (Land Reforms) کی وجہ سے یا کسی قسم کی سیلنگ (Ceiling) رکھنے کی وجہ سے یا اس پر کوئی پابندی عائد کرنے کی وجہ سے لینڈلیس (Landless) لوگوں کو زمین نہیں مل سکے گی ۔ اور اس کے لئے جو سلوشن (Solution) رکھا جا رہا ھے وہ قابل سرسبزی نہیں۔ سنہ ۱۳۳۶ ف میں سابقہ حکومت نے قانون شکمیداران نافذ کرنے کی کوشش کی جسکو عمل میں نہیں لایا گیا ۔ حالات اوس وقت کچھ ایسے تھے جن کی بناء پر لینڈ (Land) کی اونرشپ (Ownership) میں تبدیلیاں لانے کی ضرورت تھی ۔ اون کا یہ بھی کہنا ھے کہ اس کا سلوشن (Solution) بالکل انڈا ٹرکٹلی

(Indirectly) کیا جاسکتا ہے - اون کے متعلق لیبررس ایکٹ (Labourers' Act) لاگو کردیا جائے تو اون کے حقوق چلے جائینگے اور وہ لوگ زمینات چھوڑ دینگے - جو بڑے بڑے پٹہ دار ہیں جن کے پاس دولت ہے زمین ہے اور دیگر ذرائع ہیں وہ اگریکلچرل لیبر (Agricultural labour) کو چھوڑ کر میکانیکل لیبر (Mechanical labour) کے ذریعہ کام کرسکتے ہیں - یہ چیز بھی ہمارے سامنے ہے - اس تعلق سے ایک اور بات یہ ہے کہ اس طرح کی کوتاہیوں کی وجہ سے بیروزگاری بڑھجائیگی - اسلئے قولداروں کو زمین ملنی چاہئے - اور جو لوگ ذاتی طور پر کاشت کرتے ہیں اور جو حقیقی طور پر کلٹیویٹرس (Cultivators) ہیں اون ٹیننٹس کو حتی الامکان زمین دینے کی کوشش کی جائے - اس نقطہ نظر سے یہ امینڈنگ بل پیش کیا گیا ہے - سنہ ۵۰ ع میں ٹیننسی ایکٹ (Tenancy Act) جو نافذ ہوا اوس وقت مادھو راؤ کمیٹی بیٹھی اور اکنامک ہولڈنگ (Economic Holding) کی رائے دی - اوس میں تبدیلی کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور تبدیلی کی جاکر متبادل صورتیں پیش کرنے کی کوشش کی گئی اور بالآخر اس بل کے ذریعہ زمینات پر سیلنگ لگاکر لینڈ لارڈس (Landlords) کو ختم کرنے کے لئے گورنمنٹ نے ایک قدم اٹھایا - یہ صحیح ہے اور اس کو ماننا پڑیگا کہ جو پرنسپلس (Principles) اس میں لے ڈاؤن (Lay down) کئے گئے ہیں ان سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا فی الواقعی ایک طرح سے یہ ایک بڑا قدم اٹھایا گیا - لیکن اس میں عملاً کچھ دشواریاں ہیں - اس کے پیش نظر ممکن ہے کچھ لوگوں کو زمین نہ مل سکے - میں بھی اس رائے سے متفق ہوں کہ بڑے بڑے زمیندار ہوشیار ہوگئے اور انہوں نے اپنی زمینات کا پہلے سے ہی انتظام کرلیا ہے - اس لئے وہ اس ایکٹ سے متاثر نہیں ہونگے - جیسا کہ آنریبل ممبروں نے اندیشہ ظاہر کیا ہے اس کا اثر مڈل میان (Middle man) یا مڈل پیزنٹس (Middle Peasants) پر ہونے والا ہے میں اونکی رائے سے متفق ہوں - لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جنھیں زمینات ملینگی - یہ خیال ایک حد تک درست معلوم ہوتا ہے - اس کا اعتراف کرتے ہوئے میں اپنے نقطہ نظر سے کچھ عرض کرونگا - وہ یہ کہ ہم نے ایک فیملی ہولڈنگ (Family Holding) کے کنسپشن (Conception) کو مد نظر رکھکر پانچ ممبروں کے لئے (۸۰۰) روپیے کا تعین کیا - اب ہم کو حقیقت میں یہ دیکھنا چاہئے کہ کیا فی الواقعی اس میں کوئی غریب سے غریب کسان بھی گزر بسر کرسکتا ہے ؟ جیسا کہ ایک آنریبل ممبر آف دس سائیڈ (Hon'ble member of this side) نے بتلایا فی ممبر فی ماہ (۱۳-۵-۴) سے زیادہ نہیں مل سکتا - تو اس رقم میں کیسے وہ شخص کام چلاسکے گا ؟ چاہے وہ ذاتی طور پر کاشت کرے یا کسی کو نوکر رکھ کر کاشت کرے - اس لئے ہم نے یہ سیلنگ (Ceiling) رکھی ہے کہ آٹھ سو روپیہ کی حدتک آمدنی کی اراضی

اوس کے حق میں چھوڑ دی جا رہی ہے تا کہ پانچ ممبروں کی جو فیملی ہے وہ کسی نہ کسی طرح زندگی بسر کرسکے - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ یہ سکنڈ گریڈ کی تنخواہ ہے لیکن میں کہونگا کہ یہ تھرڈ گریڈ کی تنخواہ کے مماثل ہے - یہ تو ظاہر ہے کہ وہ (۵۰) روپیے کی آمدنی میں زندگی بسر نہیں کرتا - یہ دقتیں ہم محسوس کر رہے ہیں - ہم کو یہ چیزیں انالیسس (Analysis) کرنے کے بعد یہ معلوم ہوا کہ فی الواقعی ایک طرح سے انکریجمنٹ (Encouragement) ہونا چاہئے - اس طرح ہیلدی گروتھ آف کلٹیویشن (Healthy growth of cultivation) کے مواقع دئے جا رہے ہیں - اپوزیشن کے آنریبل لیڈر نے اپنی پارٹی کے نقطہ نظر سے اور سرشاسٹ پارٹی کے لیڈر نے بھی اپنی پارٹی کے نقطہ نظر سے کچھ تجاویز پیش کی ہیں - میں سمجھتا ہوں کہ وہ خیالی باتیں ہیں جو درست نہیں ہوسکتیں - اپوزیشن کے آنریبل لیڈر نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تلنگانہ کی زمین کے لئے دو فیملی ہولڈنگس کی سیلنگ کافی ہے - مرہٹواڑی کے لئے (۵۰) ایکر ظاہر کی گئی ہے - ہمارے آنریبل ممبر فار عثمان آباد (صحیح کانسٹی ٹیونسی یاد نہیں - شری ادھوراؤ پاٹیل) نے انالیسز (Analysis) کرتے ہوئے بتلایا کہ (۱۰) ایکر زمین سے آسانی سے ایک ہزار کی آمدنی حاصل کی جاسکتی ہے - میں کہونگا کہ اگر اون دس ایکر کے چالیس پچاس پلاٹ نہ بنائے جائیں بلکہ اجتماعی طور پر کاشت ہو تو ایک ہزار تو کیا ۱۰ ہزار کی آمدنی ہوسکتی ہے - لیکن اگر اوس کے حصے اور ٹکڑے کردئے جائیں تو ایک ہزار روپیہ بھی آمدنی نہ ہوسکے گی - اس بل پر بحث کرتے وقت چیزوں کو اپنے نقطہ نظر میں رکھنا ضروری ہے - اس سلسلہ میں کمیشن کام کرے گا اور متبادل ذرائع فراہم کرے گا - ممکن ہے کہ اس سلسلہ میں یہ کہا جائے کہ کمیشن برابر معلومات حاصل نہ کرسکیگا - یہ صحیح ہے ، میں اس سے متفق ہوں - اسکی زندہ مثال تلف مال کی کارروائیاں ہیں - اس سلسلہ میں قانون موجود ہے - ایک ایکر میں (۳۲) من پیداوار ہوتی ہے تو چھ من کی معافی دیجاتی ہے - اس سے کم ہوتو نصف معافی دیجاتی ہے اور تین من سے کم ہوتو پوری معافی دیجاتی ہے - لینڈ کمیشن کے لئے بھی یہ چیز مشکل ہوگی کہ ایک زون (Zone) مقرر کرکے ایک ایک دو دو ایکری زمینات کا امتحان کرے کہ اس میں اتنی پیداوار ہوسکتی ہے یا نہیں اس کا اندازہ قائم کرنا مشکل ہوگا - کوئی آنریبل ممبر یہ نہ سمجھے کہ میں اپنی پارٹی کے نقطہ نظر سے ایسا کہہ رہا ہوں - بلکہ میں اپنے ویوز (Views) ایک کاشتکار کی حیثیت سے ظاہر کر رہا ہوں - یہ چیزیں میں اپنے تجربات کے لحاظ سے کہہ رہا ہوں - یہ میرے ذاتی امپریشنس (Impressions) ہیں - اس کو پارٹی کے نقطہ نظر سے نہ جانچا جائے - یہ دقتیں ہیں - ان کی وجہ سے کمیشن کو مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا - ہم کو یہ بھی دیکھنا پڑیگا کہ ایک ایکر کا ایک حصہ اچھا بھی ہوسکتا ہے اور اوسی ایکر کا دوسرا خراب بھی ہوسکتا ہے - اس لئے فیملی ہولڈنگ کیلئے بس پانچ ایکر چھوڑنے کے بعد نہ تو اس میں کاشت کرسکتے ہیں نہ اگریکلچرل پروڈیوس

(Agricultural Produce) میں کوئی ترقی ہوسکتی ہے۔ اس سے نقصانات ہونگے۔ ہمارے اندیشے میں یہ چیزیں آرہی ہیں۔ ممکن ہے یہ بل سلکٹ کمیٹی کے کنسیڈریشن (Consideration) کے لئے بھیجا جائے اور وہاں یہ اپروو (Approve) بھی ہوجائے۔ وہاں ان تمام چیزوں پرغور کرنا ہوگا۔ کسی ایک بیسس پر اس کو دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ اوسکے علاوہ ہمارے پروڈکشن کے طریقے کو بھی پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس ڈیولپڈ کلٹیویشن (Developed cultivation) کا طریقہ نہیں بلکہ وہی پرانا طریقہ چلا آرہا ہے۔ لینڈ کمیشن کے لئے یہ چیز ممکن ہے کہ ایک بیس مختص کرکے ایوریج (Average) نکالے جس طرح تلف مال کے لئے کرتے ہیں۔ یہ دقتیں ہمارے سامنے ہیں۔ سنہ ۱۹۵۰ع میں ٹیننسی ایکٹ نافذ ہونے کے بعد واقعتاً ٹیننٹس کو جتنا فائدہ ہونا چاہئے نہیں ہوا۔ بلکہ انہی لوگوں کو فائدہ پہنچا جو بڑے بڑے زمینات رکھتے تھے۔ بڑے بڑے زمینداروں نے اپنی زمینات ریزوم (Resume) کرلی ہیں۔ اگرچیکہ کچھ ٹیننٹس کو بھی زمینات واپس ملگئی ہیں۔ لیکن حقیقت میں جتنا فائدہ اس ایکٹ سے ہونا چاہئے نہیں ہوا۔ آج کل ہر چھوٹے موٹے ٹیننسی کے کیس میں یہ امپریشن (Impression) قائم ہوگیا ہے کہ جب کبھی کوئی کیس جاتا ہے توکہا جاتا ہے کہ یہ تو لینڈ لارڈ کا کیس ہے۔ چھوٹے قسم کے پٹہ دار جو دس پندرہ ایکر زمین رکھتے ہیں اون کا شمار بھی بڑے پٹہ داروں میں کیا گیا ہے۔ یہ امپریشن آگے چل کر کچھ اچھے نتائج پیدا نہیں کریگا۔ اپوزیشن کے آنریبل ممبرس نے لینڈ کمیشن سے فائدہ نہونے کا اندیشہ ظاہر کیا حیدرآباد اور ہندوستان میں زمینات کا جو پیچیدہ مسئلہ ہے اس کو سلجھانے کے لئے کوئی شخص قطعی رائے دینے کے موقف میں نہیں ہے۔ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ اگر کسی کاشتکار کو ۲۰ ایکر ویٹ لینڈ (Wet-land) بھی دیدیجائے تو وہ کافی نہیں . . . .

شری بی۔ ڈی۔ دیشمکھ (بھوکردن۔ عام) انہوں نے ایسا نہیں کہا ہے۔ آپ غلط مت کوٹ (Quote) کیجئے۔ انہوں نے جو ایکریج ورک اوٹ (Workout) کیا تھا اسکی تفصیل انہوں نے بتلائی تھی۔

شری وٹھل ریڈی۔ بہر حال انہوں نے جو کچھ بھی رکھا ہے میں اس سے (۱۰) ایکر زیادہ ہی رکھتا ہوں۔ ہمارے پاس ایسے بھی لوگ ہیں جو (۳۰) ایکر زمین سے (۱۰۰۰۰) روپئے منافع بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ لیکن ایسی اراضیات بہت ہیں۔ اس کے لئے بڑے تالاب اور پراجکٹس کے ذرائع ہونے چاہئیں۔ اور ہمارے پاس بڑا پراجکٹ نظام ساگر ہی ہے۔ اس قسم کے اور پراجکٹس نہیں ہیں۔ تلنگانہ میں تو بڑی بڑی چلکہ زمینات ایسی ہیں جن میں سوائے پتھروں کے کچھ نہیں۔ اس میں

کاشت نہیں کی جاسکتی - ناگر لشی کرکے اس میں چارہ بھی نہیں پیدا کیا جاسکتا - ان حالات میں یہ خیال غلط ہے کہ ۳۰ ایکر یا ۵۰ ایکر زمین کافی ہوسکتی ہے -

شری بی - ڈی - دیشمکھ - تو آپ اپنی پالیسی بیان کیجئے -

شری وٹھل ریڈی - جی ہاں ، میں اسی طرف آرہا ہوں - جس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے ہم زمینداری کو ختم کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ۳۰۰ ، ۴۰۰ یا ۵۰۰ ایکر کی حد مقرر کردی جاتی تو اس سے پیچیدگیاں پیدا ہوتیں - اس پر غور کیا جاسکتا ہے کہ تری کتنی ہونی چاہئے اور خشکی کتنی - اس بارے میں مادھو راؤ کمیٹی نے جو رپورٹ پیش کی ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک حد تک درست ہے - ایک ایکر تری کے لئے ۱۰ ایکر چلکہ یا ۵ ایکر خشکی چھوڑ دی جائے تو اس سے ہوگا یہ کہ کاشتکار کے پاس جو جانور ہوتے ہیں وہ پلینگے - اور زراعت کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے - زراعت کی ترقی کے لئے کاشتکار کے کام آنے والی چیزوں کی حفاظت بھی ضروری ہے - اس سے پروڈیوس (Produce) بڑھیگی وہ اپنی زمین سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی کوشش کریگا - مجموعی طور پر اس طرح ملک کی پیداوار بڑھیگی - اس اصول کے تحت کاشتکار اسی طرح زیادہ محنت کریگا جس طرح کوئی وکیل یا ڈاکٹر یا بزنس مین (Businessman) یا کوئی اور زیادہ کمانے کے لئے زیادہ محنت کرتا ہے - ظاہر ہے کہ ان پر تو کوئی سیلنگ (Ceiling) نہیں ہے - وہ زیادہ محنت کرکے زیادہ کماسکتے ہیں - بہرحال یہ میری رائے ہے -

اس بل میں میں ایک نقص پاتا ہوں جس کا اظہار کردینا ضروری سمجھتا ہوں - وہ یہ ہے کہ اس بل کے تحت (۵) سال کے بعد پھر یہ دیکھا جائیگا کہ کیا کاشتکار کو اس کی اراضی سے (۳۶۰۰) سے زیادہ آمدنی تو نہیں ہورہی ہے - یہ بہت بڑا نقص ہے - اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کاشتکار (۳۶۰۰) سے زیادہ آمدنی حاصل کرنے کی کوشش ہی نہ کرے - اس لئے کہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس سے گورنمنٹ سرپلس (Surplus) زمین واپس لے لیتی ہے - اس بات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جانا چاہئیے -

آنریبل ممبر فار سلطان آباد نے جن باتوں کی طرف اشارہ دیا اور جن ٹکنیکل مسٹیکس (Technical mistakes) کا ذکر کیا ان سے ہٹ کر میں ان چیزوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جو بل میں رکھی گئی ہیں - انہوں نے کہا کہ اکنامک ہولڈنگ (Economic holding) کو تھری ٹائیمس (Three times) کرکے جو فیاملی ہولڈنگ میں تبدیل کیا گیا ہے اس سے

جو دقتیں ہوں گی اس سے لینڈ لارڈ کی تائید کرنے کا منشاء ظاہر ہوتا ہے - یہ خیال درست نہیں ہے - کیونکہ کلاز ۳ میں لینڈ لارڈ کو پرسنل کاشت کے لئے فیملی ہولڈنگ کی تگنی اراضی کا اختیار دیا گیا ہے - جو زیادہ زمین ہوگی خریدنے والا اس پوری زمین کو خرید سکتا ہے - یہ چیز بے معنی ہوجاتی ہے - لیکن یہ کانسی کوئنشیل امنڈمنٹ (Consequential Amendment) ہے - پٹہ دار کو جو حق دیا جارہا ہے اس کے نتیجے کے طور پر اس ترمیم کی ضرورت ہے - پہلے اکنامک ہولڈنگ یا اس سے کم اراضی رکھنے والا پٹہ دار ہے......

Shri A. Raj Reddy: Sec. 38 (c) which the hon. Member is referring is not made subject to Section 44.

شری وٹھل ریڈی - سکشن ۳۸ - سی میں اکنامک ہولڈنگ سے کم رقبہ کا کوئی پٹہ دار ہے اور اس کے پاس سے ٹیننٹ وہ زمین خریدنا چاہتا ہے تو ایسی صورت میں "سبجکٹ ٹو" (Subject to) کے الفاظ رکھے گئے ہیں - میں آپ کے مطلب کو واضح نہیں سمجھ سکا......

Shri A. Raj Reddy: The hon. Member could absolutely take all the three family holdings without leaving anything or without imposing the conditions mentioned in Sec. 44.

شری وٹھل ریڈی - اس بل کو ریٹرواسپکٹیو ایفکٹ (Retrospective effect) دینے کے بارے میں جو کہا جارہا ہے وہ بھی درست نہیں ہے - اس میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے نیک نیتی سے زمین خریدی ہے اور قابض ہیں - اگر ریٹرواسپکٹیو ایفکٹ اس میں رکھا جائے تو وہ بھی اس کی زد میں آجائینگے - یہ ہوسکتا ہے کہ کوئی اپنے بھائی یا بیوی کے نام سے لے - جو بھائی کے نام سے زمین لی جاتی ہے اس کے لئے تو کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے - وہ جائز ہوتا ہے - البتہ بیوی بچوں کے نام سے لیتا ہے تو ایسا نہ کرنے کے لئے قانون میں آئندہ کوئی گنجائش رکھی جاسکتی ہے - لیکن یہ کہنا کہ پوری طرح اس کو ریٹرواسپکٹیو ایفکٹ دیدیا جائے میں کہوں گا کہ یہ درست نہوگا -

Shri. A. Raj Reddy: Under which Section, the Govt. can make such rules?

شری وٹھل ریڈی - اس سے پہلے کے ٹیننسی ایکٹ میں سکشنس بنانے کے لئے پراویژن (Provision) موجود ہے - اس کے تحت قواعد بنائے جاسکتے ہیں -

اتنا کہکر میں اپنا تقریر ختم کرتا ہوں -

شری جی - سری راملو - آج ایوان کے سامنے بہت بڑا مسئلہ ہے - پورے بھارت میں زمین کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جارہی ہے - لیکن یہاں جو طریقہ اختیار کیا جارہا ہے اور جس طرح یہ بل لایا گیا ہے وہ بالکل ہی نرالا ہے - برسر اقتدار پارٹی اس سے پہلے اس بارے میں لوگوں سے ایک زمانے میں چلاچلا کر پکارپکار کر کہتی تھی - مجھے افسوس ہے کہ اس طرح کی ترمیم سے اس کی ورڈنگ (**Wording**) سے اس ہیڈنگ سے لینڈ پرابلم حل نہیں ہوسکتا - آپ کو اس کی تہہ تک پہنچنا چاہیئے - آپ کا دل اگر کسان کا دل بنے تو تب ہی آپ اس کے پرابلم کو سالو (**Solve**) کرسکتے ہیں - اگر آپ کی ہمدردی لینڈلارڈس اور زمینداروں کے ساتھ ہوتی ہے تو یہ بالکل نیچرل (**Natural**) بات ہے - اس لئے کہ رولنگ پارٹی جاگیردارانہ فریم ورک (**Frame-work**) میں پھنسی ہوئی ہے - اس لئے آپ کی ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں - اس سے کام نہیں چل سکتا - بڑی بڑی کانفرنسیں کرنا نیتاؤں کو بلانا اور شان شوکت کا اظہار کرنا کیا ثابت کرتا ہے؟ آپ چاہتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ جاگیردارانہ نظام اور لینڈلارڈز آپ کے بل بوتے پر کھڑے رہیں - اس کو آپ نے کلیہ بنالیا ہے - اسی بل بوتے پر کانگریس کا ادارہ کام کررہا ہے - اس لئے ....

شری وٹھل ریڈی - میں نے اپنی ذاتی رائے کا اظہار کیا تھا - اس کے باوجود اگر آنریبل ممبر اپنی تقریر میں پارٹی کو لاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ....

شری جی - سری راملو - میں آپ سے مخاطب نہیں ہوں - میں نے تو آپ کو چھوڑ دیا ہے - آپ کے ادارے کی نسبت کہہ رہا ہوں - اس بل میں کہیں یہ نہیں بتلایا گیا کہ جاگیردار ، سرمایہ دار ، اور لینڈلارڈز کسی صورت میں ایوکشن (**Eviction**) نہیں کرسکیں گے - مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک سال کے تجربہ کے بعد جو امنڈنگ بل لایا گیا ہے وہ ایسا نہیں جس کا عوام مطالبہ کررہے تھے ، جس کی نسبت پرجا سوشلسٹ والے کہتے آئے ہیں - یہ مسائل کو حل کرنے والا نہیں ہے - اور پھر یہ کہ اصل ایکٹ سے بڑھکر صفحات پر اس کا امنڈنگ بل آیا ہے - میں تو کہوں گا کہ یہ بل نہیں ہے بلکہ

You are substituting another Act in the place of the original Act.

میں یہی کہوں تو اچھا ہے - کیونکہ آپ نے کسی دفعہ کو نہیں چھوڑا جس میں ترمیم نہ کی گئی ہو - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ جو بل لایا گیا ہے اس میں اب کسی مزید ترمیم کی نوبت نہ آئیگی -

میں واضح کردینا چاھتا ھوں کہ آپ سو سال حکومت میں رھئے لیکن جب تک زمینداروں کے ساتھ آپ کا طریقہ یہ ھوگا کوئی مسئلہ حل نہیں ھوسکتا ۔ رولنگ پارٹی نے یہ جو سبسٹیٹیوشن (Substitution) بل کی شکل میں لایا ھے اوس سے زمین کا مسئلہ حل نہیں ھوگا ۔ بلکہ میرے خیال میں یہ بل مضرت رساں ثابت ھوگا ۔ قولداروں کو اسنادات دینے کا کام جاری ھے ۔ اور بنگا بجا کر ھم نے اور آپ نے اعلان کیا ۔ آپ کہتے ھیں کہ چھ لاکھ سرٹیفیکٹس دئے گئے ھیں ۔ تمام لوگ عوام سے جاکر کہے تھے کہ آپ سند لیجئے ۔ آپ درخواست دیکر اسناد لیجئے تو وہ جواب دیں گے کہ جن لوگوں نے نئے اسناد لئے ھیں ان کا کیا حشر ھوا؟ کسی قولدار کی زمین اگر وہ بیچدے تو جو وعدہ ھم نے کیاتھا وہ کھوکھلا ثابت ھورھا ھے ۔ آپ نے اور ھم نے جو وعدے کئے تھے ان کا حشر کیا ھوا ؟ لیگل رائیٹس (Legal Rights) کو قائم رکھنے کی جو ذمہ داری حکومت پر ھے وہ وہ پوری نہیں ھوتی ۔ پھیکا سا منہ لیکر کسانوں کے سامنے حکومت کھڑی ھے ۔ نود فیصد قولدار اس کی وجہ سے بیدخل ھوجائینگے ۔ ٹیننٹس کو بیدخلی سے روکنے کے لئے ایک کلاز بھی نہیں رکھا گیا ھے ۔ آنریبل چیف منسٹر نے سکشن (۴۴) کو روک کر جو سرکیولر جاری کیا ھے اوس سے کچھ فائدہ تو ھوا ۔ میں اس کو مانتا ھوں ۔ لیکن قانوناً ان کو ایسا نہ کرناچاھیئے تھا ۔ اسمبلی کو جو حق حاصل ھے اس کا استعمال کوئی اور کرے تو غلط ھوگا ۔ لیکن آپ نے اس کو روکنے کے لئے ایک سرکیولر جاری کیا ھے ۔ ایسا معلوم ھوتا ھے کہ اسمبلی سے بڑھکر ریوینیو بورڈ کے اختیارات ھوگئے ھیں ۔ میں نہیں سمجھتا کہ ان کو کس حدتک اس کا اختیار ھے ۔ اس سے ابو کشن تو رک گیا ھے ۔ لیکن یہ طریقہ کس حدتک لیگل (Legal) ھے مجھے نہیں معلوم ۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ طریقہ قانوناً درست ھے ۔ اب باضابطہ آپ نے ایسی دفعہ رکھی ھے کہ لینڈ ھولڈر چھوٹا ھو یا بڑا ھو (۳۶) سو روپیہ کی آمدنی کی اراضی تک فائدہ اٹھا سکے گا ۔ دفعہ ۴۴ ضمن ایک ۔ دو ۔ تین کو دیکھا جائے تو معلوم ھو کہ دو فیملی ھولڈنگس رکھنے والا زمیندار تین فیملی ھولڈنگس حاصل کرنے تک ٹیننٹس کو بیدخل کرسکتا ھے ۔ صرف ایک فیملی ھولڈنگ رکھنے والا دو فیملی ھولڈنگس تک پہنچ سکتا ھے ۔ فیملی ھولڈنگس تک پہنچنے تک کسی کی حالت کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ھے ۔ اور قولدار کو کیا بچے گا اسکو دیکھنے کی ضرورت نہیں ھے ۔ جیسا کہ سند کے لئے آپ نے اور ھم نے کوشش کی تو اب عوام کیا سمجھیں گے؟ معلوم نہیں ۔ لیکن ھم تو اس کی پوری ذمہ داری کانگریسی حکومت پر ڈال دیں گے ۔ پرسوں ھی ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ان قولداروں میں سے بہت لوگ صحیح طورپر قابض نہیں تھے ۔ حقیقی قولدار نہیں تھے ۔ ظاھر ھے کہ اتنی ھمدردی آپ نے خود اس بل میں رکھی ھے ۔

"Any tenant who is in the possession of land at the commencement of this Act can be deemed as a protected tenant"

یہ آپ دیکھ رہے ہیں ۔ اس بنا پر تحصیلدار اگر نہ دے تو آپ کی ہمدردی کا اب قلع قمع کیا جا رہا ہے ۔ آپ ذرا دل پر ہاتھ رکھکر سوچئے اس بل کی وجہ سے بیدخلیوں کی بوچھار اتنی بڑھ جائیگی کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کرسکتے ۔ اس نقطہ نظر سے میں کہونگا کہ اس منڈنگ بل کے اسٹیٹمنٹ آف آبجکٹس اینڈ ریزنس (Statement of objects and Reasons) میں جو کچھ بتایا گیا ہے میں اوس انٹنشن (Intention) کی داد دونگا ۔

'In order to afford better protection to tenants to save them from evictions, this amending Bill is being brought'.

یہ انکا مقصد ہے ۔ میں صاف کہنے کے لئے تیار ہوں کہ

"....to afford better security of land to the landholders and to prevent tenants from taking over the pos ession of their lands

اگر اسطرح رکھا جائے تو کیا اس امنڈنگ بل کا مقصد پورا ہوسکتا ہے ؟ آپ نے بیدخلیوں کی خلیج کو اور وسیع کردیا ہے ۔ یہی میرا خیال ہے اور یہی میری پارٹی کا خیال ہے ۔ آپ نے ٹیننٹ کا کوئی خیال نہیں کیا جن کے لئے ہم سب کچھ کوشش کر رہے تھے ۔ اگر ان لوگوں کا خیال نہیں کیا گیا تو جو کامیابی ہم کو حاصل ہوئی ہے وہ ادھوری رہ جائیگی ۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس بل سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا ۔ میں ایسا کہنے والوں میں سے نہیں ہوں ۔ دفعہ (۹) میں جو رجسٹری کی شرط رکھی گئی تھی نکالدی گئی ہے ۔ کسی پٹہ دار نے خود تحصیلدار کے پاس جاکر با صیغہ رجسٹری میں جا کر کسی قول نامہ کی رجسٹری نہیں کروائی ہے ۔ اس طریقہ کی رجسٹری کہیں عمل میں نہیں لائی گئی ۔ اس قسم کی رجسٹری کی شرط نکالی گئی ہے ۔ اس تجربہ کا نتیجہ ہے کہ اس شرط کو نکالا گیا ہے ۔ اب آپکی شرط یہ ہے کہ تیس دن کے اندر قول نامے کی کاپی دینی چاہئے ۔ اس طریقہ کو اختیار نہ کرکے دوسرے آدمی کو قبضہ دینے کی صورت میں کلکٹر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ ۔

"The collector has got the right to evict the wrong person and see that the rightful person is restored on the land."

دفعہ ۱۰ میں یہ بھی امنڈمنٹ لائی گئی ہے ۔ دست برداری میں شرط لگائی گئی ہے اور وہ بھی تحصیلدار کے سامنے ہونی چاہئے ۔ یہ صحیح ہے ۔ تجربہ کے تحت آپ نے ترمیم لائی ہے ۔ پراکٹیکل فیلڈ (Practical field) میں جو تجربات ہوئے اسکے تحت آپنے یہ ترمیم کی ہے ۔ آپ نے تجربات کے تحت جو کچھ رکھا ہے وہ قابل ذکر ہے ۔ ۵ سال کی ایک ٹائیم لیمٹ بھی آپ نے رکھی ہے ۔ اسکے نتیجہ میں آخر میں ٹیننسی تو ختم ہوکر رہیگی ۔ زمین کس کے حق میں جائیگی معلوم نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ

اس میں پروگریسیو سکشنس (Progressive Sections) کم ہیں اور ٹیننٹس کو نقصان پہنچانے والے سکشنس زیادہ ہیں - اس وجہ سے بیدخلیاں بہت بڑھ جائینگی- ہولڈنگ میں آپ نے تین طریقے کی ہولڈنگ رکھی ہے - بیسک (Basic) اور میگزیمم (Maximum) میں بہت کم ڈیفرنس (Differenc) رکھا گیا ہے - بیسک ۲۵ روپیہ ماھانہ آمدنی کے لئے اسکے بعد ۷۶ روپیہ ماھانہ آمدنی- اس طریقے سے آپ نے رکھا ہے - فیملی ہولڈنگ تک پہنچنے کے لئے قولدار کے پاس زمین رہے یا نہ رہے بیدخل کیا جاسکتا ہے - اسلئے میں کہونگا کہ یہ ٹیننٹس کے حق میں مضرت رساں ہے - اسکی بجائے ایسا رکھا جاتا کہ قولدار سے مالک اراضی اوس وقت تک زمین نہیں لے سکتا جبتک کہ بیسک ہولڈنگ یا فیملی ہولڈنگ قولدار کے پاس نہ رہے- یہ رکھا جاتا تو اچھا ہوتا - آج کا طریقہ تو ایسا ہوگا جیسے کہ اسناد اس ھاتھ سے دئے اور اوس ھاتھ سے واپس لئے - ایسا معاملہ ہوگا ....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - کیا آپ اور ٹائیم لینگے ؟

Shri G. Sriramulu: Yes, Sir I have taken only 15 minutes.

Mr. Deputy Speaker : The hon. Member may continue his speech tomorrow. We now adjourn till 3 p. m. tomorrow.

The House then adjourned till Three of the Clock on Wednesday, 8th April, 1953.